پطرس اور یوحنا اُن کے سامنے تھے اور اُنھوں نے اُن سے سوالات کرنا شروع کر دیئے کہ وہ کون ہیں اور کِس کے نام سے یہ سب کُچھ کرتے ہیں۔

آپ کو یاد ہو گا کہ بالکُل اِسی طرح سے اُنھوں نے ایک لنگڑے شخص کو یہ کہتے ہوئے شفا دی تھی کہ ہمارے پاس تیرے لئے مال تو نہیں پر جو کُچھ ہے وہ تُجھے دے دیتے ہیں یسوع مسیح کے نام سے اُٹھ اور چل پھر۔ اور ہم جانتے ہیں کہ وہ اُسی گھڑی اُٹھ کھڑا ہوا اور اُچھلنے اور ناچنے لگا۔ لوگ اُسے دیکھ کر حیران تھے کہ یہ تو وہی ہے جو ہیکل کے دروازے پر بیٹھا ہوا بھیک مانگا کرتا تھا۔ اور جیسا کہ ہم خُدا کے پاک کلام میں سے دیکھتے ہیں کہ جب وہ پطرس اور یوحنا کو پکڑے ہوئے تھا تو سب لوگ بہت حیران ہو کر اُس برآمدے کی طرف جو سُلیمان کا کہلاتا ہے اُن کے پاس دوڑے آئے۔ وہاں پر ہروقت ہجوم جمع رہتا تھا اور وہاں پر پطرس اُن سب لوگوں سے ہم کلام ہوتا ہے جو اُس کے گِرد جمع ہو گئے تھے۔ اُس نے لوگوں کو بتایا کہ خُدا نے سب نبیوں کی معرفت پہلے سے خبر دی تھی کہ اُس کا مسیح دُکھ اُٹھائے گا اور اُس نے اِن تمام باتوں کو اِسی طرح سے پُورا کیا۔ اور اُنھیں یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہوئے توبہ کرنے کی دعوت دی گئی کہ رجوع لائیں تاکہ اُن کے گُناہ مِٹائے جائیں اور خُداوند کے حضور سے اُن کے لئے تازگی کے دن آئیں۔ یہودی سردار رومیوں کے تابع تھے اور لوگوں کے جمع ہونے سے ڈرتے تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ کِسی جگہ پر لوگ زیادہ تعداد

میں جمع ہو کر کِسی بات پر مُتفق ہوں اور اُنہیں رومی حکومت کی جانب سے کِسی مُشکل کا سامنا کرنا پڑے۔ اِسی لئے وہ فوری طور پر کوشش کرتے تھے کہ مجمع کو مُنتشر کر دیا جائے۔

لیکن جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ یہودی سرداروں نے بھی خُداوند یسوع مسیح کو قبول نہیں کیا تھا اور ابھی جب اُس کے نام کی مُنادی کی جا رہی تھی تو لکھا ہے کہ کاہن اور ہیکل کے سردار اور صدُوقی اُن پر چڑھ آئے۔ اور وہ اِس بات سے سخت ناراض تھے کہ وہ یسوع مسیح کی مثال پیش کرتے ہوئے مُردوں کے جی اُٹھنے کی منادی کرتے ہیں۔ اور ایسا ہوا کہ اُن کے سردار اور بُزرگ اور فقیہ اور سردار کاہن اور حنا اور کائفا اور یوحنا اور اِسکندر اور جِتنے سردار کاہن کے گھرانے سے تھے وہ جمع ہوئے اور اُن کو بیچ میں کھڑا کر کے پُوچھنے لگے کہ تُم نے اِن کاموں کو کِس قُدرت اور کِس نام سے کیا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ وہ خُدا کے نام سے اور خُداوند یسوع مسیح کے نام سے اِن کاموں کو کرتے تھے اور جہاں پر نام کا ذکر آتا ہے اِس مُراد سے اختیار ہے۔ اور وہ یہ ہی اُن سے دریافت کر رہے تھے کہ وہ کون سی قُدرت ہے جِس کے وسیلے سے وہ اِن معجزانہ کاموں کو سرانجام دے رہے ہیں یا کیا وہ کِسی اور شخص کے اختیار کو عارضی طور پر استعمال کرتے ہوئے اِن کاموں کر کر رہے ہیں ؟

لوقا کی انجیل کے ۱۷ باب میں ہم دیکھتے ہیں کہ خُداوند یسوع مسیح نے اُنہیں یہ اختیار بخشا تھا کہ وہ لوگوں کو بیماریوں سے شفا دیں اور بد روحوں کو لوگوں میں سے نکالیں جو اُنہیں پریشان کرتی تھیں اور اُن تمام

معجزانہ کاموں کو کریں جنہیں وہ خُود کرتا تھا۔ یوں خُداوند یسوع مسیح نے اُنہیں بیماریوں اور بدروحوں پر اختیار دیا تھا۔ اور یوں یہاں سرداروں اور لوگوں کے سامنے وہ خُداوند یسوع مسیح کی گواہی دیتے ہوئے اُس کی نمائندگی کر رہے تھے۔ اور اُن کے سوال کا جواب دیتے ہوئے اُس اختیار کو بیان کر رہے تھے جو اُنہیں یسوع مسیح کی طرف سے بخشا گیا تھا۔ خُداوند یسوع مسیح نے اپنی زمینی خدمت کے دوران لوگوں کے درمیان اپنی خدمت میں وضاحت کے ساتھ اُنہیں تعلیم دی اور حق بات کی تلقین کی کہ کِس طرح سے اُن کے خُدا تک دوبارہ رسائی ہو سکتی ہے۔ اور لوگ اُس کی باتوں کو سُنتے ہوئے حیران ہوتے تھے کہ وہ بہت اختیار کے ساتھ اُنہیں تعلیم دیتا تھا اور اِن تمام باتوں کو اُنہیں سِکھاتا تھا۔ اور وہ اُن لوگوں کو اسرائیلی ربیوں کی طرح سے تعلیم نہیں دیتا تھا جو کہ دوسروں کی باتوں کو اُن کے سامنے بیان کرتے تھے کہ فلاں ربی نے یا فُلاں اُستاد نے یہ کہا تھا اور فلاں نبی نے اِس طرح سے بیان کیا تھا بلکہ وہ اُنہیں اپنی طرف سے بااختیار طریقے سے تعلیم دیتا تھا۔ اور اُن کے سردار اور اُستاد جو کُچھ اُنہیں سِکھاتے تھے وہ سب سے زیادہ موسیٰ کا حوالہ دیتے ہوئے بات کرتے تھے جِس کے وسیلہ سے اُن تک شریعت پہنچی تھی اور اُن کی باتوں میں کوئی نئی بات نہیں ہوتی تھی جو لوگوں کے سامنے بیان کی جاتی ہو بلکہ جو کُچھ شریعت میں اُن کے تعلُق سے بیان کر دِیا گیا تھا وہی لوگوں تک پہنچایا جاتا تھا۔ اور خاص بات یہ کہ کوئی بھی اِس موسوی شریعت کے اختیار سے باہر کوئی بات نہیں کرتا تھا اور نہ ہی کر سکتا تھا۔ اور اِسی لئے وہ اِس قُدرت کے بارے میں جاننے کے خواہش مند تھے جو

یہاں پر استعمال ہو رہی تھی کیوں کہ اُن کی شریعت کے مُطابق کِسی بھی طرح سے کِسی جادوئی قوت کو استعمال میں لاتے ہوئے کام کرنا شریعت کے خلاف تھا۔ کیوں کہ اُس دور میں یہودیوں میں کُچھ جادوگر پائے جاتے تھے جو کہ اپنے جادو کی وجہ سے شہرت کے حامل تھے۔ اور لوگ اپنے کُچھ کاموں کو نکالنے کے لئے اُن کی مدد بھی حاصل کیا کرتے تھے جِن میں سے کُچھ باتوں کو ہم اعمال کی کتاب میں بھی دیکھیں گے۔ تو یوں اُنہوں نے پطرس اور یوحنا کو پکڑا اور اُن سے سوالات کئے کہ وہ اِن کاموں کو کِس کے اختیار سے کرتے ہیں؟

اُس وقت پطرس نے پاک روح سے معمور ہو کر اُن سے کہا اے اُمت کے سردارو اور بُزرگو! اگر آج ہم سے اُس احسان کی بابت باز پُرس کی جاتی ہے جو ایک ناتوان آدمی پر ہوا کہ وہ کیونکر اچھا ہوگیا۔

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بہت دھیمے انداز میں اور شائستگی کے ساتھ سرداروں اور بُزرگوں کو جواب دیتا ہے اور اِس کام کو جو اُنہوں نے کیا تھا خاصیت کے ساتھ بھلائی کا کام قرار دیتا ہے۔ یہودی سرداروں کے نزدیک بھلائی کے کاموں کو سرانجام دیا جانا قابل سزا نہیں ہوسکتا ہے اِس لئے وہ اِس بات پر کشمکش کا شکار ہو گئے تھے کہ کِس طرح سے انہیں ایسا کرنے سے باز رکھا جائے۔

جب ہم یہودی ثقافت پر غور کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہودی ثقافت دوسری تمام اقوام سے مختلف اہمیت کی حامل ہے اور اِس اہم تفریق کی وجہ اُن کا خُدا ہے۔ خُدا نے جب اپنے بندے موسیٰ کو اپنی قوم کے

لئے شریعت کے احکامات عطا کئے تو اُس نے اُنہیں رحم کرنے اور بھلائی کے کام کرنے پر زور دیا تھا۔ اور ایسا کرتے ہوئے خُدا نے اُسے غُلاموں، لونڈیوں، بے سہاروں اور غریب غُربا کے ساتھ بھلائی کرنے اور مہربانی کے ساتھ پیش آنے کا حُکم دیا تھا۔ اور یہاں پر ہم اِس بات کو وضاحت کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ غیر اقوام میں بھلائی کے ایسے کاموں کا کیا جانا مذہبی طور پر نیکیوں میں شُمار نہیں کیا جاتا تھا۔ جبکہ یہودی شریعت میں ہم دیکھتے ہیں کہ چھوٹے طبقے سے تعلُق رکھنے والے لوگوں کے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اُن کے ساتھ کِس طرح کا سلوک روا رکھنا جائز ہے اور کون کون سی باتیں ہیں جن میں مالکوں کو احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

اور جب ہم اِس حوالے سے غیر اقوام میں نظر دوڑاتے ہیں تو وہاں بھی بہت سے مُقامات پر ہمیں کُچھ اچھے اور بھلائی کے کاموں کا تذکرہ مِلتا ہے۔ لیکن وہ اِن کاموں کو اِس لئے نہیں کرتے تھے کہ ایسا کرنے کا ہمیں حُکم دیا گیا ہے بلکہ اِس لئے کرتے تھے کہ ایسا کرنا اچھی بات ہے۔ اور اِسی طرح سے بہت سی باتیں ہیں جنہیں ہم دیکھتے ہیں کہ بعد میں یہ کلیسیا کا حصہ بنتی گئیں جنہیں شرعی لحاظ سے اہم تصور کیا جانا لگا لیکن یہودیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ اِس تعلُق سے کُچھ فرق اور حیران کُن تعلیمات پائی جاتی تھیں۔

پطرس یہاں پر سرداروں اور بزُرگوں سے مُخاطب یہ بیان کرتا ہے کہ جو کُچھ اُس نے کیا ہے وہ خُدا کی عطا کردہ قوت سے سرانجام دیا جانے والا کام ہے جس میں ایک ناتوان شخص کی بھلائی مُمکن ہوئی ہے۔ اور یہ کِسی

انسان کی طرف سے نہیں بلکہ خُدا کی کی طرف سے مُمکن ہوا ہے جِس کے نام سے ہم اِن تمام کاموں کے کرتے ہیں۔ اور اگر ہمیں ایک لاچار شخص کو یسوع مسیح ناصری کے نام سے شفا دینے کی وجہ سے اذیت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تو ہم اِس کام کو کرنا جاری رکھیں گے۔ اور جِس طرح سے اِس ویڈیو میں دِکھایا گیا ہے اور اعمال کی کتاب کے ۴ باب کی ۹ اور ۱۰ آیت میں بیان کیا گیا ہے:

اے اُمت کے سردارو اور بُزرگو! اگر آج ہم سے اُس احسان کی بابت باز پُرس کی جاتی ہے جو ایک ناتوان آدمی پر ہوا کہ وہ کیونکر اچھا ہوگیا۔ تو تُم سب اور اسرائیل کی ساری اُمت کو معلوم ہو کہ یسوع مسیح ناصری جس کو تُم نے صلیب دی اور خُدا نے مُردوں میں سے جلایا اُسی کے نام سے یہ شخص تُمھارے سامنے تندرُست کھڑا ہے۔

یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ بالکُل اُسی طرح کی بات چیت دیکھنے کو مِلتی ہے جِسے ہم اِس باب کے آغاز میں پڑھتے ہیں۔ جہاں ہم دیکھتے ہیں کہ رسول پاک روح کی مدد سے اسرائیلی قوم کے پاس جاتے ہیں تاکہ اُنہیں حقیقت سے آگاہ کریں۔ کیونکہ خُداوند یسوع مسیح نے اُن کی اِس نسل کے بارے میں اچھے الفاظ کو استعمال نہیں کیا تھا۔ اور وہ اُنہیں توبہ کرتے ہوئے خُداوند یسوع مسیح ناصری پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔ یہ ہی وہ نام تھا جو خُداوند یسوع مسیح کے لئے ایک معیار کے طور پر استعمال کیا اور جانا جاتا تھا کہ وہ یسوع مسیح ناصری ہے۔ اُسے ناصرت کے علاقے کے تعلُق رکھنے کی وجہ سے ناصری کے طور پر جانا جاتا تھا۔ جیسا کہ آج بھی ہم

کُچھ کلیسیاؤں کو اِس نام سے منسوب خدمت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یہاں پطرس اُنہیں بیان کرتا ہے کہ وہ یسوع مسیح ناصری جِسے تُم نے صلیب دی اور خُدا نے مُردوں میں سے اُسے جلایا۔ یہ اُن کے لئے بے حد سخت الفاظ تھے۔ لیکن وہاں بہت بھیڑ تھی اور وہ اِس سبب سے دروازوں کو بند نہیں کرسکتے تھے۔ اور نہ ہی وہ اِس گُفتگو کو یہ کہتے ہوئے روک سکتے تھے کہ ہم اِس پر بعد میں بات کریں گے۔ پطرس دلیری کے ساتھ سرداروں اور وہاں پر موجود تمام لوگوں سے مُخاطب ہوتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ یہ یسوع ناصری جِسے تُم سب نے صلیب دیا۔ کیوں کہ صلیب درحقیقت ایک عدالت تھی اور اِس قوم نے یسوع مسیح ناصری کی عدالت کرتے ہوئے اُتے صلیبی موت مار دیا تھا۔ لیکن خُدا نے اپنے منصوبے کے مُطابق اُسے مرنے دیا اور اِس کے بعد اُسے موت اور قبر پر فتح بخشتے ہوئے مُردوں میں سے زندہ کیا۔ اُس نے یہاں پر اِس تعلُق سے بات نہیں کی تھی کہ کیوں اُسے صلیب دیا گیا یا کِس طور سے ایسا ہونا ضروری تھا۔ بلکہ پطرس نے اُنہیں وضاحت کے ساتھ اِس بات کا احساس دِلایا کہ تُم نے اُس مسیحا کو صلیب دیا ہے جِس کے بارے میں خُدا نے اُن کے باپ دادا ابرہام کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ اور یوں اُنھوں نے اُس بخشش کو ٹھکرایا ہے جو خُدا نے اُنہیں مُفت عطا کی تھی۔ لیکن خُدا نے اُسے صلیب دیئے جانے کے باوجود مُردوں میں سے زندہ کیا اور یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ خُدا ابھی بھی اپنے لوگوں سے پیار کرتا ہے اور اُنہیں برکت دینا چاہتا ہے۔ اور یوں وہ اِس جنم کے لنگڑے شخص کے شفا پانے کے پسِ منظر میں کارفرما قُدرت کے تعلُق سے بیان کرتے ہیں کہ کِس قُدرت

سے اِس شخص نے شفا پائی ہے کہ وہ اب بالکُل ٹھیک چل پھر سکتا ہے اور خُوشی سے پُھولے نہیں سما رہا ہے۔

اِس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ یوں بیان کیا گیا ہے:

یہ وہی پتھر ہے جِسے تُم معماروں نے حقیر جانا اور وہ کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ اور کِسی دوسرے کے وسیلے سے نجات نہیں۔

یہاں پر خُداوند یسوع مسیح ناصری کو ایک پتھر سے تشبیہ دی گئی ہے جِسے اُنھوں نے رد کر دیا تھا اور وہی کونے کے سرے کا پتھر بن گیا۔ اور اِسی تعلُق سے لوقا کی انجیل میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ جس پر گرے گا اُسے پیس ڈالے گا۔ خُدا کے پاک کلام میں سے جب ہم پُرانے عہد نامے میں سے غور کرتے ہیں تو انبیا کی معرفت بہت بار بیان کیا گیا ہے کہ اُنھوں نے مسیح کو رد کر دیا جسے خُدا نے اُنہیں ایسے پتھر کی مانند عطا کیا جِس پر بُنیاد رکھی جاتی ہے۔ جو اُن کی بُنیاد تھی اور جِس پر اُن کی عمارت کو تعمیر کیا جانا تھا۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اگر ہماری عمارت کی بُنیاد اچھی ہو گی تو یقینی طور پر ہم عمارت کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں گے اور وہ قائم رہے گی لیکن اگر بُنیاد اچھی نہیں ہو گی تو عمارت قائم نہیں رہ سکے گی۔ اور پُرانے عہد نامے کی نبوتوں کو دیکھتے ہوئے ہم جانتے ہیں کہ خُدا ہماری بُنیاد کو مضبوط کرنے کے لئے ہمیں ایک نیا پتھر عطا کرتا ہے جِسے کونے کے سرے کا پتھر کہتے ہوئے بیان کیا گیا ہے جِس پر آنے والے وقت میں کلیسیا کی شکل میں بہت بڑی عمارت کو تعمیر ہونا ہے۔ پُرانے عہد نامے میں اِسے تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے

کہ خُدا اِس پتھر پر کیا تعمیر کرنا چاہتا ہے۔ اور اعمال کی کتاب میں ہم پر یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ خُدا ایک نئی ہیکل یعنی کلیسیا کو اِس پتھر پر قائم کرنے کو ہے جِسے ہم مسیح کے بدن سے تشبیہ دیتے ہیں۔ پطرس یہاں پر اِسے کونے کے سرے کا پتھر بیان کرتا ہے جِس پر اِس کلیسیا کو قائم ہونا ہے۔ اور یہ ہی وہ پتھر ہے جِس پر اِس دائمی قُربانی کو گُزرانا گیا ہے جِسے خُدا باپ کے حضور میں پیش کیا گیا ہے۔

یوں پطرس یہاں پر اِس بات کو بیان کر رہا ہے کہ خُدا نے انسان کی نجات کے لئے اور ابدی کلیسیا کو قائم کرنے کے لئے اپنے بیٹے کو دے دیا جِسے اِس زمانے کے لوگوں نے رد کردیا اور اُس کی عدالت کرتے ہوئے اُسے صلیب دے دیا۔ اور خُدا نے اِسی صلیبی موت کو نئے عہد میں ہمارے عوضانے کے طور پر قبول کرتے ہوئے ہمیں ایک نئے عہد میں اپنے فرزندوں کی حیثیت سے شامل کر لیا ہے۔ تو یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ وہ لوگ اِس بات سے واقف نہیں تھے کہ مسیحا آئے گا۔ یا یہ کہ وہ پُرانے عہد نامے میں بیان کردہ اِس کونے کے سرے کے پتھر کی حقیقت سے ناآشنا تھے۔ بلکہ آج بھی کونے کے سرے کا پتھر یا ایسا پتھر جِسے بُنیاد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اُس کے تعلُق سے یہودی سردار بخوبی آگاہ تھے۔ اور پھر ۴ باب کی ۱۱ آیت کے اِس حصے میں یوں بیان کیا گیا ہے:

کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا ہے جِس کے وسیلے سے ہم نجات پا سکیں۔

یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اِس نام کے معنی اور اِس کے تعلُق سے روحانی حقیقت پر روشنی ڈالتا ہے کہ علمِ الہیات کی رُو سے اِس سے مُراد ہے کہ کوئی دوسرا نام، دوسرا شخص یا دوسرا وسیلہ ہے ہی نہیں جِس کے وسیلے سے نجات مُمکن ہے۔ اور یوں یہاں پر وہ خُداوند یسوع مسیح کو زندگی کے مالک کے طور پر بیان کرتا ہے جِس سے مُراد ہے کہ زندگی کا منبع ہی وہ ہے۔ اُس کے علاوہ کوئی کونے کے سرے کا پتھر نہیں ہے کوئی زندگی کا پانی نہیں ہے اور اُس کے علاوہ دوسرا کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے جِس کے وسیلے سے ہم باپ کے پاس جاسکتے ہوں۔ یوں یہاں ایک نئے عہد کے تعلُق سے بیان کیا گیا ہے ایک ایسا نیا عہد جو پُرانے کئے گئے عہد سے بے حد مختلف ہے جِس میں شریعت کی تکمیل ہوتی ہے۔ اور یوں کہ موسوی شریعت کی تکمیل کے لئے مضبوط بُنیاد کو فراہم کرتا ہے۔ خُداوند یسوع مسیح کی زمینی زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص یسوع مسیح کے پاس آتا ہے اور پُوچھتا ہے کہ شریعت میں سب سے بڑا حُکم کیا ہے؟ اور خُداوند یسوع مسیح نے اُسے کہا کہ اپنے سارے دل اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے خُداوند اپنے خُدا سے محبت رکھ۔ اور دوسرا اِس کی مانند یہ کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔ اور باقی ساری باتیں جو نبیوں کی معرفت بیان کی گئی ہیں اُن کا دارومدار اِسی پر ہے۔ اور یہودیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اِن باتوں سی بخوبی واقفیت رکھتے تھے اور باقی سب باتیں اِنہیں پر قائم ہیں۔ کُچھ لوگ بے حد خواہش رکھتے تھے کہ وہ ایک جگہ پر کھڑے ہو کر ساری شریعت کے احکامات کو لوگوں کے سامنے پڑھیں اور ایک وقت میں ایسا کرنا کافی مُشکل کام ہے۔ اور

اِسی طرح سے ہم دیکھتے ہیں کہ پولوس اپنے خطوط میں اِنہی احکامات کے بارے میں بات کرتا ہے اور کلیسیا کو انہیں کی بابت تلقین کرتا ہے اور پھر اِسی تعلُق سے ہم دیکھتے ہیں کہ یوحنا کی انجیل میں بھی خُداوند یسوع مسیح نے نئی اور بڑی تبدیلی کے حوالے سے بات کی ہے۔ وہاں پر اندرونی یعنی روحانی تبدیلی کے تعلُق بات ہو رہی ہے جِسے ہم نئی پیدائش سے تشبیہ دیتے ہیں جِس میں ہمیں ایک نئی روح عطا ہوتی ہے اور خُدائے پاک روح ہمارے اندر سکونت کرتا ہے۔ اِسی تعلُق سے ایک نئے اور بڑے عہد کے تعلُق سے ہمیں عبرانیوں کے خط میں سے بھی دیکھنے کو مِلتا ہے جہاں پر ایک نئے اور جلالی عہد کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اور اِس حوالے میں ہم دیکھتے ہیں کہ پطرس خُداوند یسوع مسیح کے جلالی نام کی شان بیان کرتے ہوئے اُسے سب ناموں سے اعلیٰ قرار دیتا ہے۔ اور اعمال کی کتاب کے تیسرے باب میں سے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بیان کرتا ہے کہ ہمارے باپ دادا کے خُدا یعنی ابرہام اضحاق اور یعقوب کے خُدا نے اپنے خادم یسوع کو جلال دیا۔ اور پھر ۱۳ آیت میں یوں لِکھا ہوا ہے:

جب اُنھوں نے پطرس اور یوحنا کی دلیری دیکھی اور معلوم کیا کہ یہ ان پڑھ اور ناواقف آدمی ہیں تو تعجُب کیا پھر اُنھیں پہچانا کہ یہ یسوع کے ساتھ رہے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اُن کے اندر ایک عجیب دلیری پائی جاتی تھی جو کہ خلافِ توقع تھی۔ کیونکہ اُس دور میں یہ دلیری صرف کُچھ اشخاص کی جانب سے توقع کی جاسکتی تھی۔ مثال کے طور پر اگر آپ کوئی اعلیٰ عہدے پر فائز

ہیں تو آپ دلیری کے ساتھ بات کرسکتے ہیں اور اگر آپ بہت ہی امیر شخص ہیں تو آپ آزادی کے ساتھ بولتے ہوئے بدتمیزی بھی کرسکتے تھے۔ لیکن اِس کے برعکس اگر آپ صرف عام شخص ہیں اور صرف ماہی گیری سے تعلُق رکھتے ہیں تو ایسا کرنا اور سوچنا بھی محال ہے۔ اور اِس طرح کے پس منظر سے تعلُق رکھتے ہوئے آپ کو اِس طرح سی دلیری سے بولنے کی اجازت ہی نہیں ہے۔ یہاں پر بیان کیا گیا ہے کہ وہ ان پڑھ اور ناواقف تھے جِس سے مُراد یہ ہے کہ اُنھوں نے یہودی ربیوں کی قدموں میں بیٹھ کر یہودی تعلیمات کو حاصل نہیں کیا تھا اور حیرانگی کی بات یہ تھی کہ اِس کے باوجود وہ انتہائی دلیر تھے۔ اگرچہ وہ اپنے پیشے کے اعتبار سے بہت ماہر تھے اور پطرس یعقوب اور یوحنا باقاعدہ طور پر پیشے کے اعتبار سے مچھیرے تھے جِس میں وہ کِسی بھی طرح سے کم نہیں تھے۔ اور جب ہم متی کے بارے میں دیکھتے ہیں تو وہ بہت ہی پڑھا لِکھا انسان تھا جو کہ محصول لینے والے کے عہدے پر فائز تھا۔ اور یوں وہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلُق رکھتے ہوئے بے حد قابل انسان تھے لیکن یہاں پر جِس تعلیم کا ذکر ہورہا ہے وہ اُن کی دینی تعلیم تھی جِسے یہودی ربی کے قدموں میں بیٹھ کر حاصل کیا جاتا تھا۔ اور اُن ربیوں کے قدموں میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے والوں کو آزادی حاصل ہوتی تھی اور وہ اِس طرح کے مُقامات پر دلیری کے ساتھ اور آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کرسکتے تھے۔ لیکن یسوع مسیح نے نہ تو خُود اِس طرح کی کِسی تعلیم کو حاصل کیا تھا اور نہ ہی اُس کے شاگردوں نے ایسی تعلیم کو حاصل کیا تھا جِسے اُن سرداروں اور بُزرگوں کی نظر میں تکنیکی طور پر حاصل کیا

جانا بے حد ضروری تھا۔ لیکن اُنھوں نے بہت ہی دلیری کے ساتھ خُداوند یسوع مسیح کی ذات کی اہمیت کو اُن پر واضح کر دیا تھا کہ اُس کے سوا آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا ہے جس کے وسیلے سے ہم نجات پا سکیں۔

اور جب ہم لوقا کی انجیل میں سے دیکھتے ہیں تو ایک موقع ایسا بھی آتا ہے جب یسوع کے گھر والے ایک عید میں شامل ہونے کے لئے یروشلیم کو گئے اور واپسی پر وہ اپنے ماں باپ سے پیچھے رہ گیا۔ اُس وقت یسوع مسیح کی عُمر ۱۲ سال تھی اور وہ ہیکل میں بیٹھا اُستادوں کے سوالات کے جوابات دے رہا تھا اور اُن سے سوال کر رہا تھا۔ اور وہ لوگ بے حد حیران تھے کہ وہ اِس عُمر میں یہ سب کُچھ کیسے اتنی آسانی سے بیان کر سکتا ہے؟ اور عبرانی تعلیم حاصل کئے بغیر اور ہیکل میں اُستادوں کے قدموں میں وقت گُزارے بغیر وہ کیسے اِن تمام باتوں کو اِتنی صفائی کے ساتھ جانتا اور بیان کرسکتا ہے۔ اور اُس کے ماں باپ نے دیکھا کہ وہ کِس طور سے اُن کے سولات کے جواب دیتے ہوئے اُنہیں خاموش کر رہا تھا۔ اور یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ جب پطرس اور یوحنا اِن لوگوں سے مُخاطب ہیں تو وہ یہ معلوم کرتے ہوئے تعجُب کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ ان پڑھ اور ناواقف ہیں لیکن بعد میں یہ پہچانتے ہیں کہ وہ یسوع مسیح کے ساتھ رہے ہیں۔ اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ۴ باب کی ۱۴ آیت میں لِکھا ہے کہ :

اور اُس آدمی کو جو اچھا ہوا تھا اُن کے ساتھ کھڑا دیکھ کر کُچھ خلاف نہ کہہ سکے۔

اب وہ پطرس کی باتوں کے سامنے لاجواب ہو چُکے تھے پر گواہی ہونے کی وجہ سے کُچھ کر نہیں سکتے تھے۔ اور یہاں پر تو گواہی اُن کی آنکھوں کے سامنے موجود تھی اور یوں وہ کُچھ بھی کرنے میں مُشکل کا شِکار تھے۔

یہاں پر ہمیں ایک بڑے گروہ کے بارے میں دیکھنے کو مِلتا ہے جِس میں یہودی سرداروں، فریسیوں فقیہوں اور سردار کاہن اور اُس کے خاندان کے بارے میں ذکر مِلتا ہے کہ یہ تمام لوگ وہاں پر موجود تھے جو بااختیار پس منظر سے تعلُق رکھتے تھے۔ جیسے کہ فریسی مذہبی راہنماؤں کے طور پر جانے جاتے تھے اور علمِ الٰہیات کے ماہر تھے۔ اور اپنی اِسی خاصیت کی وجہ سے وہ خُداوند یسوع مسیح سے کتابِ مُقدس میں سے بہت سے سوالات کرتے ہوئے خُداوند یسوع مسیح کو پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں جِس کا ذکر ہمیں یوحنا کی انجیل میں سے دیکھنے کو مِلتا ہے۔ صدوقیوں کے بارے میں تاریخ یہ بیان کرتی ہے کہ وہ رومیوں کے کافی حد تک قریب تھے اور حکومتی مُعاملات میں ملوث ہونے کی وجہ سے وہ امن و امان کی صورتِ حال کو برقرار رکھنے کے لئے سرگرم رہتے تھے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ فریسی قوانین کی پیروی نہیں کرتے تھے۔ اور مختلف مُقامات پر تعلیمات اور روایات کے حوالے سے فریسیوں اور صدوقیوں میں اختلاف پایا جاتا تھا۔ صدوقی صرف موسوی شریعت پر ہی عمل کرتے تھے وہ شریعت جو اُن کے پاس تحریری شکل میں موجود تھی وہ صرف اُسی کی پیروی ہی کرتے تھے۔ جبکہ فریسیوں کے بارے میں یوں بیان ہے کہ اُن میں بہت سی روایات اور تعلیمات رائج ہو گئیں تھیں جنہیں اُن کے مذہبی راہنماؤں نے خُود ترتیب دیا تھا اور اُن میں باقاعدگی کے

ساتھ اُن پر عمل ہوتا تھا جن میں سے بہت سی باتیں ہیں جن سے خُداوند یسوع مسیح نے اختلاف کرتے ہوئے اُن کی راہنمائی کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ اِن خُود ساختہ رسومات میں سے بہت سی رسومات کو شریعت کے ساتھ جوڑنے کی کوشش بھی کرتے تھے۔ اُن کی تعلیمات اگرچہ موسوی شریعت اور یہودی ثقافت کے ساتھ کافی تعلُق رکھتیں تھیں لیکن اِس کے باوجود وہ فرشتوں اور جی اُٹھنے پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔

تو یہاں پر صدوقیوں اور فریسیوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے ہم یہ جانتے ہیں کہ اِن دونوں گروہوں نے خُداوند یسوع مسیح کی زمینی خدمت کے آخری دو سالوں میں اُس کی خدمت میں رکاوٹ پیدا کرنے اور اُسے صلیب دینے میں اپنی اپنی طرف سے اہم کردار ادا کیا ہے۔ وہ ہر مُمکن کوشش کرتے ہوئے اپنے اِس مقصد میں کامیاب ہوئے کہ خُداوند یسوع مسیح کو صلیب دیا جائے۔

اور اب اِس وقت اِس ہجوم کے درمیان ہونے والی ساری بات چیت کے بارے میں وہ بہت تفصیل کے ساتھ جانتے تھے کہ خُداوند یسوع مسیح اور اُس کی قُدرت کے بارے میں ہو رہی تھی۔ خُدائے پاک روح کی مدد سے خُداوند یسوع مسیح کے شاگروں نے خدمت کے کام کو زور و شور سے شروع کر دیا تھا جو کہ اُن کے لئے حیرانی کا سبب تھا۔ جیسا کے پطرس کے پہلے وعظ میں ہمیں دیکھنے کو مِلتا ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے خُداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا۔ جن میں مُقامی اور بہت سے غیر مُقامی

یہودی بھی شامل تھے جو اِس عید کے موقع پر پاک سر زمین میں آئے ہوئے تھے۔ اُس وقت کے قانون کے مُطابق سیاسی نقطہ نظر سے کسی بھی مُقام پر اِتنے لوگوں کی موجودگی حکومتی سطح پر اچھی تصور نہیں کی جاتی تھی۔ اور اِس کے بعد کیا ہوا؟ اِسے جاننے کے لئے اعمال کی کتاب میں سے ۴ باب کی ۱۵ سے ۱۷ آیت میں یوں مرقوم ہے:

مگر اُنہیں صدرِ عدالت سے باہر جانے کا حُکم دے کر آپس میں مشورہ کرنے لگے۔ کہ ہم اِن آدمیوں کے ساتھ کیا کریں؟ کیونکہ یروشلیم کے سب رہنے والوں پر روشن ہے کہ اُن سے ایک صریح معجزہ ظاہر ہوا ہے اور ہم اِس کا انکار نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن اِس لئے کہ یہ لوگوں میں زیادہ مشہور نہ ہو ہم اُنہیں دھمکائیں کہ پھر یہ نام لے کر کِسی سے بات نہ کریں۔

یہ ایک طرح کا سیاسی طریقہ کار تھا جو اُنہوں نے اختیار کیا تھا۔ اِس لئے وہ یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم ایسا کرتے ہیں کہ اُنہیں دھمکاتے ہیں کہ وہ ایسا نہ کریں۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو ہم دیکھیں گے اُن کے ساتھ کیا کرنا ہے۔ اُنہیں اِس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ ہم اِس معجزے کی وجہ سے اُن کا انکار نہیں کر سکتے ہیں اِس وجہ سے فوری طور پر اُن کے ساتھ سختی سے پیش آنا مُناسب نہیں ہوگا۔ کیوں اِس بھلے کام کے لئے وہ اُنہیں کُچھ نُقصان نہیں پہنچا سکتے تھے کیوں کہ وہ لوگوں سے ڈرتے تھے۔ لیکن وہ کِسی بھی طرح سے اُنہیں اِس طرح سے سرِعام بات کرنے سے منع کرنا چاہتے تھے کیونکہ اُن کے نظر میں وہ بے حد دلیری کے ساتھ

اِس طرح کی مُنادی کر رہے تھے۔ اِس لئے یہ تمام مذہبی اور قومی راہنما وہاں پر جمع تھے کہ اُنہیں روکیں کہ یہ نام لے کر مُنادی نہ کریں۔ اور یہ نام ہم جانتے ہیں کہ یسوع نام ہے جِسے وہ یسوع مسیح ناصری کے نام سے جانتے تھے۔ یہ وہ نام تھا جِس سے وہ اِن تمام معجزات کو کرتے تھے۔ اور مسئلہ یہ تھا کہ وہ ایسا کرنے میں اُن راہنماؤں کے ساتھ کِسی بھی طرح سے مُتفق نہیں ہو رہے تھے۔ اور یہودی شہری ہونے کے ناطے سے خیال کیا جاتا تھا کہ وہ اپنے مذہبی اور قومی راہنماؤں کی بات کو مانیں۔ کیوں کہ اِن کو مذہبی طور پر خُدا نے اُن پر مُقرر کیا تھا اور حکومتی سطح پر وہ رومی حکومت کے آگے یہودی قوم کی نمائندگی کرتے تھے۔ یوں مذہبی اور مُعاشی روایات کی رُو سے اُن سے توقع کی جاتی تھی کہ وہ اِس طرح کے مُعاملات میں اپنے مذہبی راہنماؤں کے ساتھ تُعاون کریں۔ اور یوں اُنہیں اُن کی بات کو مانتے ہوئے ممانت تھی کہ وہ خُداوند یسوع مسیح کا نام لے کر مُنادی نہ کریں۔ لوگوں کے درمیان خُداوند یسوع مسیح کا نام لیتے ہوئے منادی کرنا اور اُس کی قُدرت کے کاموں کا بیان کرنے سے اُنہیں منع کیا گیا تھا۔ یوں یہ ایسا کام قرار دے دیا گیا تھا جس کی قومی اور مذہبی طور پر ممانت تھی۔ اُن کے ایمان کا اظہار مذہبی اور قومی طور پر ممنوع قرار دے دیا گیا تھا۔ اگر اُن کا ایمان خُداوند یسوع مسیح پر بہت زیادہ تھا تو وہ اِسے اپنے طور پر یا خاندانی طور پر آزادی کے ساتھ دوسروں سے بیان کرسکتے تھے لیکن لوگوں کے درمیان میں ایسا کرنا اُن کے لئے ممنوع تھا۔ اُنہیں اِس بات سے کوئی غرض نہیں تھی کہ جن باتوں کی وہ مخالفت کر رہے ہیں کیا وہ دُرست ہیں کہ نہیں

یا یہ کہ کیا اُن کے ایسا کرنے سے عام لوگوں پر خُدا کا فضل ظاہر ہوتا ہے کہ نہیں۔ کیوں کہ ذاتی طور پر وہ خُداوند یسوع مسیح کی زندگی سے کافی حد تک مخالفت کا اظہار کرتے تھے۔ اِسی وجہ سے وہ اُس کے ساتھ مختلف بہانوں سے اُلجھے رہنے کی کوشش کرتے تھے کبھی مختلف سوالات کی شکل میں اور کبھی اُسے مختلف طریقوں سے پھنساتے ہوئے۔

خُداوند یسوع مسیح کی زمینی خدمت کے آخری ہفتے میں جب وہ یروشلیم آیا تو لوگوں نے اُس کا شاہانہ استقبال کیا تھا۔ لوگوں نے اُس کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اُس کی راہوں میں کپڑے بچھائے اور کھجور کی ڈالیاں ہاتھوں میں لئے ہوئے اُسے شاہانہ انداز میں خُوش آمدید کہا تھا۔ اور یہ تمام باتیں جو خُداوند یسوع مسیح کی زمینی زندگی کے آخری ہفتے میں رُونما ہوئیں تھیں وہ مذہبی راہنماؤں کے لئے اچھا نشان نہیں تھا۔ اور اِس خطرے نے اُنہیں اِس بات پر مجبور کر دیا کہ اُنھوں نے سر توڑ کوشش کرتے ہوئے اُسے صلیبی موت تک پہنچا دیا۔ بے شک وہ نہیں جانتے تھے کہ اُن کے یہ سب کرنے سے انبیا کی معرفت کی گئی قدیم زمانے کی پیشن گوئیاں پُوری ہو رہی تھیں۔ لیکن وہ ذاتی طور پر اِن تمام باتوں کو پسند نہیں کرتے تھے جو کہ وہاں پر واقع ہوئی تھیں۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ شاگردوں کی مُنادی سے ایک بار پِھر پریشان ہیں اور اُنہیں پھر باہمی اتفاق کے ساتھ اِکٹھا ہونا پڑا ہے تا کہ اِس تحریک کو دبایا جاسکے۔ اور وہ آپس میں مشورہ

کرنے کے بعد شاگردوں کو کُچھ اِس طرح سے تنبیہ کرتے ہیں۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ خُدا کے پاک کلام میں اعمال ۴ باب کی ۱۸ اور ۱۹ آیت میں یوں مرقوم ہے:

پس اُنہیں بُلا کر تاکید کی کہ یسوع کا نام لے کر ہرگز بات نہ کرنا اور نہ تعلیم دینا۔ مگر پطرس اور یوحنا نے جواب میں اُن سے کہا کہ تُم ہی انصاف کرو۔ آیا خُدا کے نزدیک یہ واجب ہے کہ ہم خُدا کی بات سے تُمہاری بات زیادہ سُنیں۔

یہاں اِس ویڈیو میں ہم دیکھتے ہیں کہ یوحنا اُن سے مُخاطب ہوتا ہے۔ اور بُنیادی طور پر ہم جانتے ہیں کہ لوقا نے اعمال کی کتاب کو تحریر کرتے ہوئے اِسے تاریخی لحاظ سے بیان کیا ہے۔ اور یہاں پر بہت سی باتوں، بیانات اور خُطبوں کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہاں وہ بیان کرتا ہے کہ مذہبی راہنماؤں نے اُنہیں تنبیہ کرنے کے لئے حاضر کیا تھا کہ وہ یسوع مسیح کا نام لے کر نہ تو مُنادی کریں اور نہ ہی تعلیم دیں۔ اور اِس ویڈیو میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اُن کے سامنے یوحنا اور پطرس موجود ہیں جو اُن کی باتوں کا سامنا کر رہے ہیں اور اُن کی باتوں کو سُنتے ہوئے اُنہیں کِس طرح سے جواب دیتے ہیں۔ پاک کلام میں بیان ہے کہ پطرس اور یوحنا نے اُنہیں جواب دیا تھا اور اِس ویڈیو میں ہم دیکھتے ہیں کہ شاید یوحنا اُن سے مُخاطب ہو رہا ہے۔ یہودیوں نے آپس میں فیصلہ کرتے ہوئے اُنہیں تنبیہ کی کہ وہ یسوع مسیح ناصری کا نام لے کر نہ تو تعلیم دیں اور نہ مُنادی کریں۔ اور اعمال کی کتاب میں سے ۴ باب کی ۱۹ اور ۲۰ آیت ہمیں بیان کرتی ہے کہ

اُنھوں نے یہودیوں کو یوں جواب دیا۔ اور اُن کے اِس جواب سے اُن کی دلیری کا اندازہ بخُوبی کیا جاسکتا ہے جس کے پِس منظر میں پاک روح کی قُدرت کارفرما تھی۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ ۱۹ اور ۲۰ آیت میں کیا بیان کیا گیا ہے:

مگر پطرس اور یوحنا نے جواب میں اُن سے کہا تُم ہی انصاف کرو۔ آیا خُدا کے نزدیک یہ واجب ہے کہ ہم خُدا کی بات سے تُمھاری بات زیادہ سُنیں۔ کیوں کہ مُمکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سُنا ہے وہ نہ کہیں۔

یہ بہت ہی دلیرانہ جواب تھا اور اگر یُوں کہا جائے تو زیادہ اچھا ہو گا کہ یہ ایک طرح سے اُن کے مُنہ پر تھپڑ تھا۔ اسرائیلی شہری ہونے کے ناطے اُن سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ یہودی قیادت کے حُکم کو خُدا کا حُکم مانتے ہوئے تسلیم کریں۔ اور سردار کاہن کی بات کو اِس طرح سے تسلیم کیا جاتا کہ گویا خُدا خُود اُن سے ہم کلام ہو رہا ہے۔

آیا خدا کے نزدیک یہ واجب ہے کہ ہم خدا کی بات سے تمہاری بات زیادہ سُنیں کیونکہ ممکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا ہے اور سُنا ہے وہ نہ کہیں۔(اعمال 4:19-20)

یہاں خدا اور انسان کے مابین موازنہ کیا گیا ہے کہ بے شک خدا انسانوں سے زیادہ افضل ہے اور وہ فضیلت رکھتا ہے کہ ہر مخلوق سے اور ہر ذی رُوح شے سے اُسے اولیت دی جائے۔ اور رسول یہاں خدا کی فضیلت اور برتری کا بیان کر تے ہیں۔کیونکہ جو لوگ یسوع مسیح کا نام لے کر منادی کرنے سے منع کر رہے تھے۔ وہ

درحقیقت خدا کی بات کو رد کررہے تھے کیونکہ وہ یسوع نام سے نفرت کرتے تھے۔ اور نہیں چاہتے تھے کہ یسوع نام لے کر کوئی معجزہ اور عجیب کام ظہور میں آئے۔

پطرس کہتا ہے کہ اُسے لوگوں کی باتوں کی نسبت خدا کی بات سننا زیادہ ضروری ہے۔کیونکہ پطرس اپنے پہلے خط میں بیان کرتا ہے کہ اُسے کس قدر خدا کے حکم کو پورا کرنا ہے۔

یہاں بنی آدم کی گنہگار فطرت کا اظہار کِیا گیا ہے کہ لوگ کس طرح خدا کی نافرمانی کرتے اور اُس کے کاموں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اعمال چوتھے باب میں سردار کاہن خدا کی مخالفت کرتے ہیں اس سے اگلے باب میں ہم مزید دیکھیں کہ لوگ کس قدر خدا کے خلاف بغاوت کرتے ہیں۔چوتھے باب میں لوگوں کا تعصب کسی علمِ الٰہی کے سوال کے باعث نہ تھا بلکہ وہ صرف یسوع نام سے اپنے حسد کا اظہار کر رہے تھے۔

پس پطرس اور یوحنا اس بات کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ واجب نہیں کہ ہم خدا کی نسبت آدمی بات پر دھیان دیں۔ کیونکہ وہ دونوں پاک رُوح کی معموری کے تجربہ سے واقف تھےاور اس بات سے بھی واقف تھے کہ یسوع مسیح کی قدرت کا اظہار کرنا اور اُس کی گواہی دینا ضروری ہے۔

یہاں دیکھا اور سُنا سے مراد وہ سب باتیں ہیں جو اُنہوں یسوع مسیح کے ساتھ رہتے ہوئے اُس کی خدمت کے دوران خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور اُن کا تجربہ کِیا۔ اور اب اسی بات کا اقرار کرتے ہیں اور بے خوف کہتے ہیں کہ واجب نہیں کہ ہم خدا کی نسبت تمہاری سنیں؟

اعمال پہلے باب میں یسوع مسیح کے ارشاد کے مطابق وہ پاک رُوح کی قدرت کے وسیلہ سے اپنی زندگیوں میں تبدیلی کا اقرار کرتے ہیں جس کے باعث اُن کی زندگیوں میں تبدیلی رُونما ہوئی ہے۔

یہ وہ تبدیلی تھی جس کے باعث اُنکی زندگیوں میں اور کردار میں تبدیلی واقع ہوئی تھی اور اب وہ اپنی زندگی سے خدا کی قدرت کا اظہار کر رہے تھے۔ یہی وہ باتیں تھیں جن کا پرچار وہ ضروری سمجھتے تھے اور یہ انکی ذمہ داری تھی۔وہ غلام نہ تھے بلکہ مسیح کی محبت کے پیروکار تھے۔ کیونکہ اُنھوں نے یسوع مسیح کے وسیلہ نیا مخلوق ہونے کا تجربہ حاصل کِیا تھا۔ اور یہی وہ باتیں ہیں جن کا پرچار وہ کررہے تھے کہ جو باتیں اُنھوں نے دیکھی اور سُنیں ہیں اُن کی بابت خاموش رہنا ممکن نہیں۔

پطرس اور یوحنا ایسی پابندی قبول نہیں کر سکتے تھے کیونکہ معجزے کے بارے میں اُن کا موقف یہ تھا کہ خدا نے یہ سب کچھ ممکن کِیا ہے۔ پس اُنکی پہلی وفاداری خدا کے ساتھ تھی انسان کے ساتھ نہ تھی۔ رسولوں نے یسوع مسیح کی خدمت اور اُس کے دکھوں اور اُس کے جی اُٹھنے کو دیکھا تھا اور انھوں نے ہر روز اُس کے قدموں میں بیٹھ کر ان باتوں کی تعلیم پائی تھی۔ اب وہ خود نجات پانے کے بعد نجات دہندہ یسوع مسیح کی گواہی کے ذمہ دار تھے۔

پس کیسے ممکن تھا کہ وہ یسوع مسیح کی گواہی دینے سے باز رہیں۔ پس وہ لوگوں کے منع کرنے کے باوجود اس بات کا اظہار اور اعلان کر رہے ہیں کہ ہم تو اس خدا کی بابت بیان کر رہے ہیں جس نے ہماری زندگیوں اور

کردار کو بدلا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ذاتی طور پر خدا کی قدرت کا تجربہ کِیا تھا۔ اور یہ اس بات کا بھی اظہار تھا کہ ہم اسرائیل میں خدا کے معجزانہ کام کے گواہ ہیں۔

لہٰذا پطرس اور یوحنا وہی باتیں کہنے کو تیار ہیں جو اُنہوں نے دیکھی اور سُنی ہیں۔

اُنہوں نے اُن کو اَور دھمکا کر چھوڑ دیا کیونکہ لوگوں کے سبب سے اُنکو سزا دینے کا کوئی موقع نہ مِلا اسلئے کہ سب لوگ اُس ماجرے کے سبب سے خدا کی تمجید کرتے تھے کیونکہ وہ شخص جس پر یہ شفا کا معجزہ ہوا تھا چالیس برس سے زیادہ کا تھا۔ (اعمال 4:21-22)

یہ لوقا طبیب کا درج کیا ہوا بیان ہے کہ جس شخص نے شفا پائی وہ چالیس برس سے زیادہ کا تھا۔ اور وہ جنم کا لنگڑا تھا اُسے کوئی خبر نہ تھی کہ یہ معجزہ اُس کی زندگی میں رُونما ہو گا۔ عین ممکن ہے کسی شخص کی اس سے پہلے اس پر کوئی توجہ نہ تھی اور کسی کو اس کی زندگی سے کوئی سرکار نہ تھا۔ اور یقیناً وہ بھی ہمیشہ دوسروں کی نظرِ کرم کا محتاج رہتا تھا۔ یہ ایک حیران کن بات تھی کہ گلیلی مچھیروں سے اتنا بڑا معجزہ ممکن ہوا تھا۔ دیکھنے والے سب اِس بات پر تعجب کرتے تھے کیونکہ ایسا کرنا اُن کی پہنچ سے باہر تھا۔ لوگوں کے لئے یہ بڑی متعجب بات تھی کہ گلیل کے ان مچھلی پکڑنے والے لوگوں سے ایسا معجزہ رُونما ہونا حیران کن بات ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ معجزہ یروشلیم کی ہیکل میں رُونما ہوا۔

یقیناً اسی بات پر یہودی سردار کاہن تلملائے اور یہ بات اُن کے لئے بڑی غضب انگیز تھی کہ کیوں رسولوں نے یسوع مسیح ناصری کا نام لے کر یہ معجزہ کِیا ہے۔ کیونکہ وہ تو اس نام کو دبانے کی کوشش میں تھے۔ لیکن

اب یہ معجزہ ہیکل میں رُونما ہو گیا۔ اُن کے لئے یہ اَور بھی خطر ناک بات تھی کہ اب ہیکل آنے والا ہر شخص اس معجزہ سے متاثر ہو سکتا ہے۔

لوقا نے یہاں اُس شفا پانے والے کی عمر کا بھی بیان کِیا ہے۔اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ وہ ایک بالغ شخص تھا۔ یہ شخص بذاتِ خود اس معجزہ سے حیران ہوا ہو گا کیونکہ گزشتہ چالیس برسوں سے اُس نے ایسا کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن خود اپنی ہی زندگی میں یہ معجزہ رُونما ہوا تھا۔ اور خدا نے اُس کے لئے حیران کن کام کیا۔یقیناً خدا اس معجزہ سے حیرت انگیز کام بنی اسرائیل کے لئے کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ اُس کی قدرت کو پہچان سکیں۔

مذہبی سرداروں کی حالت بے حد کمزور تھی یہ کمزوری اس سے بھی ظاہر ہے کہ وہ رسولوں کو سزا نہیں دے سکتے تھے یروشلیم کے رہنے والے سب لوگ اس سے واقف تھے کہ اُن سے ایک واضح معجزہ رُونما ہوا تھا۔ اور اُس شخص کو ہر کوئی جانتا تھاجو جنم کا لنگڑا تھا ہر کوئی اس کی قابلِ رحم حالت سے واقف تھا۔ سنہیڈرن نے رسولوں کے ساتھ محض اتنا کیا کہ ان کو مزید ڈرا دھمکا کر چھوڑ دیا۔

وہ چھُوٹ کر اپنے لوگوں کے پاس گئے اور جو کچھ سردار کاہنوں اور بزرگوں نے اُن سے کہا تھا بیان کِیا۔ جب اُنھوں نے یہ سنا تو ایک دل ہو کر بلند آواز سے خدا سے التجا کی کہ اے مالک! ۔ (اعمال 4:23-24)

اے مالک خدا! علمِ الٰہی میں ایک اہم ترین لفظ ہے۔ وہ لوگ جن سے اُن کا واسطہ پڑا وہ سب صاحبِ اقتدار اور بااختیار لوگ تھے۔ رسول اس بات سے واقف تھےاور خدا نے اُنہیں اپنے خاندان کے افراد کی حثییت

سے قبول کیا تھا۔ لیکن یہاں اعلیٰ اقتدار کے حامل لوگوں نے سختی سے منع کیا کہ دوبارہ یسوع مسیح کا نام لے کر منادی نہ کرنا۔

رسولوں کو اس بات کا علم تھا کہ ہم خدا کے لوگ ہیں خدا ہمارے ساتھ ہے اور ہم نے جو کچھ برداشت کیا ہے خدا کے نام پر کیا ہے۔

دوسرے مقدسین نے جب یہ واقعہ سُنا تو بلند آواز سے خداوند کو پکارنے لگے۔ انہوں نے بلند آواز سے خداوند کو پکارا جس کا مطلب ہے اے قادرِ مُطلق خدا۔ یہ لفظ نئے عہد نامہ میں بہت کم استعمال ہوا ہے۔ پہلے تو انہوں نے اُس کی حمدو ستایش کی کہ وہ ساری چیزوں کا خالق ہے۔ اسلئے وہ انسانوں سے بر تر ہے پھر یہاں پر بالخصوص زبور ۲ سے داؤد نبی کے الفاظ کو اپنایا جو اُس نے رُوح القدس کی تحریک سے مخالف حکومتوں کے سلسلے میں یاد فرمائے تھے کہ غیر قومیں خدا اور اُس کی قوم کی مخالفت کرتی ہیں۔

دراصل زبور مسیح کی بادشاہت کی طرف اشارہ کرتا ہے جب مسیح اپنی بادشاہی قائم کرنے کے لئے آئے گا۔ اور زمین کے بادشاہ اور سردار اُس کو ناکام کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن ابتدائی دور کے مسیحیوں کو یہ علم تھا کہ یسوع مسیح کے زمانہ میں بھی اُن کے ساتھ اکثر ایسا ہوا تھا۔

سردار اور بزرگ وہ لوگ تھے جن کا تعلق مکابی تحریک سے بھی تھا۔ کیونکہ رومی حکومت اور مکابی تحریک میں کافی کشمکش رہی۔ ٦٠ قبل از مسیح میں مکابی تحریک نے بڑی جدوجہد کی۔ اس تحریک کا مقصد غیر اقوام سے ہیکل اور اسرائیل کی مملکت کو آزاد کروانا اور خود مختار بنانا تھا۔ ان سرداروں کا نقطہ نظر بھی کچھ ایساہی

تھا کیونکہ وہ موسیٰ کی شریعت کے علاوہ کسی غیر مذہب یا عقیدہ کو تسلیم کرنے کو تیار نہ تھے۔ایسے لوگ جو بنی اسرائیل کے لئے لڑنے اور جنگ کرنے کو تیار رہتے تھے وہ قوم کے ہیرو تصور کئے جاتے تھے۔ وہ یسوع مسیح کی تعلیمات کو بھی اپنے ایمان کے مخالف سمجھتے تھے۔ پس ان سرداروں اور بزرگوں کا مقصد ہر کسی کو ہیکل اور مذہبی امور سے قطع تعلق رکھنا تھا۔کیونکہ ہیکل میں یسوع مسیح ناصری کے نام کا پرچار سردار کاہنوں اور بزرگوں کے لئے ناگوار تھا۔ کیونکہ وہ خود کو اہلِ شریعت اور موسوی احکامات کے دعویدار قرار دیتے تھے۔ پس انہیں مسیحیوں کی دخل اندازی پسند نہ تھی۔ سردار کاہن اور یہودی اس بات کے لئے بڑے محتاط رہتے تھے کہ ہر یہودی کو محض شریعت کے تابع رہنا چاہئے۔ اور اسی کے تحت واحد خدا کی پرستش پر توجہ دینی چاہئے۔

شاگردوں نے یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کا تجربہ کیا تھا وہ اس بات سے بخوبی آگاہ تھے کہ یسوع نام میں قدرت موجود ہے۔ اور اس کے علاوہ پاک رُوح کی قدرت کے باعث ان کے کردار اور اعمال میں یکسر تبدیلی واقع ہوئی تھی۔

پس یہودی دوسری اقوام کے ساتھ جنگ و جدل کے باعث دکھوں کے باوجود خدا پر ایمان رکھنے اور موسوی شریعت پر قائم رہنے کو تیار رہتے تھے۔ ان کی نظر میں ہیکل کے خدا سے بڑھ کر کوئی نہ تھا۔

اسرائیل کی شمالی سلطنت میں نبیوں کو بھی اسی طرح ستایا گیا اور جنوبی سلطنت کی نسبت اسرائیل کی شمالی سلطنت میں روحانی اعتبار سے زیادہ اُتار چڑھاؤ آئے۔ نبیوں کو ستایا گیا، لوگ اکثر بُت پرستی کا شکار رہے اور

زیادہ تر شمالی سلطنت پر بُت پرست بادشاہوں نے حکومت کی۔ پس نتیجتاً یہ غیر اقوام کے ہاتھوں دُکھوں کا شکار ہوتے تھے۔ اور اب بھی یہاں سردار کاہنوں کا مقصد کسی دوسرے عقیدہ یا قوم کے فرد کو ہیکل یا قوم بنی اسرائیل پر تسلط قائم کرنے سے روکنا تھا۔ تاہم وہ شاگردوں کے اس معجزہ کے پیچھے خداک کام سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے تھے۔

یہاں شاگردوں کو اعلیٰ عہدیداروں کی طرف سے دُکھ اُٹھانا پڑا۔ کیونکہ بزرگوں نے اُن کو دھمکایا کیونکہ اُن کا موقف تھا کہ یسوع مسیح کا نام لے کر منادی نہ کریں۔ کیونکہ یہودی سردار کاہن موسوی شریعت پر عمل کرنے کے باعث خود پر بڑا فخر کرتے تھے۔

اب شاگردوں کو بھی خدا کی ہیکل میں لعن طعن کیا گیا۔ اور یسوع نام لے کر اُنہیں عجیب کام معجزہ کرنے سے منع کیا گیا۔ تاہم وہ اس بات سے باز رہنے کو تیار نہ تھے کیونکہ یہ خوشخبری کا بھید ہے جس کو سردار کاہن سمجھ نہیں پا رہے تھے۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ اکثر ہم کسی بات کی بابت منفی رویہ پہلے ظاہر کرتے ہیں اور بہت کم مثبت رویہ دکھاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں ابتدائی کلیسیا کے لوگوں میں پیار اور یگانگت اور ایک دوسرے کے لئے قربانی اور ایثار کا جذبہ ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ یہی مسیح کی وہ محبت ہے جو اُن کے دلوں میں موجود تھی۔

اس آیت میں سب نے بلند آواز سے ایک دل ہو کر خدا کی حاکمیت کا اظہار کیا اور کہا اے مالک! یہ خدا کے اختیار اور اُس کی قدرت کا اظہار ہے۔

شاگردوں نے سردار کاہنوں سے دھکے کھانے کے باوجود اس بات میں خوشی کی اور خدا کی تمجید کی۔

درحقیقت جو سردار اور بزرگ خدا کی شریعت کے محافظ بنے ہوئے تھے وہی خدا اور خدا کے کام کے مخالف تھے۔

تُو وہ ہے جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے پیدا کیا۔ (اعمال 24:4)

یہ یہودیوں کی بہت اچھی دُعا ہے ۔ یہودی اس اقرارالایمان پر بڑے سختی سے کاربند رہتے تھے ۔ زبوروں کی کتاب میں بیشتر ایسے حوالہ جات ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ خدا نے زمین اورآسمان کی مخلوقات کو بنایا اور زبور نویس خدا کو تمام چیزوں کا خالق قرار دیتا ہے۔ بیشتر حوالہ جات میں زبورنویس خدا کو خلقت کا مبدا قرار دیتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ وہی سب چیزوں کا خالق ہے۔

جدید زمانہ اور دنیا کے جدید علوم کے باوجود لوگ ابھی تک دہریہ پن کا شکار ہیں۔ اور وہ خداکی ذات کاتصور نہیں کرتے اور علاوہ ازیں اُس حقیقی خدا کو چھوڑ کر اقوامِ عالم اپنے اپنے دیوتاؤں کو خلقت کا مبدا خیال کرتی ہیں۔

یہ خالق خدا کے حضور ایک خالص دُعا ہے کہ وہ ہمارا خالق ہے ۔ پرانے عہد نامہ سے ہمیں ثبوت ملتا ہے کہ بہت سے موقعوں پر جب قوم بنی اسرائیل خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کی طرف مائل ہو جاتے تھے۔ تو خدا بھی اُن سے خفا ہو جاتا اور بائبل مقدس کی یہ تعلیم ہے کہ ایک سچا خدا کو چھوڑ کر کوئی اَور خدا نہیں۔ پس خدا مشرق اور مغرب بلکہ ہر جگہ موجود ہے خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہے ۔

خدا کی حاکمیت کا اقرار کرنا ایک عالمگیر عقیدہ ہے۔ اگر ہر کوئی اس پر سنجیدگی سے غور کرے تو کوئی اس کی حقیقیت سے انکار نہیں کرتا۔ یہاں پطرس اور دوسرے رسولوں نے خدا کی تمجید کرنے سے یہودی عقیدہ کی تائید کی ہے۔ اور یقینا رسول بھی اسی عقیدہ پر کاربند تھے۔ مخلوقات کا کوئی نظام ایسا نہیں جو خدا کی پہنچ سے باہر ہو یا خدا کے تابع نہ ہو۔

تُو نے رُوح القدس کے وسیلہ سے ہمارے باپ اپنے خادم داوٗد کی زبانی فرمایا کہ قوموں نے کیوں دھوم مچائی؟ اور اُمتوں نے کیوں باطل خیال کئے؟ (اعمال4:25)

پہلا زبور زندہ خدا کے حیرت انگیز کاموں کا بیان ہے۔ پہلے زبور میں ہر اُس شخص کی برکت کا اظہار کیا گیا ہے جو خداوند کی شریعت میں خوش رہتا ہے وہ اُس درخت کی مانند ہوگا جو پانی کی ندیوں کے پاس لگایا گیا ہے۔ یوں خدا پر بھروسہ رکھنے کے باعث ایسے شخص کی زندگی میں حیران کن تبدیلی اور برکت کا اظہار ملتا ہے پہلا زبور دراصل خدا کے ساتھ رفاقت رکھنے اُس کے حضور میں راستی سے زندگی بسر کرنے کے بارے میں بتاتا ہے۔ یہ خدا کی حاکمیت کا واضح بیان ہے۔ کیونکہ زمین اور سمندر اور ہر ایک چیز کا خالق ہے۔

خداوند اور اُس کے مسیح کی مخالفت کو زمین کے بادشاہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور سردار جمع ہوئے۔ کیونکہ واقعی تیرے پاک خادم یسوع کے برخلاف جسے تُو نے مسح کِیا ہیرودیس اور پنطُس پیلاطُس غیر قوموں اور اسرائیلیوں کے ساتھ اسی شہر میں جمع ہوئے۔ (اعمال 4:26-27)

یسوع مسیح خدا کا خادم ہے جس کے بارے میں پرانے عہد نامہ میں بھی بیان کیا گیاہے۔یہاں مسیح کے آنے کے مقصد اور اُس کی منادی کے مقصد کا بیان ملتاہے۔ یسوع مسیح وفادار خدا کا خادم ہے جس نے بدرُوحوں کو نکالا ،کچلے ہوؤں کو آزاد کِیا اور خداوند کے سالِ مقبول کی منادی کی۔

اکثر یسوع مسیح کو اپنی خدمت کے دوران فقہیوں و فریسیوں کی مخالفت کا سامنا رہا اور وہ یسوع کی جسمانی اور رُوحانی شناخت کو رَد کر دیتے تھے۔ تاہم یہودی خدا کی ذات کو تو تسلیم کرتے تھے لیکن وہ یسوع مسیح کو خدا کا موعودہ خادم تسلیم کرنے کو تیار نہ تھے۔

یہاں یسوع مسیح کی الٰہی خوبی کا بیان ہے یعنی پاک۔ پاک کا مطلب مقدس، یا الگ کِیا ہوا ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ وہ یقیناً لاثانی ہے ۔یہ خوبی یسوع مسیح کی ہے۔ یسوع مسیح کی اس خوبی کا تعلق یوحنا کے انجیلی بیان کے پہلے باب سے ہے۔

خادم کی اصطلاح اعمال کی کتاب کے علاوہ بہت سے دوسرے خطوط میں بھی ملتی ہے۔ لیکن یسوع مسیح خدا کا وہ خادم ہے جو دُکھ اُٹھانے والا خادم ٹھہرا۔ اور یسعیاہ کی کتاب میں یسوع مسیح کو براہِ راست دُکھ اُٹھانے والا خادم قرار دیا گیا ہے۔

ان باتوں کا بیان یسعیاہ ۴۲ باب سے ۵۶ باب تک ملتاہے۔ اور بالخصوص ۵۳ باب میں یسوع مسیح کی بابت دُکھ اُٹھانے والے خادم کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے۔ یسوع مسیح کی بابت جو خادم کے طور پر بیان ہوا ہے اُس سے مراد یسوع مسیح کی وہ عظیم خدمت ہے جو اُس نے خدا کی تابعداری کے لئے کی۔

کلام مقدس میں بعض جگہوں پر داؤد کو خدا کا خادم کہا گیا اسی طرح موسیٰ کو بھی خدا کے خادم کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔

تاکہ جو کچھ پہلے سے تیری قدرت اور تیری مصلحت سے ٹھہر گیا تھا وُہی عمل میں لائیں۔ (اعمال4:28)

یہ ایک اور اقرار ہے کہ قدرت اور مصلحت خدا ہی کی ہے۔ اور خدا ہر چیز کو سنبھالتا ہے۔ یہاں اس آیت کے وسیلہ سے خدا کی اُس قدرت کا اظہار کِیا جا رہا ہے جس کے وسیلہ خدا نے یسوع مسیح کو سنہیڈرن اور سردارکاہنوں اور بزرگوں کے سامنے عزت اور جلال بخشا۔

کیونکہ نجات بخش مصلحت کا اظہار تو پہلے ہی پیشن گوئیوں کےوسیلہ سے کِیا جا چکا ہے کہ یسوع مسیح اس دُنیا میں آئے گا۔ اور وہی اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا۔ عہدِ عتیق میں یسوع کی بات بہت سے سچائیوں کا بیان ملتا ہے اور ساتھ ہی بہت سے زبوروں میں بھی یسوع مسیح کی الوہیت کی بابت ذکر کِیا گیا ہے۔ ان زبوروں کو مسیحائی زبور کہا گیا ہے۔

بالخصوص ۲۲ زبور یسوع مسیح کے دکھوں کا بیان کرتا ہے۔ اور یقیناً اس میں خدا کی مرضی اور بھلائی پائی جاتی ہے کہ وہ یسوع مسیح کو دکھوں میں سے گزارے۔ یہاں زبور کے الفاظ کا اطلاق دکھایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ رومیوں اور یہودیوں نے مل کر خدا کے پاک خادم یسوع مسیح کے خلاف سازش کی تھی۔

پطرس سردار کاہنوں کو یہی بتا رہاہے کہ تم نے تو اُسے مصلوب کر دیا لیکن لوگوں کی بُرائی کی نسبت خدا کی بھلائی نہایت عمیق ہے۔

خدا کے پاس اپنی مرضی پوری کرنے کے حیرت انگیز منصوبہ جات ہیں۔ خدا کے فرشتے بھی اُس کی مرضی بجا لاتے ہیں۔ اور مخلوقات اُس کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے اُس کے تابع ہے۔ تب آپ کو اور مجھے کیوں اُس کی مرضی تابع نہیں رہنا چاہیئے ؟ پس ضروری ہے کہ ہم بھی اُس کی مرضی کو پورا کریں۔

اور خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے آگے چل کر پولس رسول اور دوسرے رسول اپنے خطوط میں ایسی ہدایات کا بیان کرتے ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ پولس رسول خود خدا کا سرگرم اور وفادار خادم تھا تو بھی وہ دوسروں کو کہتا ہے کہ اُس کے لئے دُعا کریں تاکہ وہ خدا کی اُس مرضی کو بجا لائے جس کے لئے اُسے چُنا گیا۔چنانچہ اس مقصد کے لئے دعا بہت اہم ہے کیونکہ تاریخ کے بہت بڑے بڑے واقعات میں تبدیلی دُعا کا نتیجہ رہی ہے۔

اور جیسا کہ استثنا کی کتاب میں خدا کے بہت سے احکامات کا بیان ملتا ہے۔ اور خدا یہ چاہتا ہے کہ ہم انسان اُس کے احکامات کو بجا لائے۔ کیونکہ اس میں خدا کی خوشنودی ہے۔

مقدس اگستین خدا کی حیرت انگیز قدرت کا بیان کرتا ہے نہ صرف دنیا کے پیدایش کے بعد کی چیزوں کا ذکر کرتا بلکہ وہ دنیا کے پیشتر سے موجود روحانی چیزوں کا بھی بیان کرتا ہے۔ پس اسی لئے خدا اپنی قدرت اور مصلحت کے باعث تعریف اور تمجید کے لائق ہے۔

ابتدائی کلیسیا کے لوگوں کو یسوع مسیح کی بابت سب باتیں یاد تھیں کیونکہ ابھی بہت عرصہ نہیں گزرا تھا کہ انھوں نے یسوع مسیح کے دکھوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور سُنا تھا اور وہ یسوع مسیح کے گواہ تھے۔ یہ سب کچھ خدا کے علمِ سابق اور پیشتر سے بنائے گئے منصوبوں اور پیشن گوئیوں کے مطابق تھا۔

یہ خدا کی مرضی کا واضح منصوبہ ہے جو یسوع مسیح کی بابت اس جہان میں خدا نے پورا کیا۔ کیونکہ بہت سے نبیوں کے وسیلہ سے خدا نے اپنی مرضی کو پہلے ہی عیاں کر دیا تھا۔ اور یقیناً ہم اس میں خدا کا ہاتھ دیکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب کچھ خدا کی مرضی سے ہو رہا تھا۔

اور نبیوں کی پیشن گوئیوں کے مطابق جس طرح اُنھوں نے خدا کے بیٹے کی خدمت کے بارے میں پہلے سے بتا دِیا اور یسوع مسیح نے اپنی خدمت میں بیماروں کو شفا دی، اور لوگوں کو نجات بخشی۔ یہ سب خدا کی مصلحت ہے جو اُس نے انسان کے لئے منصوبہ تیار کِیا اور یسوع کو روئے زمین پر لائے۔ اُس نے ہمارے لئے موت برداشت کی اور ہمیں زندگی بخشی۔

یوں یسوع مسیح نے ہمارے لئے خدا کی ایک حیرت انگیز برکت کا دروازہ کھول دیا۔ جس کی اہمیت انسانی تصور سے بالاتر ہے۔

پس یہاں رسول خدا کی حیرت انگیز حاکمیت اور قدرت کا بیان کر رہا ہے۔ اور یہی وہ ذمہ داری ہے جو رسولوں کو بطور رہنما سونپی گئی ہے۔ تاہم یہ خدا کے لئے کوئی حیرانگی کی بات نہیں کیونکہ وہ علیمِ کُل ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ یہ سب اُسی کی مرضی اور اُس کے منصوبے کے مطابق تھا۔

اے خداوند! اُن کی دھمکیوں کو دیکھ اور اپنے بندوں کو یہ توفیق دے کہ وہ تیرا کلام کمال دلیری کے ساتھ سُنائیں اور تُو اپنا ہاتھ شفا دینے کو بڑھا اور تیرے پاک خادم یسوع کے نام سے معجزے اور عجیب کام ظہور میں آئیں۔ (اعمال 4:29-30)

یہاں رسول کسی بات سے خوفزدہ نہیں ہوئے اور نہ ہی اُنھوں نے یہ دُعا کی ہے کہ خدا تُو اُن کے دلوں کو تبدیل کر دے۔ یہ بات جس کا اظہار انھوں نے خداوند سے کِیا ہے اس کا تعلق اُن کی دلیری سے ہے کیونکہ وہ خدا سے محض دلیری اور قوت کے طلبگار ہیں۔

رسول یہ دُعا کرتے ہیں کہ خداوند تُو اُن کی دھمکیوں کو دیکھ۔ وہ اپنے سارے معاملات کو خدا کے سُپرد کر رہے ہیں۔ اور وہ خداوند خدا سے امید اور توقع رکھتے ہیں۔ وہ صرف یہ دُعا کرتے ہیں کہ تُو اُن کی دھمکیوں کو دیکھ اور ہمیں کلام کرنے کی دلیری عطا کر دے۔

کیونکہ پطرس یہ چاہتا ہے کہ جو ذمہ داری خدا نے ہمیں دی ہے ہم تو اُس میں وفادار رہیں گے۔ اور ہم اِس کام کو جو ہمیں سونپا گیا ہے پورا کرینگے۔ اور ہم اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے دیانتدار رہینگے۔ اور ہم جس کام کے لئے بُلائے گئے ہیں ہم اپنی بُلاہٹ کو پورا کرتے رہیں گے۔

دوسری حیرت انگیز وہ دُعا ہے جس میں رسولوں نے یہ درخواست کی کہ اے خداوند شفا دینے کو اپنا ہاتھ بڑھا تاکہ معجزے اور عجیب کام ظہور میں آئیں۔

یروشلیم کی ہیکل جب پہلی مرتبہ تعمیر ہوئی تو یہ ایک حیرت انگیز کام تھا۔ جو بنی اسرائیل کی تاریخ میں ہوا اس کے بھی پرانے عہد نامہ میں یسوع مسیح کے حیرت انگیز کام وقوع پذیر ہوئے۔ یسوع مسیح کے حیرت انگیر عجیب کاموں کی پیشن گوئیاں بھی موجود ہیں اور اس سے بڑھ کر جب یسوع مسیح نے خدمت کی تو اُس وقت بھی ہمیں عجیب کاموں کا بیان ملتا ہے۔ ایک نہایت اہم معجزہ اور عجیب کام جو یسوع مسیح نے کِیا اور جس کے بارے میں یوحنا بپتسمہ دینے والے نے بھی بیان کِیا کہ خدا کا برّہ ہے جو دُنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔ اور جب یوحنا اصطباغی جیل میں تھا اور یوحنا کے شاگرد یسوع کے پاس آئے کہ اُس سے پوچھیں کہ آنے والا تُو ہی ہے یا ہم کسی اَور کی راہ دیکھیں پس یسوع مسیح نے جواب میں کہا کہ اُس سے کہہ دو کہ اندھے دیکھتے ہیں اورلنگڑے چلتے ہیں۔ یہ الفاظ یسوع مسیح نے خود ارشاد فرمائے ۔ جو اس بات کا اظہار ہے کہ عجیب کام اور معجزات یسوع مسیح کے وسیلہ سے ظہور میں آتے ہیں۔ اور یہی بات یسوع مسیح نے یوحنا کے شاگردوں کو بتائی کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو وہ جا کر اُس سے کہہ دو۔

اب یہاں شاگردوں کی بھی یہی توقع تھی کہ شفا اور معجزے اور عجیب کام ظہور میں آئیں ، یوں یسو ع مسیح کی خدمت جاری رہے۔

بعض اوقات خدمت میں ایسا ہوتا ہے کہ بہت سی مشکلات اور پریشانیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ خدمت میں اکثر ہم مالی وسائل یا بعض دوسری رکاوٹوں کے باعث پریشان ہو جاتے ہیں لیکن یہ حوصلہ افزا بات ہے کہ ہم دُعا کریں یقیناً یہ تسلی بخش بات ہو گی۔ یہ یسوع مسیح کے ساتھ وابستگی کے نتیجہ میں ہی ہو گا۔ کیونکہ خدا باپ ، خدا بیٹا اور خدا رُوح القدس تینوں روئے زمین پر کام کرتے ہیں۔ وہ اپنے کام میں متحد

ہیں۔ اب رسولوں میں خدا کاپاک رُوح کام کر رہا تھا اور وہ پُر جلال خداوند یسوع مسیح کے کام کو بڑھا رہا تھا۔ اور یہ سب کام اور معجزات رُوح القدس کی عطا کر دہ اُن نعمتوں کا نتیجہ تھے جو اُس نے رسولوں کو بخشی تھیں۔

یاد رکھیں کہ یسوع مُردوں میں جی اُٹھنے کے باعث قابلِ ستایش اور قابلِ تعظیم ہے۔اب پاک رُوح رسولوں میں کام کرتا ہے تا کہ یسوع مسیح کی خدمت کو مزید چمکایا جائے اور پاک رُوح اُنہیں اُس کام کے لئے استعمال کرے جس کی ذمہ داری یسوع مسیح نے خود رسولوں کو دی تھی۔ یہ سب وہ کام تھے جو خدا کے بیٹے خداوند یسوع مسیح نے رسولوں کے سپرد کئے تھے۔

جب وہ دُعا کر چکے تو جس مکان میں جمع تھے وہ ہِل گیا اور وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سُناتے رہے۔ (اعمال4:31)

وہ سب دُعا کر رہے تھے اور یہاں لوقا ایک خاص بات تحریر کرتا ہے کہ وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے۔ اور ساتھ ہی یہ ذکر ہے کہ وہ خدا کا کلام دلیری سے سُناتے رہےیہ وہ خصوصی کام تھا جس کے لئے اُنہیں خدا نے مقرر کیِا اور جس کے اُنہیں پاک رُوح کی ضرورت تھا کہ وہ خدا کے کلام کی خدمت کےلئے دلیر ہو جائیں۔ کبھی کبھار رُوح کی معموری سے صرف خوشی اور اطمینان اور تسلی ملتی ہے جس کا تعلق انسان کی شخصیت سے ہے۔ اور رُوح القدس کی بعض دوسری نعمتیں ہیں جن سے نہ صرف انسان کا شخصی فائدہ ہوتا ہے بلکہ اس سے انسان دوسروں کی نجات کے لئے بھی کام کرتا ہے۔

لیکن یہاں رُوح القدس کے معمور ہونے کا واقع بھی درج کیا گیا ہے کہ وہ رُوح القدس سے بھر گئے اور جس مکان میں تھے وہ ہِل گیا۔ یقیناً اس طرح رسولو ں کے پاک رُوح سے معمور ہونے میں خدا کا منصوبہ کارفرما تھا کہ وہ رُوح القدس کی معموری اور اُس کی موجودگی کا اظہار یوں کرے۔اور یہاں یہ لکھا ہے کہ وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے۔

رُوح القدس اب بطور مددگار اُنہیں سکھا رہا تھا، اُن کی تربیت کر رہا تھا اور اُنہیں دلیری سے کلام کی خدمت کے لئے استعمال کر رہا تھا۔ اعمال کی کتاب کا پانچواں باب رسولوں میں خدا کے پاک رُوح کی موجودگی اور اس کے عملی کام کا پورا ثبوت دیتا ہے۔ یہ زندہ خدا کا رُوح ہے جو رسولوں میں کام کر رہا تھا اور یوں بڑی کثرت سے اُنہیں یسوع مسیح کے نام کے جلال کے لئے استعمال کر رہا تھا۔

یہاں رسول رُوح القدس سے معمور ہوئے یہ اُس دُعا کے نتیجہ میں تھا جو اُنھوں نے اس سے اوپر کی آیت میں کی تھی اپنے بندوں کو یہ توفیق دے کہ تیرا کلام کمال دلیری سے سُنائیں۔ پس خدا نے انہیں پاک رُوح سے معمور کیا یوں اُنھوں نے خدا کا کلام دلیری سے سُنانا شروع کیا۔

اور ایمانداروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی اور کسی نے بھی اپنے مال کو اپنا نہ کہا بلکہ اُن کی سب چیزیں مُشترک تھیں۔ (اعمال4:32)

یہ کلیسیا کا نہایت خوبصورت اتحاد تھا۔ وہ سب ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے۔ وہ اپنی روزمرہ زندگی میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جُل کر رہتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کی ضرورتوں کو مدِ نظر رکھتے تھے۔

اور رسول بڑی قدرت سے یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کی گواہی دیتے رہے اور اُن سب پر بڑا فضل تھا۔ (اعمال 33:4)

اعمال پہلے باب میں یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کا ذکر ملتا ہے اور یہاں بھی بڑی خصوصیت کے ساتھ اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ وہ یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کے گواہ تھے۔ کیونکہ یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کی گواہی رسولوں اور ابتدائی کلیسیا کے لوگوں کے ایمان کا سب سے اہم حصہ تھی۔ یسوع مسیح کی بابت تمام پیشن گوئیاں پہلے سے موجود تھیں۔ اسی لئے ابنِ آدم نے دکھ اُٹھایا اور اُس کی قیامت ایمانداروں کی فتح ہے۔

پس خدا نے یسوع مسیح کو اس جہان میں بھیجا یوں اسرائیل کی تاریخ میں ایک حیرت انگیز تبدیلی واقع ہوئی۔ کیونکہ اعمال پہلے باب میں یسوع مسیح کے شاگردوں نے اُس سے پوچھا کہ کیا تُو اسی وقت اسرائیل کی بادشاہی کو پھر بحال کریگا؟ اور دوسرے باب میں انہوں نے یسوع مسیح کی خدمت کو پورا کرنے کے لئے اور یسوع کی گواہی کے حقیقی مقصد کو بیان کرنے کے لئے تیاری کی۔ یہی یسوع مسیح کی قدرت اور حاکمیت کا اظہار ہے۔

درحقیقت یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کے باعث اسرائیل کی حالت میں تبدیلی واقع ہوئی اور اسی کے وسیلہ سے خدا نے بنی اسرائیل کی سلطنت کو بحال کیِا۔ یہودی سردار ابھی تک اس حقیقت کو سمجھ نہیں پائے تھے لیکن رسول جنہوں نے خداوند خدا کے حضور عاجزی کی اور اپنے دلوں میں یسوع کی قیامت کو قبول کیِا یہ اُن کے لئے نہایت اہم تھا اب رسولوں نے بنی اسرائیل کی سلطنت کے حقیقی مقصد کو جان لیِا تھا۔

پس یسوع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلا پھل ہوا۔ یہ خدا کا عظیم منصوبہ تھا جسے یسوع مسیح کے وسیلہ سے پورا ہونا ضرور تھا۔ اور پولس رسول کی منادی میں یہی بڑی بات پائی جاتی تھی کہ وہ یسوع مسیح کی قیامت کا گواہ تھا۔

یسوع مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا تمام مسیحی علمِ الٰہی کی بنیاد ہے۔ یسوع مسیح کا مُردوں میں جی اُٹھنا نہ صرف یسوع مسیح کی اہمیت کو بیان کرتا ہے بلکہ اُس کا جی اُٹھنا بنی اسرائیل کی زندہ اُمید ہے۔ جو خدا نے اُنہیں دی۔ اور یہ اُس وعدہ کی تکمیل تھی جو ابرہام، اضحاق اور یعقوب سے کِیا تھا اور موسیٰ جیسے انبیا بھی اسی وعدہ کا حصہ ہیں۔ اور یسوع مسیح کا جی اُٹھنے بنی اسرائیل کو ایک نئی امید اور اسرائیل سلطنت کو استحکام بخشنے کے لئے ضروری تھا۔ اور خدا نے ایسا ممکن کیِا کہ اُسے مُردوں میں سے جلایا اور وہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلا پھل ہوا۔

کیونکہ اُن میں کوئی بھی محتاج نہ تھا اسلئے کہ جو لوگ زمینوں یا گھروں کے مالک تھے اُنکو بیچ بیچ کر بِکی ہوئی چیزوں کی قیمت لاتے۔ (اعمال34:4)

یہ نہایت اہم بات تھی جس کے باعث وہ وقتاً فوقتاً ایک دوسرے کی ضرورتوں کا خیال رکھتے بلکہ سب ایک دوسرے کی مدد کیِا کرتے تھے۔ لوقا یہاں اُن کے لئے ایثار کا ذکر کرتا ہے کہ اُن میں ہر کوئی بوقتِ ضرورت کلیسیا کی مدد کے لئے اور ضرورت مندوں کی حاجت پوری کرنے کے پیش نظر اپنی جائیداد بیچ کر رقم رسولوں کے پاس لاتے تھے۔

اور رسولوں کے پاؤں میں رکھ دیتے تھے پھر ہر ایک کو اُنکی ضرورت کے موافق بانٹ دِیا جاتا تھا۔اور یوسف نام ایک لاوی تھا جس کا لقب رسولوں نے برنباس یعنی نصیحت کا بیٹا رکھا تھا اور جس کی پیدایش کُپرس کی تھی اُسکا ایک کھیت تھا جسے اُس نے بیچا اور قیمت لا کر رسولوں کے پاؤں میں رکھ دی۔ (اعمال 4:35-37)

بے شک ایسی چیزیں ہر ایک کے لئے بڑی حوصلہ افزا اور دوسروں کے لئے مددگار بننے کے جذبے کو فروغ دینے والی ہوتی ہیں۔ جن میں ہر ایک اپنے آنے والے کل کی فکر چھوڑ کر دوسروں کی حوصلہ افزائی کے لئے تیار رہتا ہے۔

رسولوں میں ایک شخص لاوی تھا جو کُپرس کا رہنے والا تھا اور اب یروشلیم میں ہی رہایش پذیر تھا اُس کی اپنی زمین تھی۔ وہ بھی بنیادی طور پر موسیٰ کی شریعت کا پیروکار تھا لیکن اُس نے اپنا سب کچھ بیچ دیِا اور رسولوں کا ہم ایمان ہو گیا۔

یہودی مورخ یوسیفس جو پہلی صدی مسیحی کا یہودی مورخ ہے وہ بیان کرتا ہے کہ بہت سے لاوی گھرانے کے بہت سے لوگوں خاصے امیر تھا اور اُن کے پاس اپنے اثاثہ جات تھے۔ لاوی کے گھرانے کو خدا نے وہ برکت عطا کر رکھی تھی جو سب سے بڑی اور لازوال تھی ۔ خدا نے اُنہیں اپنے گھر یا ہیکل کی ذمہ داریوں پر فائض کر رکھا تھا۔

لاوی ہونے کے ناطے اُسے بہت سے یہودی تہواروں یعنی عیدِ فسح اور دوسری عیدوں کو منایا ہو گا۔ بنی اسرائیل نسل در نسل صدیوں سے ان تہواروں اور عیدوں کی مشق کرتے آرہے تھے۔ اور وہ اس بات سے

بھی آگاہ تھے کہ ابنِ آدم داوٗد کی نسل آئے گا۔ پس یوسف جو یسوع مسیح پر ایمان رکھتا تھا اُس نے اپنا سب ایک کھیت بیچا اور لا کر رسولوں کے قدموں میں رکھ دیا۔ لاوی اُس کا گھرانہ تھا اُس کا نام رسولوں کی طرف سے برنباس رکھا گیا تھا۔ جس کا مطلب نصیحت کا بیٹاہے۔ اور اس نام کی خصوصیت نبیوں جیسی ہے۔ اس نام کی خصوصیت کا انحصار اُس کی حوصلہ افزائی پر تھا کیونکہ وہ رسولوں کی اورکلیسیا کے دوسرے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتا تھا۔ یہ ایک مثال ہے جس کے بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُس کا کام نبیوں جیسا تھا۔ یہ خدمت وہ اس لئے کرتا تھا تاکہ سب لوگ پاک بنیں اور مقدس بنیں اور خالص دل کے ساتھ یسوع مسیح کے نام کو جلال دیں۔

برنباس مرقس کا چچا تھا۔ مرقس بھی یروشلیم میں جائیداد کا مالک تھا۔ اور یوسف جو لاوی کے گھرانہ سے تھا اور رسولوں نے اُس کا لقب برنباس یعنی نصیحت کا بیٹا رکھا۔ یہ شخص پولس کی خدمت میں بھی اُس کا مددگار تھا۔ اور برنباس نے کُپرس میں واقع اپنے کھیت کو بیچا اور لاکر رسولوں کے قدموں میں رکھ دِیا۔

یہ نہایت اہم نمونہ ہے جسے برنباس نے پیش کیا تاکہ دوسروں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔برنباس کا یہ قدم اچھے کاموں کے ذریعہ سے ایک دوسرے کی مدد اور حوصلہ افزائی کا عملی ثبوت تھا۔ برنباس نے ایسا کر کے دوسروں کے لئے ایک مثال قائم کی۔

برنباس کا قطعی طورپر کوئی غلط نظریہ نہ تھا بلکہ اُس کا مقصد اچھی چیزوں کی بنیاد ڈالنا تھا۔ اسی لئے اُس نے یہ مثال قائم کی۔ اگرچہ خدا سب کچھ مہیا کرتا ہے لیکن اس صورت حال میں خدا نے ابتدائی کلیسیا کے لوگوں

کے دلوں میں بات ڈالی تاکہ نہ صرف خاص معاملات میں بلکہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی ایک دوسرے کی مدد کرنے کی ضرورت کو سمجھیں۔ تاکہ وہ جانیں کہ اس میں بھی خدا کی خوشنودی ہے کہ وہ ایک دوسرے کی ضرورتوں کو پورا کریں۔

اگرچہ اِس کے بعد کچھ منفی باتیں بھی کلیسیا میں آموجود ہوئیں۔ لیکن درحقیقت برنباس اور دوسرے رسولوں کی اس کاوش کے وسیلہ سے سب میں یگانگت اور محبت کی فضا قائم ہوئی۔ اگرچہ وہ کاہن تو نہ تھا تو بھی لاوی کے گھرانے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے وہ ہیکل کی اور خدا کے حضور گزرانی جانے والے ذمہ داریوں کو سمجھتا تھا۔ جن کا مقصد خدا کی خوشنودی اور بنی اسرائیل کی تسلی اور بحالی ہوتا تھا۔ پس اپنے دل میں اِنہی باتوں کا جذبہ رکھتا تھا۔ اُس نے ترس، رحم اور یگانگت کا اظہار کیا۔

اور ایک شخص حننیاہ نام اور اُسکی بیوی سفیرہ نے جائیداد بیچی۔ اور اُس نے اپنی بیوی کے جانتے ہوئے قیمت میں سے کچھ رکھ چھوڑا اور ایک حصہ لا کررسولوں کے پاؤں میں رکھ دیا۔ مگرپطرس نے کہا اے حننیاہ!۔۔۔۔(اعمال 5:1-3)

یہاں ایک نہایت بُری بات سامنے آتی ہے۔ یہ اچھی مثال نہیں ہے جو حننیاہ اور سفیرہ نے قائم کی اور جس کا نمونہ اُنہوں نے دِیا۔

یقیناً یہ مثال برنباس کے قائم کردہ مثال کے بالکل برعکس ہے۔ کیونکہ اس مثال کا برنباس کی قائم کردہ مثال سے صرف اتنا تعلق ہے کہ انہوں نے بھی دیکھا دیکھی اپنی جائیداد بیچ دی تاکہ دوسروں کے سامنے اُن کی

تعریف ہو۔ لیکن ذرا سوچیں کہ برنباس نے تو یقیناً اپنے اس کردار سے خدا کی تعریف اور تمجید اور اُس کی بُزرگی کا پورا پورا ثبوت دیا۔ لیکن حننیاہ کا کردار خدا سے رحم طلب کرنے کا نہیں تھا۔ حننیاہ اور سفیرہ نے خداوند خدا کے حضور اور کلیسیا کے سامنے نہایت بدکراری کا عمل کِیا۔ پس اُس کا کردار نہایت اچھا نہ تھا نتیجتاً اُس کا انجام بھی بھیانک ہی رہا۔ کیونکہ برنباس کے کردار کے باعث تو کلیسیا کو اچھے کاموں کرنے کی حوصلہ افزائی ملی اور یہ اُن کے لئے بڑا اعلیٰ نمونہ تھا۔ اور یقیناً اس میں خدا کی بھی خوشنودی تھی۔ اُن کے لئے بھی ایک اچھا موقع تھا لیکن حننیاہ اور سفیرہ نے بدکرداری کا مظاہرہ کِیا اُن کے پاس بھی جائیداد موجود تھی۔ پس انہوں نے اپنی جائیداد ضرور بیچی لیکن وہ اچھا نمونہ نہ بنے۔

یہ اُن لوگوں کے لئے حوصلہ افزائی تھی جو غیر اقوام سے کلیسیا میں شامل ہوئے تھے اور اُن لوگوں کے لئے ایک عملی قدم کی دعوت جو جایداد کے مالک تھے اور اپنے روپے سے بھی دوسروں کی مدد کر سکتے تھے۔

کلیسیا میں شامل ہونے والے سب لوگ امیر طبقے سے نہ تھے اور نہ ہی کلیسیا میں شمولیت اختیار کرنے والے سب غریب تھے۔ معاشی اعتبار سے یہ لوگ ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ حننیاہ اور سفیرہ لوگوں میں اس بات کا دکھاوا کر کے اُن سے صرف عزت افزائی چاہتے تھے۔ یہ اُن کے لئے نہایت کڑی آزمایش تھی جس میں وہ کامیاب نہ رہے۔

انسان ہوتے ہوئے یہ ایک عمومی آزمایش تھی جس کا وہ شکارہوئے کیونکر اکثر انسانی زندگی میں ایسی آزمایشوں سے انسان دو چار ہوتے ہیں جب وہ ایک دوسرے کے لئے آزمایش کا سبب ہوتے ہیں یا وہ مختلف

مادی چیزوں کے باعث آزمایش میں پھنس جاتے ہیں۔ یہ نہایت اہم بات تھی کہ جو لوگ اپنی جایداد بیچ بیچ کر لاتے تھے خدا اُن کو برکتیں بھی عطا کر رہا تھا۔

اب حننیاہ اور سفیرہ نے بھی اس بات کو اپنے دل میں ٹھان لیا کہ وہ بھی دوسروں کی مانند اپنی جایداد کو بیچیں اور کلیسیا کے لئے دے دیں۔ ہم یہ تو نہیں کہ جانتے کہ ان کے درمیان کتنے گھنٹے اور کتنے دن یہ بات چلتی رہی۔ لیکن یہ بات کافی ہے کہ انہو ں نے یہ فیصلہ کِیا کہ ہم اپنی جائیداد بیچ کر رقم رسولوں کو دیں۔ یقیناً دونوں میاں بیوی نے یہ خیال کِیا کہ اگر ہم سب کچھ رسولوں کو دے دیں تو خود کیا کریں گے ۔ وہ انسانی فطرت ہے کہ انسان اپنی ذات کے باعث بہت جلد اپنی ضرورتوں کو محسوس کر کے آزمایش کا شکار ہو جاتا ہے یہی حال حننیاہ اور سفیرہ کا ہوا۔

پس سارا منصوبہ تیار کر کے حننیاہ اور سفیرہ پطرس کے پاس آئے اور پطرس نے جو بات حننیاہ سے مخاطب ہو کر کی وہ نہایت افسردہ کر دینے والی تھی کیونکہ جو توقع وہ لے کر پطرس کے پاس آیا تھا یہ اُس کی توقع کے برعکس تھی۔

یہ دونوں کے لئے نہایت بُرا وقت تھا جس کے ذمہ دار وہ دونوں خود تھے۔ اب یسوع مسیح نے اُن لوگوں کو منتخب کِیا تھا جو زمانہ کے لحاظ سے تو امیر نہ تھے لیکن ایمان میں دولت مند تھے۔ پس خدا کی قدرت اُن میں کام کرتی تھی۔

یسوع مسیح خود ناصرت سے ہو کر آیا تھا اسلئے وہ ناصری کہلایا اور باقی شاگردوں میں سے زیادہ کا تعلق گلیل سے تھا جسے غیر قوموں کی گلیل کہا جاتا تھا۔پس خدا نے ان غریبوں کو اپنے جلال کی دولت سے معمور کِیا تھا یہ پہلا موقع تھا جب کلیسیامیں بدکرداری کا اتنا بڑا واقعہ رُونما ہوا۔ لیکن یاد رکھیں کہ پطرس کے ساتھ خدا کا بہت گہرا تعلق تھا، اور خدا کا رُوح اُس میں تھا۔

۔کیوں شیطان نے تیرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تُو رُوح القدس سے جھوٹ بولے۔۔۔۔ (اعمال 3:5)

فسح کے موقع پر ہم دیکھتے ہیں کہ جب سب شاگرد یسوع مسیح کے ساتھ بیٹھے فسح کھا رہے تھے تو شیطان یہوداہ اسکریوتی کے دل میں سما گیا اور اُسے آزمایش میں ڈالا۔ لیکن اب یاد رکھیں کہ ابلیس کی فتح باقی نہیں رہی بلکہ یسوع مسیح نے ابلیس کو صلیب کے وسیلہ سے شکست دی ۔تاہم اب بھی لوگ یسوع مسیح فتح کا دل میں نہیں رکھتے بلکہ وہ شیطان کو موقع دیتے ہیں اور آزمایش میں پھنس جاتے ہیں۔ یقیناً خداوند یسوع مسیح نے اپنی صلیبی موت کے وسیلہ سے وہ قانون مرتب کِیا جس کے وسیلہ سے ہم غالب آتے ہیں۔ اب کلیسیا کے زمانہ میں ابلیس کے پاس کوئی اختیار نہیں کہ ایمانداروں کو مغلوب کر سکے۔ اسی طرح اگر حننیاہ بھی ابلیس کو موقع نہ دیتا تو وہ اس آزمایش پر غالب آ سکتا تھا۔

پس اگر وہ اس کی اہمیت سمجھتے تو وہ یقیناً وہ غالب آتے لیکن انہوں نے اس فتح کو نہ پہچانا جو خدا نے انہیں دی تھی لیکن انہوں نے اُس کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا اور اب وہ آزمایش کا شکار ہوئے۔ اور شیطان کو موقع

دیا۔ پطرس نے رُوح القدس کی ہدایت سے یہ بولا یوں اُس نے رُوح القدس کے حکم کی تابعداری بھی کی اور اُس کو سراہا کیونکہ یہ سب رُوح القدس کے وسیلہ سے تھا جس نے پطرس پر یہ بات واضح کی۔

پطرس کا یہ خطاب براہِ راست حننیاہ سے تھا اور وہاں صرف پطرس نہ تھا بلکہ بہت سے دوسرے ایماندار بھی تھے۔

یسوع مسیح نے بھی بارہا اپنی خدمت کے دوران فقیہوں اور فریسیوں کو اے سانپ اور افعی کے بچو کہہ کر مخاطب کیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بھی شیطان کے منصوبوں پر چل رہے تھے کیونکہ وہ خدا کے کام کی مخالفت میں تھے۔ وہ ہمیشہ ان باتوں پر عمل پیرا ہوتے تھے جن سے یسوع مسیح کے کام کی مخالفت ہوتی تھی۔ اور اب ابتدائی کلیسیا میں یسوع مسیح کام کر رہا تھا۔ یسوع نے ہر طبقہ کے لوگوں کو خواہ امیر اور غریب ہوں انہیں ایمان کی دولت سے دولتمند کر دیا اور سرداروں اور فقیہوں کو خاموش کر دیا۔

تاہم یسوع مسیح کی مخالفت میں سرداروں نے ایکا کیا اور منصوبہ بنایا کہ اُسے قتل کر ڈالیں۔ پس انہوں نے بھی ابلیس کی بات مانی اور ان کے دل خدا کی طرف مائل ہونے کی بجائے ابلیس کے طرف مائل ہوئے۔

یہاں حننیاہ اور برنباس کے کردار میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ لیکن جب خدا اپنی قدرت سے کام کرتا ہے تو شیطان بھی آموجود ہوتا ہے تاکہ بطالت اور جھوٹ کو پھیلائے اور مقابلہ کرے تاکہ ایماندار اپنے ایمان سے منحرف ہو جائے۔ لیکن جہاں حقیقی رُوحانی طاقت موجود ہوتی ہے وہاں دھوکے ، فریب اور ریاکاری سے پردہ ہٹا دیا جاتا ہے۔

اور جیسا کہ پطرس نے حننیاہ کی بات کو پرکھ لیا اور یہ حکمت اُسے رُوح القدس کے وسیلہ سے ملی۔ کیونکہ پاک رُوح کلیسیا میں بالخصوص ایمانداروں کے دلوں میں سکونت کرتا ہے۔ اور آج ہم میں سے بھی ہر ایک کے دل میں سکونت کرتا ہے کیونکہ ہمارے دل رُوح القدس کا مسکن ہیں۔

یہاں یوں معلوم ہوتا ہے برنباس اور دوسرے ایمانداروں کی فیاضی اور فراخ دلی نے حننیاہ اور سفیرہ پر اثر کیِا۔ غالباً حننیاہ بھی اسی کام کے صلے میں لوگوں سے تعریف چاہتا تھا۔

پطرس کا حننیاہ کو یہ الفاظ کہنے کا مطلب یہ تھا کہ کیوں اُنہوں نے خود کو شیطان کے تابع کر دِیا یا کیوں خود کو خدا کی جگہ تصور کیِا اور خود فیصلہ کر کے خود ہی ارادہ بدل دیِا۔

اب حننیاہ اور سفیرہ جب پطرس کے سامنے آتے ہیں تو یہ نہایت ہی بُرےاور غلط ایمان کی ابتدا تھی جس کا اظہار حننیاہ اور سفیرہ نے کیِا۔ اور فطرت کی نہایت سادہ سی گفتگو حننیاہ اور پطرس کے درمیان ہوئی۔

حالانکہ یہاں تک خدا کی برکتوں کے حصول کا مقصد تھا تو خدا نے بنی اسرائیل کو ایک وسیع سلطنت عطا کر رکھی تھی اور انہیں وہ موعودہ سرزمین عطا کی تھی جس کا وعدہ اُس نے بنی اسرائیل کے باپ دادا سے کیِا تھا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ اُن کو غیر اقوام پر فتح بھی بخشی اور اپنی نجات انہیں دکھائی۔ تاہم خدا اُن سے مکمل وفاداری کی توقع کرتا تھا۔لیکن حننیاہ نے اس بھید کو نہ سمجھا کہ وہ قادرِ مطلق خدا ہے ۔ بات صرف یہ ہے کہ حننیاہ کا سخاوت کا نظریہ درست نہ تھا۔ اس آزمایش سے وہ کبھی روحانی ترقی نہیں کر سکتے تھے۔

چونکہ پاک رُوح ایمانداروں کے دلوں میں سکونت کرتا ہے اسلئے وہ وقت اور حالات کے مطابق ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

کیا جب تک وہ تیرے پاس تھی تیری نہ تھی؟ اور جب بیچی گئی تو تیرے اختیار میں نہ رہی؟ تُو نے کیوں اپنے دل میں اِس بات کا خیال باندھا؟ تُو نے آدمیوں سے نہیں بلکہ خدا سے جھوٹ بولا۔ (اعمال5:4)

یہاں پطرس اس بات پر زور دیتا ہے کہ یہ کام بغیر کسی لالچ کے ہونا چاہئے تھا۔ پطرس نے اس کہا کہ جب تک جائیداد تیرے پاس تھی کیا وہ تیری نہ تھی۔ اور جب تک تم نے بیچ دیا اور اپنے دل میں قصد کر لیا کہ اب یہ خدا کی ہو گئی۔ پطرس یہاں یہ بتاتا ہے کہ اس بات کا تعلق اب انسانوں کے ساتھ نہ تھا بلکہ خدا کے ساتھ تھا۔ کیونکہ حننیاہ نے خدا کے نام پر یہ کِیا تھا۔

پس جس طرح پاک کلام میں لکھا ہے کہ رُوح القدس نے پطرس کی رہنمائی کی اور واضح کِیا کہ حننیاہ کا کردار غلط ہے۔ اور کلیسیا میں غلط نمونہ پیش کرنے کو ہے۔ پاک رُوح کی اس رہنمائی کے نتیجہ میں یہ بات طے ہے کہ رُوح القدس خدا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور مسیحی علمِ الٰہی میں یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ رُوح القدس خدا ہے۔ اور پطرس نے بھی رُوح القدس کی بابت یہ الفاظ کہے کہ تُو آدمیوں سے نہیں بلکہ خدا سے جھوٹ بولا۔

یہ باتیں سُنتے ہی حننیاہ گر پڑا اور اُس کا دم نکل گیا اور سب سُننے والوں پر بڑا خوف چھا گیا۔ پھر جوانوں نے اُٹھ کر اُسے کفنایا اور باہر لے جا کر دفن کِیا۔ (اعمال 5:5-6)

وہ فی الفور موت کا شکار ہو گیا یہ خدا کی عدالت ہے۔اسی طرح بہت سے باتیں کرنتھیوں کے نام پہلے خط میں پولس رسول کلیسیا کو سکھاتا ہے جن کو انسان اپنی مرضی کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا اور جس سے خدا کبھی خوش نہیں ہوتا۔

کنگ جیمز ورژن کے مطابق کرنتھیوں کے نام پہلے خط کی بیشتر باتیں کلیسیا میں ایسی ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایماندار زندگی میں ابھی تک بالغ نہیں ہوئے۔ اور بہت سی انسانی اور برائی کی باتوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان باتوں میں بالخصوص پولس رسول کلیسیا کو تنبیہ کرتا ہے اور سکھاتا ہے کہ انہیں اپنے رُوحانی معیار کو کس طرح برقرار رکھنا ہے۔

پس یہ باتیں ان کے کردار کو بہتر کرنے اور ایمان میں مضبوط اور ایماندار زندگی میں بالغ بننے کے لئے ضروری ہیں تاکہ وہ بطور ایماندار فعال کردار ادا کر سکیں۔ اگرچہ خدا کی جزوی عدالت کی باتیں یعقوب کے خط اور یوحنا کے پہلے عام خط میں بھی ملتی ہیں۔ تاہم اعمال کی کتاب کا واقعہ نہایت واضح اور فوراً وقوع پذیر ہونے والا ہے۔ کیونکہ ایک لمحہ میں حننیاہ کا دم نکل گیا اور وہ موت کا شکار ہوا۔

یہ بات سچ ہے کہ موت کا مزہ تو ہر کوئی چکھے گا لیکن حننیاہ کی موت ایک عجیب موت تھی کیونکہ یہ اچانک، بغیر کسی بیماری اور حادثہ کے واقعہ ہوئی۔ حننیاہ کی یہ سوچ بھی نہ تھی کہ میرے اس کردار کے باعث مجھے فوراً اس قدر بھیانک سزا ملے گی اور خدا اُس کی عدالت کریگا۔

اور قریباً تین گھنٹے گزر جانے کے بعد اُس کی بیوی اِس ماجرے سے بے خبر اندر آئی۔ (اعمال 4:7)

یہ فیصلہ دونوں میاں بیوی کے مابین ہوئے تھے اور وہ دونوں اس میں شریک تھے۔ جب حننیاہ کو کچھ وقت بیت گیا تو وہ اس ماجرے سے بے خبر تھی کہ حننیاہ کے ساتھ کیا ہوا ہے پس وہ اندر آئی۔

پطرس نے اُس سے کہا مجھے بتا تو۔ کیا تم نے اِتنے ہی کو زمین بیچی تھی؟ اُس نے کہا ہاں ۔ اِتنے ہی کو۔ (اعمال 8:5)

اگرچہ وہ حننیاہ کے ساتھ اس بات میں شریک تھی کیونکہ وہ بیچی گئی جائیداد کے بارے میں مکمل طور پر جانتی تھی ۔ جب پطرس نے اُس سے پوچھا تو اُس کے لئے موقع تھا کہ وہ یہ بات بتا کر بحال ہوجائے۔ اور اُس سزا سے بچ جائے جو خدا اُسے دینے کو تھا۔ لیکن اُس نے بھی وثوق سے کہہ دیا کہ ہاں اتنے ہی کو۔ اگر وہ کہتی کہ مجھے تو پتہ نہیں تو بھی وہ اس گناہ میں اتنے ہی شریک تھی کیونکہ یہ الفاظ کہنے سے بھی وہ جھوٹ کی مرتکب ہوتی۔ اور گناہ اور آزمایش کا شکار ہو گئی۔

پطرس نے اُس سے کہا تم نے کیوں خداوند کے رُوح کو آزمانے کے لئے ایکا کِیا؟ دیکھ تیرے شوہر کے دفن کرنے والے دروازے پر کھڑے ہیں اور تجھے بھی باہر لے جائیں گے وہ اُسی دم اُس کے قدموں پر گر پڑی اور اُس کا دم نکل گیا اور جوانوں نے اندر جا کر اُسے مُردہ پایا اور باہر لے جاکر اُس کے شوہر کے پاس دفن کر دیا۔ (اعمال 5:9-10)

جب وہ اندر آئی تو اس تمام ماجرے سے بے خبر تھی۔

یہ آخری آیت ہے جس پر ہم آج کے پیغام کا اختتام کریں گے اور پھر ہم اگلے سیکشن کی طرف رجوع کرینگے۔

ابتدائی کلیسیا کو سکھانے کے لئے یہ خدا کے ہاتھ کا نہایت سنجیدہ کام تھا۔یقیناً یہ عمل یا کردار کلیسیا کے بگاڑ کا سبب تھا۔ اگر خدا فوراً عدالت نہ کرتا تو کلیسیا کی ترقی رُک جاتی۔ پس پطرس نے سفیرہ کا حال اُسے بتا دیا کہ اُس کا کیا حشر ہوگا اُسی دم وہ بھی ڈھیر ہو گئی ۔ اور موت کا شکار ہوئی۔

بات در اصل خدا کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کرنے کی ہے۔ کیونکہ یشوع کو بھی خد انے حکم دیا کہ جب وہ یریحو کو فتح کریں تو سب کچھ نیست کر دیں۔یہ بات پہلے سے خدا نے یشوع کے لئے ٹھہرا دی تاکہ کسی آزمایش کا شکار نہ ہو۔ اور اُس نے وہی کچھ کیا جس کا حکم خداوند خدانے اُسے دیا۔

اور بعدازاں جب بنی اسرائیل موعودہ سرزمین میں بسنے لگے اور خدا سے منحرف ہوئے تو خدا نے اُن کی عدالت کی اور اُنہیں سزا دی۔ یوں خدا نے بیشتر موقعو ں پر اُن کی جزوی عدالت کی۔

اور اب جب خدا نئی کلیسیا کی بنیاد رکھ رہا تھا تو یہ لالچ اور منصوبہ حننیاہ کے لئے زہر ثابت ہوا۔ کیونکہ یہ خدا کی جماعت کے لئے ایک نئے عہد کی بنیاد ہے جسے خدا اپنے لوگوں کے لئے قائم کرنے جا رہا تھا۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ ہمیں برکتوں کے لئے خدا کے منتظر رہنا چاہئے۔ تاکہ ہم اپنی خواہشوں کے باعث مشکلات اور آزمایشوں کا شکارنہ ہو جائیں۔ پس خدا کا انتظار کریں کیونکہ وہ ہمارے لئے فکر کرتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے کہ کس وقت ہمارے لئے کیا بہتر اور ضروری ہے۔

یہ حوالہ ایمانداروں کو آزمایشوں سے بچنے اور ایمان میں مضبوط اور قائم رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

آئیں ہم دُعا کریں۔

اے خداوند ہم تیرا شکر کرتے ہیں کیونکہ تُو زندہ خدا ہے۔ ہم نئے عہد نامہ کی کلیسیا کے لئے بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جس کی تُو نے بنیاد رکھی ہم پاک رُوح کے وسیلہ سے تیری موجودگی کے لئے بے حد مشکور ہیں۔ کیونکہ پاک رُوح میں یہ قدرت موجود ہے کہ اُس کے وسیلہ سے تُو ہمیں نیا مخلوق بناتا ہے اور اُسی کے باعث ہم نئی زندگی میں داخل ہوتے ہیں اور تُو ہمارے لئے ہر اچھی بخشش ممکن کرتا ہے۔ اور ہم یسوع مسیح کی قیامت کے باعث روز بروز نئے ہوتے جاتے ہیں۔ ہم اپنے گناہوں کی معافی کے لئے تیرے بے حد شکر گزار ہیں کہ تُو نے ہمیں گناہوں سے آزادی عطا کی ہے۔ اور ابلیس کے قبضہ اور اختیار سے رہائی بخش دی۔ تیرے کلام کی قدرت ہمیں قوت دیتی ہے۔ ہم تیرے بیٹے یسوع مسیح کے وسیلہ خوبصورت ایمان کا تجربہ کرتے ہیں۔ اور ہم تیرے پاک خادم یسوع مسیح کے ساتھ تعلق قائم کر سکتے ہیں۔ ہم تیرے بیٹے یسوع مسیح کی صلیبی موت کے لئے تیرا شکر کرتے ہیں کیونکہ اس کے وسیلہ سے تُو نے ہمیں ابدی زندگی کا تحفہ مُفت عطا کِیا ہے اور یہ تیرا فضل ہے۔ اور بے شک تُو نے رسولوں کو پاک رُوح بخشا اور انہوں نے تیرے جلال کے لئے کلیسیا قائم کی اور معجزے اور عجیب کام کئے تاکہ تیری تعظیم ہو۔ اور تُو نے پطرس، یوحنا اور دوسرے رسولوں کو اس بات کے لئے تیار کِیا کہ تُو اُن کے وسیلہ سے کلیسیا کی گلہ بانی کرے۔ اور انہوں نے جو کچھ یسوع مسیح کی خدمت اور زندگی کے بارے میں دیکھا اُسی کی انہوں نے گواہی پیش کی۔ یہ وہ عاجزی تھی جو تُو نے اُن کے دلوں میں ڈالی۔ اور رسولوں نے رُوح القدس کی تابعداری کی اور وہ اس قابل ہوئے کہ اپنے گھرانے ، کلیسیا اور ارد گرد کے لوگوں کی رہنمائی کر سکیں۔

آج شام ہم تیری منت کرتے ہیں ہم میں سے ہر ایک کو برکت بخش دے تاکہ ہم تیرے بیٹے اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے تیرے ساتھ چلیں اور ایماندار زندگی کا تجربہ کریں۔ اور اے خدا ہمیں یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہر روحانی اور جسمانی برکت بخش دے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیری منت کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے نام میں اور ایمان میں مضبوط رہنے کا فضل عطا کر دے۔ تاکہ ہم اُس خوشی میں مسرور رہیں جو تُو ہمیں عطا کرے۔ اور اُن راستوں پر قائم رہیں جو تُو نے ہمارے لئے پہلے ہی سے تیار کر رکھے ہیں۔ تاکہ بدی سے باز رہیں اور تیرے ساتھ کامل زندگی بسر کریں۔ اے خدا باپ! ہم تیرے بیٹے اپنے خداوند یسوع مسیح کے نام میں پا لیتے ہیں۔آمین!

پطرس تے یوحنا اوہناں دے اگے کھلوتے سن تے اوہناں نے اوہناں توں سوال کرنا شروع کر دِتا سی پئی او کون نے او کیہڑے ناں توں ایہہ سارا کُجھ کردے نے۔ تُہانوں یاد ہوئے گا پئی اوہناں نے ایویں ای اِک لنگڑے نوں ایہہ آکھدیاں ہوئیاں شفا دِتی سی پئی ساڈے کول تیرے لئی مال تے نہیں اے پر جو کُجھ ساڈے کول اے او اسی تینوں دے دیندے آں ایہہ پئی یسوع مسیح دے ناں توں اُٹھ دے ٹُر پھر۔ تے او اوس ای ویلے اُٹھ کھلوتا تے نچن لگ پیا۔ لوکی اوہنوں ویکھ کے حیران ہُندے پئے سن پئی ایہہ تے او ای اے جیہڑا ہیکل دے بُوہے تے کھلوتا بھیک منگدا ہُندا سی۔ تے جیویں پئی اسی خُدا دے پاک کلام دے وچ ویکھدے آں پئی جدوں او پطرس تے یوحنا نوں پھڑ کے کھلوتا ہویا سی تے سارے لوکی بہت حیران ہو کے اوس برآمدے دے ول نوں جیہڑا سُلیمان دا اکھواندا اے اوہناں دے کول نسدے آئے۔

اوتھے ہر ویلے لوکاں دا بہت رش رہندا سی تے پطرس اوہناں ساریاں لوکاں دے نال کلام کردا اے جیہڑے اوہدے آسے پاسے اکٹھے ہوگئے سن۔ اوہنے لوکاں نوں دسیا پئی خُدا نے پہلاں نبیاں دی رائیں ایہہ ظاہر کیتا سی پئی اوہدا مسیح دُکھ اُٹھائے گا تے اوہنے ایہناں ساریاں گلاں نوں ایویں ای پُورا کیتا سی۔ تے اوہناں نوں خُداوند یسوع مسیح دے ناں تے ایمان لیاوندیاں ہوئیاں توبہ کرن دی دعوت دِتی سی۔ تاں پئی او ایمان لیاون تے اوہناں دیاں پاپاں نوں مِٹا دِتا جاوئے تے ایویں خُداوند دے حضوروں اوہناں دے اُتے تازگی دے دن آون۔

یہودی سردار رومیاں دے تابع سن تے اوہناں نوں ڈر رہندا سی پئی لوکی کسے وی تھاں تے بہتی تعداد دے وچ اکٹھے نہ ہون تاں پئی اوہناں دے لئی کسے وی قسم دا مسئلہ پیدا نہ ہوئے۔ کیوں جے لوکی کسے اِک گل تے مُتفق ہوجاندے سن تے اوہناں رومہ حکومت دے ولوں کُجھ مُشکلات دا سامنا کرنا پیندا سی۔ ایس لئی او فوری طور تے ایہہ کوشش کردے سن پئی مجمع نوں مُنتشر کر دِتا جاوئے۔

پر جیویں پئی اسی ایہہ جاندے آں پئی یہودی سرداراں نے خُداوند یسوع مسیح نوں وی قبول نہیں کیتا سی۔ تے ایس ویلے وی جدوں اوہدے ناں دی مُنادی کیتی جاندی پئی سی تے لِکھیا ہویا اے پئی یہودی سردار تے صدُوقی اوہناں تے چڑھ آئے سن۔ تے او ایس گل توں سخت ناراض سن پئی او خُداوند یسوع مسیح دا ناں لیندیاں ہوئیاں اوہدے مُردیاں دے وچوں جی اُٹھن دی مُنادی کردے سن۔ تے ایویں ہویا پئی اوہناں دے سردار تے بزُرگ تے فقیہہ تے سردار کاہن تے حنا تے کائفا تے یوحنا تے اسکندر تے جِنے سردار کاہن دے گھرانے توں سن اکٹھے ہوئے تے اوہناں نوں وچکار کھلار کے پُچھن لگے پئی تُسی ایہناں کماں نوں کیہڑی قُدرت تے کِدے ناں توں کیتا اے؟

اسی جاندے آں پئی او خُدا دے ناں تے خُداوند یسوع مسیح دا ناں لیندیاں ہوئیاں ایہناں کماں نوں کردے پئے سن۔ تے جِتھے ناں دا ذکر آوندا اے ایہدے توں مُراد اختیار اے۔ تے او اوہناں توں ایہہ ای پُچھن دی

کوشش کردے پئے سن پئی او ایویں کردیاں ہوئیاں کیہڑے اختیار نوں ورتدے نے؟ یا کتے ایویں تے نہیں اے پئی او کسے ہور دے اختیار نوں عارضی طور تے ورتدے پئے نے تاں پئی ایہناں معجزیاں نوں کرن؟

لوقا دی انجیل دے ۱۷ باب دے وچ اسی ویکھدے آں پئی خُداوند یسوع مسیح نے اوہناں نوں آیہہ اختیار عطا کیتا سی پئی او بیماراں نوں شفا دیون تے لوکاں دے وچوں بدروحاں نوں کڈھن جیہڑیاں اوہناں نوں پریشان کردیاں سن۔ تے اوہناں معجزانہ کماں نوں کرن جہناں نوں او آپ وی کردا سی۔ ایویں خُداوند یسوع مسیح نے اوہناں نوں بیماراں تے بدروحاں دے اُتے کامل اختیار بخشیا سی۔ ایتھے او لوکاں دے اگے خُداوند یسوع مسیح دا ناں لیندیاں ہوئیاں اوہدی گواہی پیش کردے پئے سن۔ او اوہناں سوالاں دا جواب دیندیاں ہوئیاں اوس اختیار نوں بیان کردے پئے سن جیہڑا اوہناں نوں خُداوند یسوع مسیح دے ولوں بخشیا گیا سی۔ خُداوند یسوع مسیح نے اپنی زمینی خدمت دے دوران اوہناں لوکوں نوں واضح طور تے تعلیم دِتی سی تے اوہناں نوں حق تے سچ گل دسی سی پئی کیویں او خُدا تیکر پہنچ سکدے نے۔ تے لوکی اوہدیاں گلاں نوں سُندیاں ہوئیاں حیران ہُندے س پئی کیویں بہت اختیار دے نال اوہناں نوں تعلیم دیندا سی۔ او اوہناں نو یہودی ربیاں دی طرح نہیں سکھاوندا سی سگوں اوہناں نوں بااختیار طریقے دے نال تعلیم دیندا سی۔ کیوں جے ربی اوہناں نوں بیان کردیاں ہوئیاں دوجیاں ربیاں یا موسی دیاں گلاں دے وچوں بیان کردے سن جہدے وسیلے دے نال شریعت اوہناں تیکر پہنچی سی۔ ایہدے وچ عام طور تے کوئی نوی گل نہیں ہُندی سی سگوں جو کُجھ شریعت دے وچ

بیان ہُندا سی او اوہناں دے اَگے پڑھ کے سُنا دِتا جاندا سی۔ تے خاص گل ایہہ سی پئی کوئی وی شریعت توں باہر گل نہیں کردا سی تے نہ ای ایہدے توں علاوہ کُجھ سِکھا سکدا سی۔

ایہہ ای وجہ سی پئی لوکی حیران سن تے ایس قُدرت دے بارے پتہ لگاونا چاہندے سن پئی کیویں او ایہناں ساریاں کماں نوں کردے سن۔ کیوں جے اوہناں دی شریعت دے مُطابق کسے وی جادوئی قوت دے نال ایہناں کماں نوں کرنا شریعت دے سخت خلاف سی۔ تے اوہناں دے اوس دور دے وچ یہودیاں دے وچ کُجھ جادو گر وی پائے جاندے سن جیہڑے اوہناں دے وچ اپنیاں کماں دی وجہ توں شہرت رکھدے سن۔ تے کُجھ لوکی اپنیاں کماں نوں کڈھن دے لئی اوہناں توں مدد وی لیندے سن جہناں دے بارے اسی کُجھ کماں نوں اعمال دی کتاب دے وچوں وی ویکھاں گے۔ تے ایویں اسی ویکھدے آں پئی اوہناں نے پطرس تے یوحنا نوں پھڑیا تے اوہناں نوں پچُھیا پئی او ایہناں کماں نوں کیہڑے اختیار دے نال کردے نے؟

اوس ویلے پطرس نے پاک روح دے نال بھردیاں ہوئیاں اوہناں نوں ایہہ آکھیا پئی اے اُمت دیوؤ سردارو تے وہڈیوؤ! جے اَج ساڈے توں اوس احسان دے بارے پچُھ گچھ ہُندی پئی اے جیہڑا اِک ماڑے بندے تے ہویا پئی او کیوں چنگا ہو گیا۔

ایتھے اسی ویکھدے آں پئی او بہت ای ہولے لہجے دے وچ تے شائستگی دے نال سرداراں تے بُزرگاں نوں جواب دیندا اے۔ تے ایس کم نوں جیہڑا اوہنے کیتا سی او ایہنوں خاصیت دے نال بھلیائی دا کم قرار دیندا

اے۔ یہودی سرداراں دے نزدیک چنگا کم کرن دے نال کسے نوں سزا نہیں دِتی جاسکدی سی۔ ایس لئی او اوہناں دیاں گلاں نوں سُندیاں ہوئیاں پریشان ہوگئے سن پئی اوہناں نوں کیویں ایہناں کماں نوں کرن توں باز رکھیا جاوئے۔

جدوں اسی یہودی ثقافت اُتے دھیان کردے آں تے ایہہ ثقافت دوجیاں توں خاصی وکھری اہمیت رکھدی اے تے ایس خاص تفریق دی وجہ اوہناں دا پاک خُدا اے۔ خُدا نے جدوں اپنے بندے موسیٰ دی رائیں اپنیاں لوکاں نوں اپنی پاک شریعت عطا کیتی سی تے اوہنے اوہناں نوں چنگے کم کرن دے بارے ہدایت کیتی سی۔ تے ایویں کردیاں ہوئیاں خُدا نے اوہناں نوں غُلاماں، لونڈیاں، بے سہاراں تے غریباں دے نال بھلیائی دے نال پیش آون دا حُکم دِتا سی۔ تے غیر قوماں دے وچ اسی ویکھدے آں پئی بھلیائی دیاں اچھیاں کماں نوں کرنا نیکیاں دے وچ شامل نہیں کیتا جاندا اے۔ سگوں یہودی شریعت دے وچ تفصیل دے نال ایہناں گلاں نوں بیان کیتا گیا اے پئی نِکے توں نِکے بندے یا بندی دے نال وی کیویں پیش آنا اے۔ تے او کیہڑیاں گلاں نے جہناں دے وچ مالکاں نوں احتیاط دے نال کم لین دی ضرورت اے۔

جدوں اسی ایس حوالے دے نا غیر قوماں دے اُتے وی دھیان کردے آں تے اسی ویکھدے آں پئی اوتھے وی سانوں بہت ساریاں تھاں تے بھلیائی دیاں کُجھ کماں دا ذکر ویکھن نوں مِلدا اے۔ پر او ایہناں کماں نوں ایس لئی نہیں کردے سن پئی ایویں کرن دا اوہناں نوں حُکم دِتا گیا اے سگوں ایس لئی پئی ایویں کرنا چنگی گل

اے۔ تے ایویں ای بہت ساریاں گلاں نے جہناں نوں اسی ویکھدے آں پئی بعد دے وچ ایہہ ابتدائی کلیسیا دا حصہ وی بندیاں گئیاں جہناں نوں شرعی لحاظ دے نال اہم تصور کیتا جاون لگیا سی۔ جہناں دے بارے کُجھ فرق تے حیران کُن تعلیماں وی ویکھن نوں مِلیاں سن۔

پطرس ایتھے سرداراں تے بُزرگاں دے نال گل کردیاں ہوئیاں ایہہ بیان کردا اے پئی جو کُجھ وی اوہنے کیتا اے او خُدا دی عطا کردہ قوت دے نال ہون والا کم اے۔ جہدے وچ خُدا نے اِک بندے اُتے رحم کردیاں ہوئیاں اوہنوں شفا بخشی اے۔ تے ایہہ کسے وی طرح دے نال انسان دے ولوں ہون والا کم نہیں اے سگوں ایہہ خُدا توں ای مُمکن اے جہدے ناں توں اسی ایہناں ساریاں کماں دا ذکر کردے آں۔ تے جے سانوں اِک لاچار بندے نوں خُداوند یسوع مسیح ناصری دے ناں شفا دیون دی وجہ توں اذیت دا سامنا کرنا پیندا پیا اے تے اسی ایس کم نوں کرنا جاری رکھاں گے۔ تے جیویں پئی اسی ویڈیو دے وچ وکھایا گیا اے اسی اعمال دی کتاب دے ۴ باب دی ۹ تے ۱۰ آیت دے وچوں ویکھدے آں ایویں لِکھیا ہویا اے:

اے اُمت دیوؤ سردارو تے بُزرگو! جے اَج ساڈے توں اوس احسان دے بارے پُچھیا جاندا پیا اے جیہڑا اِک ناتوان بندے دے اُتے ہویا پئی او کیوں چنگا ہوگیا۔ تے تُہانوں ساریاں نوں تے اسرائیل دی ساری اُمت نوں پتہ اے پئی یسوع مسیح ناصری جہنوں تُسی صلیب دِتی تے خُدا نے اوہنوں مُردیاں وچوں جیوندہ کیتا اوہدے ای ناں توں ایہہ بندہ تُہاڈے سامنے ٹھیک ٹھاک کھلوتا اے۔

ایتھے اسی ویکھدے آں پئی بالکُل ایویں دی گل بات ویکھن نوں مِلدی اے جیویں دی ایس باب دے شروع دے وچ وی ویکھن نوں ملی اے۔ جِتھے اسی ویکھدے آں پئی حواری پاک روح دی مدد دے نال اسرائیلی قوم دے کول جاندے نے تاں پئی اوہناں نوں سچ دس سکن۔ کیوں جے خُداوند یسوع مسیح نے اوہناں دی ایس نسل دے بارے چنگے الفاظ نہیں ورتے سن۔ تے ایتھے پطرس اوہناں نوں توبہ کردیاں ہوئیاں خُداوند یسوع مسیح ناصری دے اُتے ایمان لیاون دے بارے آکھدا اے۔ ایہہ او ناں سی جیہڑا خُداوند یسوع مسیح دے بارے معیاری طور تے جانا تے پچھانیا جاندا سی۔ کیوں جے او ناصرت دے علاقے توں تعلُق رکھدا سی ایس لئی اوہنوں ناصری دے طور تے شہرت حاصل سی۔ تے اج وی سی کُجھ کلیسیاواں نوں ایس ای ناں توں منسوب ویکھدے آں۔ پطرس اوہناں نوں برملا آکھدا اے پئی خُداوند یسوع مسیح ناصر جہنوں تُسی صلیب دِتی سی خُدا نے اوہنوں مُردیاں دے وچوں جیوندہ کیتا اے۔ ایہہ اوہناں دے لئی بہت ای سخت قسم دے الفاظ سن۔ پر کیوں جے اوتھے بہت لوکی سن ایس لئی او بُوہیاں نوں بند نہیں کرسکدے سن۔ تے نہ ایہہ آکھدیاں ہوئیاں اوہناں نوں ڈک سکدے سن پئی اسی ایہدے بارے بعد دے وچ گل بات کراں گے۔ پطرس دلیری دے نال سرداراں تے اوتھے موجود لوکاں نوں مخاطب کردیاں ہوئیاں بیان کردا پیا سی ایہہ ای یسوع مسیح ناصری اے جہنوں تُسی ساریاں نے رل کے صلیب دے دِتا سی۔ کیوں جے صلیب اصل دے وچ اِک عدالت اے تے ایہناں ساریاں لوکاں نے خُداوند یسوع مسیح دی عدالت کردیاں ہوئیاں اوہنوں صلیب دے دِتا سی۔ پر خُدا

نے اپنے منصوبے دے مُطابق اوہنوں مرن دِتا سی تے ایہدے باہجوں اوہنوں موت تے قبر دے اُتے فتح بخشدیاں ہوئیاں مُردیاں دے وچوں جیوندہ کر دِتا سی۔ اوہنے ایتھے ایس تعلُق دے نال گل بات نہیں کیتی سی پئی اوہنوں کیوں صلیب دِتا گیا سی یا کیوں ایویں ہونا ضروری سی۔ سگوں او اوہناں نوں براہ راست ایہہ احساس دوایا سی پئی تُسی اوہنوں صلیب دِتا اے۔ جہدے بارے دے وچ خُدا نے اوہناں دے باپ دادے ابرہام دے نال وعدہ کیتا سی۔ ایویں اوہناں نے اوس بخشش نو ٹُھکرا دِتا سی جیہڑی خُدا نے اوہناں نوں مُفت عطا کیتی سی۔ پر خُدا نے اوہنوں صلیب دِتے جاون دے باوجود مُردیاں دے وچوں جیوندہ کیتا سی۔ تے ایہہ ایس گل دا ثبوت سی پئی خُدا اجے وی اپنیاں لوکاں دے نال پیار کردا اے تے اوہناں نوں برکت دینا چاہندا اے۔ تے ایویں او ایس قُدرت دے بارے دلیری دے نال بیان کردے نے جیہڑی ایس جنم کے لنگڑے دے شفا پاون دے پچھے کارفرما سی۔ جہنے اوہنوں شفا دِتی سی تے او خُوشی دے نال نچدا پھردا سی۔ ایہدے بعد اسی ویکھدے آں پئی ایویں بیان کیتا گیا اے:

ایہہ او ای پتھر اے جہنوں تُسی معماراں نے حقیر جانیا تے او ای کونے دے سرے دا پتھر ہو گیا۔ تے کسے ہور دے وسیلے دے نال نجات نہیں اے۔

ایتھے خُداوند یسوع مسیح ناصری نوں اِک پتھر دے نال تشبیہ دِتی گئی اے جہنوں اوہناں نے رد کر دِتا سی تے او کونے دے سرے دا پتھر بن گیا۔ تے ایس ای تعلُق دے نال لوقا دی انجیل دے وچ بیان کیتا گیا اے پئی

او جہدے اُتے ڈِگے گا اوہنوں پیش دیوئے گا۔ خُدا دے پاک کلام دے وچوں جدوں اسی پُرانے عہد نامے دے وچوں دھیان کردے آں تے نبیاں دی رائیں بہت واری بیان کیتا گیا اے پئی اوہناں نے مسیح نے رد کر دِتا اے جہنوں خُدا نے اوہناں دے لئی بُنیاد بنا کے بھیجیا سی۔ جیہڑا اوہناں دی بنیاد سی تے جہدے اُتے خُدا نے اوہناں دی عمارت نوں تعمیر کرنا سی۔ اسی جاندے آں پئی جے ساڈی بُنیاد پکی ہوئے گی تے ساڈا مکان قائم رہوئے گا۔ پُرانے عہد نامے دیاں پیشن گوئیاں نوں ویکھدیاں ہوئیاں اسی ایہہ جاندے آں پئی خُدا ساڈی بُنیاد نوں مضبوط کرن دے لئی سانوں اِک نواں پتھر عطا کردا اے۔ جہنوں ایتھے کونے دے سرے دا پتھر آکھدیاں ہوئیاں بیان کیتا گیا اے۔ جہدے اُتے آون والے ویلے دے وچ کلیسیا دی شکل دے وچ بہت وہڈی عمارت نوں تعمیر ہونا اے۔ پُرانے عہد نامے دے وچ ایہنوں تفصیل دے نال بیان کر دِتا گیا اے پئی خُدا ایس پتھر دے اُتے کیہ کرنا چاہندا اے۔ تے اعمال دی کتاب دے وچ ایہہ حقیقت واضح ہوجاندی اے پئی خُدا اِک نوی ہیکل یعنی کلیسیا نوں ایس پتھر دے اُتے قائم کرن نوں اے جہنوں اسی مسیح دے بدن دے نال تشبیہ دیندے آں۔ پطرس ایتھے ایہنوں کونے دے سرے دا پتھر آکھدا اے جہدے اُتے ایس کلیسیا نوں قائم ہونا اے۔ تے ایہہ ای او پتھر اے جہدے اُتے دائمی قُربانی نوں گُزرانیا گیا اے جہنوں خُدا باپ دے حضور دے وچ پیش کیتا گیا اے۔

ایویں پطرس ایتھے اوہناں نوں بیان کردا پیا اے پئی خُدا نے انسان دی نجات دی خاطر تے ابدی

کلیسیا نوں قائم کرن دی خاطر اپنے پتّر نوں دیندا پیا اے۔ جہنوں اسی ویکھدے آں پئی ایس زمانے دیاں لوکاں نے رد کر دِتا سی تے اوہدی عدالت کردیاں ہوئیاں اوہنوں صلیب دے دِتا سی۔ تے خُدا نے ایس ای صلیبی موت نوں نویں عہد نامے دے وچ ساڈے لئی عوضانے دے طور تے قبول کردیاں ہوئیاں سانوں اِک نویں عہد دے وچ اپنیاں فرزنداں دی حیثیت دے نال شامل کر لیا اے۔ ایہہ تے نہیں آکھیا جاسکدا اے پئی اوہناں نوں ایہہ پتہ نہیں سے پئی مسیح آون والا اے۔ یا ایہہ پئی او پُرانے عہد نامے دے وچ بیان کیتے جاون والے ایس کونے دے سرے دے پتھر دی حقیقت نوں جاندے نہیں سن۔ سگوں ایہہ کونے دے سرے دا پتھر جہنوں بُنیاد دے لئی ورتیا جاندا اے ایہدی اہمیت توں یہودی سردار بہت ای چنگی طرح دے نال آگاہ سن۔ تے فیر ۴ باب دی ۱۱ آیت دے وچ ایہنوں ایویں بیان کیتا گیا اے:

کیوں جے اَسمان دے ہیٹھاں زمین دے اُتے آدمیاں نوں کوئی دوجا ناں نہیں بخشیا گیا اے جہدے وسیلے دے نال اسی نجات پا سکدے آں۔ تے ایویں ایتھے او خُداوند یسوع مسیح نوں حیاتی دے مالک دے طور تے پیش کردا اے۔ جہدے توں مُراد ایہہ ہے پئی حیاتی دا منبع او ای اے۔ تے اوہدے علاوہ کوئی وی کونے دے سرے دا پتھر نہیں اے۔ تے کوئی حیاتی دا پانی نہیں اے تے اوہدے علاوہ کوئی دوجا ذریعہ ای نہیں اے جہدے وسیلے دے نال اسی باپ دے کول جاسکدے آں۔

ایویں ایتھے اِک نویں عہد دے تعلُق دے نال بیان کیتا گیا اے۔ ایہہ اِک اجہیا نواں عہد اے جیہڑا پہلاں کیتے گئے عہد توں بالکُل وکھرا اے جہدے وچ شریعت پُوری ہُندی اے۔ تے ایویں ایہہ موسوی شریعت نوں پُورا کرن دے لئی اِک پُختہ بُنیاد نوں فراہم کردا اے۔ خُداوند یسوع مسیح دی زمینی حیاتی دے وچ اسی ایہہ ویکھدے آں پئی اِک بندہ خُداوند یسوع مسیح دے کول آوندا اے تے ایہہ پُچھدا اے پئی شریعت دے وچ ساریاں توں وڈا حُکم کیہ اے؟ تے خُداوند یسوع مسیح نے اوہنوں ایہہ بیان کیتا سی پئی اپنے سارے دل اپنی ساری جان تے اپنی ساری عقل دے نال خُداوند اپنے خُدا دے نال محبت رکھ۔ تے دوجا ایہدی طرح دے نال ایہہ پئی اپنے گوانڈی دے نال اپنی طرح پیار کر۔ تے باقی ساریاں گلاں جیہڑیاں نبیاں دی رائیں بیان کیتیاں گئیاں نے اوہناں ساریاں دا دارومدار ایہناں دے اُتے ای اے۔ کُجھ لوکاں دی ایہہ بہت خواہش ہُندی سی پئی او شریعت دیاں ساریاں حُکماں نوں اِک تھاں تے کھلو کے پڑھن پر اِک ویلے دے وچ ایویں کرنا اوکھا کم سی۔ تے پولوس اپنیاں خطاں دے وچ ایہناں ای حُکماں دے بارے بیان کردا اے تے کلیسیا نوں ایہناں گلاں دی تاکید کردا اے۔ تے فیر ایس ای تعلُق دے نال اسی ویکھدے آں پئی یوحنا دی انجیل دے وچ خُداوند یسوع مسیح نے نوی تے وڈی تبدیلی دے بارے گل کیتی اے۔ اوتھے اندرونی یعنی روحانی تبدیلی دے بارے گل بات ہُندی پئی اے۔ جہنوں اسی نوی پیدائش دے نال تشبیہ دیندے آں جہدے وچ سانوں اِک نوی روح حاصل ہُندی اے تے خُدا دا پاک روح ساڈیاں دلاں دے وچ سکونت کردا اے۔ ایس ای تعلُق دے نال اِک

نویں تے وہڈے عہد دے بارے سانوں عبرانیاں دے خط دے وچ ویکھن نوں مِلدا اے جتھے اِک جلالی عہد دا ذکر پایا جاندا اے۔ تے ایس حوالے دے وچ اسی ویکھدے آں پئی پطرس خُداوند یسوع مسیح دے ناں دی جلالی شان نوں بیان کردیاں ہوئیاں ایہنوں ساریاں ناواں توں اُچا قرار دیندا اے۔ اعمال دی کتاب دے تیجے باب دے وچ اسی ویکھدے آں پئی خُدا یعنی ساڈے باپ دادے ابرہام اضحاق تے یعقوب دے خُدا نے اپنے خادم یسوع نوں جلال دِتا سی۔ تے فیر ۱۳ویں آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

تے جدوں اوہناں نے پطرس تے یوحنا دی دلیری ویکھی تے پتہ کیتا پئی ان پڑھ تے ناواقف آدمی نے تے حیران ہوئے تے فیر اوہناں نوں پچھانیا پئی ایہہ یسوع دے نال رہئیے نے۔

اسی ویکھدے آں پئی اوہناں دے وچ اِک عجیب دلیری پائی جاندی سی جیہڑی پئی توقع دے خلاف سی۔ کیوں جے اوس دور دے وچ ایہہ دلیری صرف کُجھ لوکاں توں ای توقع کیتی جاندی سی۔ جیویں پئی جے تُسی کسے اُچے عہدے تے او تے تُسی لوکاں دے وچ دلیری دے نال گل کر سکدے سی۔ تے جے تُسی بہت ای امیر بندے او تے تُسی دلیری دے نال نال بدتمیزی دے نال وی گل کرسکدے سی۔ تے ایہدے اُلٹ جے تُسی صرف عام بندے او تے صرف مچھیاں پھڑدے رہے او تے ایویں سوچنا وی بہت اوکھی گل اے۔ ایویں دے پس منظر دے نال تعلُق رکھدیاں ہوئیاں تُہانوں اینی دلیری دے نال بولن دی اجازت نہیں سی۔ ایتھے بیان کیتا گیا اے پئی او ان پڑھ تے ناواقف سن جہدے توں مُراد ایہہ سی پئی اوہناں نے ربیاں دیاں پیراں دے

وچ بیٹھ کے تعلیم حاصل نہیں کیتی سی۔ تے حیرانی دی گل ایہہ سی پئی ایہدے باوجود او بے حد دلیر سن۔ بھاویں جے او مچھیاں پھڑن دے وچ بہت ماہر سن پر لوکاں دے وچ اپنی دلیری دے نال بون دے لئی ایہہ کافی نہیں سی۔ پر جدوں اسی متی سے بارے پڑھدے آں تے سانوں پتہ لگدا اے پئی او پڑھیا لِکھیا بندہ سی تے محصول لین والے دے عہدے تے سی۔ ایویں او حیاتی دیاں بہت ساریاں شعبیاں دے نال تعلُق رکھن والے بے حد قابل انسان سن۔ پر ایتھے جہیڑی تعلیم دے بارے گل بات ہُندی پئی اے او ربیاں دیاں پیراں دے وچ بیٹھ کے حاصل کیتی جاون والی تعلیم سی۔ اوہناں ربیاں دیاں پیراں دے وچ بیٹھ کے تعلیم حاصل کرن والیاں نوں آزادی ہُندی سی پئی او ایویں دیاں تھاواں تے آزادی دے نال گل کرسکدے سن۔ پر خُداوند یسوع مسیح نے نہ تے آپ کسے ایویں دی تعلیم نوں حاصل کیتا سی تے نہ ای اوہدیاں حواریاں نے ایویں دی تعلیم نوں حاصل کیتا سی جہنوں اوہناں بزُرگاں تے سرداراں دی نظر دے وچ تکنیکی طور تے حاصل کیتا جانا بے حد ضروری سی۔ پر اوہناں نے بے حد دلیری دے نال خُداوند یسوع مسیح دی ذات دی اہمیت نوں اوہناں دے اُتے واضح کر دِتا سی۔ پئی اوہدے علاوہ آدمیاں نوں اَسمان دے ہیٹھاں کوئی دُوجا ناں نہیں بخشیا گیا اے جہدے وسیلے دے نال اسی نجات نوں حاصل کر سکئیے۔

تے جدوں اسی لوقا دی انجیل دے وچوں ویکھدے آں تے اِک موقع اجہیا وی آوندا اے پئی جدوں یسوع مسیح دے گھر والے اِک عید دے وچ شامل ہون دے لئی یروشلیم نوں گئے سن پر واپس آوندیاں ہوئیاں او اپنے

ماں باپ توں پِچھے رہ گیا سی۔ اوس ویلے یسوع مسیح دی عُمر ۱۲ سال سی تے او ہیکل دے وچ بیٹھا اُستاداں دیاں سوالاں دا جواب دیندا پیا سی تے اوہناں نوں سوال کردا پیا سی۔ او لوکی بے حد حیران سن پئی ایس عُمر دے وچ او ایہہ سارا کُجھ کیویں بیان کردا پیا اے۔ عبرانی تعلیم نوں حاصل کیتے بغیر تے ہیکل دے وچ اُستاداں دیاں پیراں دے وچ بیٹھے بغیر او کیویں ایہناں ساریاں گلاں نوں اپنی صفائی دے نال جاندا اے تے بیان کرسکدا اے۔ تے اوہدے ماں باپ نے ویکھیا سی پئی او کیویں اوہناں دیاں سوالاں دے جواب دیندیاں ہوئیاں اوہناں نوں چُپ کردواندا پیا سی۔ تے ایتھے اسی ویکھدے آں پئی جدوں پطرس تے یوحنا اوہناں لوکاں دے نال مُخاطب سن تے اوہناں دے لئی ایہہ بے حد حیرانی دی گل سی پئی او ان پڑھ تے ناواقف لوک سن۔ پر اوہناں نے بعد وچ ایہہ پچھانیا سی پئی او یسوع مسیح دے نال رہے نے۔ تے فیر اسی ویکھدے آں پئی ۴ باب دی ۱۴ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

تے اوس بندے نوں جیہڑا چنگا ہویا سی اوہناں دے نال کھلوتا ویکھ کے کُجھ خلاف نہ آکھ سکے سن۔

ہُن او پطرس دیاں گلاں دے اگے لاجواب ہو چُکے سن پر گواہی ہون دی وجہ توں کُجھ وی نہیں کر سکدے سن۔ تے ایتھے تے گواہی اوہناں دیاں اکھیاں دے سامنے موجود سی تے او کُجھ وی نہیں کرسکدے سن۔

ایتھے سانوں اِک وڈے ٹولے دے بارے ویکھن نوں مِلدا اے۔ جہدے وچ یہودی سرداراں، فریسیاں، فقیہاں، سردار کاہن تے اوہدے خاندان دے بارے ویکھن نوں مِلدا اے۔ ایہہ سارے لوکی اوتھے موجود سن

جیہڑے سارے بااختیار عہدیاں دے نال تعلُق رکھدے سن تے علمِ الٰہیات دے ماہر سن۔ تے اپنی ایس ای خاصیت دی وجہ توں او خُداوند یسوع مسیح دے نال بہت سارے سوال کردیاں ہوئیاں خُداوند یسوع مسیح دے نال بہت سارے سوال کردے نے تے اوہنوں پھساون دی کوشش کردے نے۔ جہدا ذکر سانوں یوحنا دی انجیل دے وچ ویکھن نوں مِلدا اے۔ صدوقیاں دے بارے تاریخ ایہہ بیان کردی اے پئی او رومیاں دے بہت قریب سن تے حکومتی مُعاملیاں دے وچ ملوث ہون دی وجہ توں او امن نوں قائم رکھن وچ سرگرم رہندے سن۔ تے ایہہ وی آکھیا جاندا اے پئی او فریسی قانوناں نوں نہیں مندے سن۔ تے بہت ساریاں حوالیاں دے وچ تعلیم دے حوالے دے نال فریسیاں تے صدوقیاں دے وچ اختلاف پایا جاندا اے۔ صدوقی صرف موسوی شریعت دے اُتے ای عمل کردے سن تے جیہڑی شریعت اوہناں دے کول لِکھی ہوئی موجود سی او صرف اوہدی ای پیروی کردے سن۔ جدوں پئی فریسیاں دے بارے دے وچ ایویں بیان اے پئی اوہناں دے وچ بہت ساریاں روایتاں تے تعلیماں رائج ہو گئیاں سن۔ جہناں نوں اوہناں دے مذہبی راہنماواں نے ترتیب دِتا سی جہناں دے اُتے باقاعدگی دے نال عمل کیتا جاندا سی۔ ایہناں دے وچ بہت ساریاں گلاں نے جہناں توں خُداوند یسوع مسیح نے اختلاف کردیاں ہوئیاں اوہناں دی راہنمائی کرن دی کوشش کیتی سی۔ ایہناں آپ بنائیاں ہوئیاں رسماں دے وچوں بہت ساریاں رسماں نوں شریعت دے نال جوڑن دی کوشش

کیتی گئی سی۔ اوہناں دی تعلیم بھاویں جے موسوی شریعت تے یہودی ثقافت دے نال بہت تعلُق رکھدی سی پر ایہدے باوجود او فرشتیاں تے جی اُٹھن اُتے ایمان نہیں رکھدے سن۔

ایتھے صدوقیاں تے فریسیاں دے بارے وچ گل کردیاں ہوئیاں اسی ایہہ جاندے آں پئی ایہناں دوناں ٹولیاں نے خُداوند یسوع مسیح دی زمینی زندگی دیاں اخیری دو سالاں دے وچ اوہدی خدمت دے وچ رکاوٹاں پیدا کرن تے اوہنوں صلیب دیون دے وچ اہم کردار ادا کیتا سی۔ او ہر ممکن کوشش کردیاں ہوئیاں اپنے ایس مقصد دے وچ کامیاب ہوئے سن پئی خُداوند یسوع مسیح نوں صلیب دے دِتا جاوئے۔ تے ہُن ایس ویلے ایس ہجوم دے وچ ہون والی ساری گل بات دے بارے او بہت چنگی طرح دے نال واقف سن پئی خُداوند یسوع مسیح تے اوہدی قُدرت دے بارے ہُندی پئی سی۔ خُدائے پاک روح دی مدد دے نال خُداوند یسوع مسیح دیاں حواریاں نے خدمت دے ایس کم نوں زور و شور دے نال کرنا شروع کر دِتا سی جیہڑا پئی اوہناں دے لئی حیرانی دا سبب سی۔ جیویں پئی پطرس دے پہلے وعظ دے وچ سانوں ویکھن نوں مِلدا اے پئی ہزاراں دی تعداد دے وچ لوکاں نے خُداوند یسوع مسیح نوں اپنا نجات دہندہ قبول کیتا سی۔ جہناں دے وچ بہت سارے مُقامی تے غیر مُقامی لوکی شامل سن جیہڑے ایس عید دے موقع تے پاک سرزمین دے وچ آئے ہوئے سن۔ اوس ویلے دے قانون دے مُطابق سیاسی نُقطہ نظر دے نال کسے وی تھاں تے ایہناں ساریاں لوکاں دی اِک ای واری دے وچ موجودگی حکومتی سطح تے چنگی خیال نہیں کیتی جاندی سی۔ تے ایہدے بارے جانن دے

لئی اسی اعمال دی کتاب دے وچ ۴ باب دی ۱۵ توں ۱۷ آیت دے وچ ویکھدے آں جتھے ایویں لکھیا ہویا اے:

پر اوہناں نوں صدرِ عدالت توں باہر جاون دا حُکم دیندیاں ہوئیاں اِک دُوجے دے نال مشورہ کرن لگے۔ پئی اسی ایہناں بندیاں دے نال کیہ کریئے؟ کیوں جے یروشلیم دیاں ساریاں رہن والیاں دے اُتے ایہہ واضح ہے پئی اوہناں توں اِک صریح معجزہ ہویا اے تے اسی ایہدا انکار نہیں کرسکدے آں۔

پر ایس لئی پئی ایہہ لوکاں دے وچ بہتا مشہور نہ ہوئے اسی اوہناں نوں دھمکائیے پئی فیر ایہہ ناں لے کے کسے دے نال گل نہ کرن۔

ایہہ اِک طرح دا سیاسی طریقہ کار سی جیہڑا اوہناں نے اپنایا سی۔ ایس لئی او ایہہ فیصلہ کردے نے پئی اسی اوہناں نوں دھمکاوندے آں پئی او فیر ایویں نہ کرن۔ پر جے ایویں نہیں ہُندا تے فیر اسی ویکھدے آں پئی اوہناں دے نال کیہ کرنا چاہیدا اے۔ اوہناں نوں ایس گل دا احساس ہو گیا سی پئی اسی ایس معجزے دی وجہ توں اوہناں دا انکار نہیں کرسکدے آں ایس لئی فوری طور تے اوہناں دے نال سختی دے نال پیش آنا مُناسب نہیں ہوئے گا۔ کیوں جے ایس چنگے کم دے لئی او اوہناں نوں کُجھ نُقصان نہیں پہنچا سکدے سن کیوں جے او لوکاں توں ڈردے سن۔ پر او کسے وی طرح دے نال اوہناں نوں ایس گل توں سرِ عام کرن توں منع کرنا چاہندے سن۔ کیوں جے اوہناں دی نظر دے وچ او بے حد دلیری دے نال ایویں دی مُنادی کردے پئے سن۔

ایس لئی ایہہ سارے مذہبی تے قومی راہنما اوتھے اکٹھے سن پئی اوہناں نوں ڈکن تاں پئی او ایہہ ناں لے کے مُنادی نہ کرن۔ تے ایہہ ناں اسی جاندے آں پئی یسوع ناں اے جہنوں او یسوع مسیح ناصری دے ناں توں جاندے سن۔ ایہہ او ناں سی جہدے توں او ایہناں ساریاں معجزیاں نوں کردے سن۔ تے مسئلہ ایہہ سی پئی ایویں کرن دے وچ او اوہناں راہنماواں دے نال کسے وی طرح دے نال مُتفق نہیں ہُندے پئے سن۔ تے یہودی شہری ہون دے ناطے اوہناں توں ایہہ توقع کیتی جاندی سی پئی او ایہناں راہنماواں دیاں گلاں نوں منن۔ کیوں جے اوہناں نوں خُدا مذہبی طور تے اوہناں دے اُتے مُقرر کیتا سی۔ تے حکومتی سطح تے او رومی حکومت دے اگے یہودی قوم دی راہنمائی کردے سن۔ ایویں مذہبی تے مُعاشی روایتاں دی رُو دے نال اوہناں توں توقع کیتی جاندی سی پئی او ایویں دیاں مُعاملیاں دے وچ اپنیاں مذہبی راہنماواں دے نال تعُاون کرن۔ ایویں اوہناں نوں ایہہ ناں لے کے تعلیم دیون توں منع کر دِتا گیا سی۔ اوہناں نوں منادی کرنا تے اوہدی قُدرت دیاں کماں نوں بیان کرن توں سختی دے نال منع کر دِتا گیا سی۔ ایویں ایہہ قومی سطح تے اِک اجہیا کم سی جہدے تے پابندی لگا دِتی گئی سی۔ جے خُداوند یسوع مسیح دے اُتے اوہناں دا ایمان بے حد سی تے او ایس ایمان نوں اپنیاں رشتہ داراں تے اپنیاں یاراں دوستاں تیکر تے پہنچا سکدے سن پئی او ایس ایمان نوں عوامی سطح تے کسے وی شرط تے بیان نہیں کرسکدے سن۔ اوہناں نوں ایہدے نال کوئی غرض نہیں سی پئی جہناں گلاں دی او مُخالفت کردے پئے سن او ٹھیک نے یا نہیں۔ یا ایہہ پئی کیہ ایویں کردیاں ہوئیاں عام لوکاں

دیاں حیاتیاں دے اُتے خُدا دا فضل ظاہر ہُندا اے کہ نہیں۔ کیوں جے ذاتی طور تے او خُداوند یسوع مسیح دی حیاتی دی ڈاہڈی مُخالفت کردے سن۔ ایس ای لئی او اوہدے نال وکھریاں وکھریاں سوالاں تے طریقیاں دی رائیں مختلف بہانیاں دے نال اُلجھے رہن دی کوشش کردے سن

خُداوند یسوع مسیح اپنی زمینی حیاتی دے اخیری ہفتے دے وچ جدوں یروشلیم دے وچ آیا تے اوتھے دیاں لوکاں نے اوہدا شاہانہ استقبال کیتا سی۔ اوہناں نے اوہدے نال اپنی محبت نوں ظاہر کردیاں ہوئیاں اوہدیاں راہواں دے وچ کپڑیاں نوں وچھایا سی تے کھجور دیاں ٹہنیاں اپنیاں ہتھاں دے وچ لے کے اوہنوں جی آیاں نوں آکھیا سی۔ تے ایہہ گلاں جیہڑیاں ایس اخیری ہفتے دے وچ رُونما ہوئیاں سی ایہہ ایہناں مذہبی راہنماواں دے لئی کوئی چنگا نشان نہیں سی۔ تے ایس خطرے نے اوہناں نوں ایس گل تے مجبور کر دِتا سی پئی اوہناں نے سر توڑ کوششاں کردیاں ہوئیاں اوہنوں صلیبی موت تیکر پہنچا دِتا سی۔ ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی او نہیں جاندے سن پئی اوہناں دے ایہہ سارا کُجھ کرن دے نال نبیاں دی رائیں کیتیاں گئیاں پیشن گوئیاں پُوریاں ہُندیاں سن۔ پر او ذاتی طور تے جو کُجھ اوتھے ہویا سی ایہناں گلاں نوں پسند نہیں کردے سن۔ تے ایتھے اسی ایہہ ویکھدے آں پئی او حواریاں دی مُنادی توں اِک واری فیر پریشان ہو گئے سن۔ تے ایہہ ای وجہ اے پئی اوہناں ساریاں نوں اِک واری فیر ایس طرح اکٹھیا ہونا پیا سی تاں پئی اسی تحریک نوں دبایا جا سکے۔ تے فیر او آپس دے وچ مشورہ کردیاں ہوئیاں حواریاں نوں ایویں تنبیہ کردے نے۔ آؤ ویکھدے آں پئی خُدا

دے پاک کلام دے وچ اعمال دی کتاب دے وچ ۴ باب دی ۱۸ تے ۱۹ آیت دے وچ ایویں ویکھن نوں مِلدا اے:

پس اوہناں نوں سد کے تاکید کیتی پئی یسوع مسیح دا ناں لیندیاں ہوئیاں بالکُل وی گل نہ کرنا تے نہ ای تعلیم دینا۔ پر پطرس تے یوحنا نے جواب دے وچ اوہناں نوں آکھیا پئی تُسی ای انصاف کرو۔ آیا خُدا دے نزدیک ایہہ واجب ہے پئی اسی خُدا دی گل توں تُہاڈی گل نوں زیادہ سُنیے۔

ایتھے ایس ویڈیو دے وچ اسی ایہہ ویکھدے آں پئی یوحنا اوہناں دے نال گل بات کردا پیا اے۔ تے بُنیادی طور تے اسی ایہہ جاندے آں پئی لوقا نے اعمال دی کتاب نوں لِکھدیاں ہوئیاں ایہنوں تاریخی لحاظ دے نال لِکھیا اے۔ تے ایتھے بہت ساریاں بیاناں، گلاں تے خُطبیاں نوں اختصار دے نال بیان کیتا گیا اے۔ ایتھے او بیان کردا اے مذہبی راہنماواں نے اوہناں نوں سمجھاون تے خبردار کرن دے لئی سدیا سی پئی او یسوع مسیح دے ناں توں مُنادی نہ کرن۔ ایس ویڈیو دے وچ اسی ایہہ ویکھدے پئے آں پئی اوہناں دے سامنے یوحنا تے پطرس موجود نے جیہڑے اوہناں دیاں گلاں دا سامنا کردے پئے سن تے اوہناں دیاں گلاں نوں سُندیاں ہوئیاں اوہناں نوں کیویں جواب دیندے نے۔ پاک کلام دے وچ ایہہ بیان اے پئی پطرس تے یوحنا نے اوہناں نوں جواب دِتا سی۔ تے ایس ویڈیو دے وچ اسی ویکھدے آں پئی شاید یوحنا اوہناں دے نال گل کردا پیا اے۔ یہودیاں نے آپس دے وچ ایہہ فیصلہ کردیاں ہوئیاں اوہناں نوں تنبیہہ کیتی سی پئی او خُداوند یسوع

مسیح دا ناں لیندیاں ہوئیاں تعلیم نہ دیون تے نہ ای مُنادی کرن۔ تے اعمال دی کتاب دے وچ ۴ باب دی ۱۹ تے ۲۰ آیت ایہہ بیان کردی اے پئی اوہناں نے یہودیاں نوں جواب دِتا سی۔ تے اوہناں دے ایس جواب توں اوہناں دی دلیری دا اندازہ چنگی طرح دے نال لگایا جاسکدا اے۔ تے ایس دلیری دے پِچھے خُدائے پاک روح دی قُدرت کم کردی پئی سی۔ آؤ اسی ویکھدے آں پئی ۱۹ تے ۲۰ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

پر پطرس تے یوحنا نے جواب ے وچ اوہناں نوں آکھیا تُسی آپ ای انصاف کرو پئی کیہ خُدا دے نزدیک ایہہ واجب اے پئی اسی خُدا دی گل توں تُہاڈی گل نوں زیادہ سُنئیے۔ کیوں جے ایہہ نہیں ہوسکدا اے پئی جو اسی ویکھیا تے سُنیا اے او نہ آکھئیے۔

ایہہ بہت ای دلیرانہ جواب سی تے بہتر اے جے اسی ایویں آکھئیے پئی ایہہ اوہناں دے مُنہ تے اِک تھپڑ سی۔ اسرائیلی شہری ہون دے ناطے اوہناں توں ایہہ توقع کیتی جاندی سی پئی او یہودی قیادت دے حُکم نوں خُدا دا حُکم جاندیاں ہوئیاں منن۔ تے سردار کاہن دی گل نوں ایویں منیا جاندا سی جیویں خُدا آپ اوہناں دے نال کلام کردا پیا اے۔ ایتھے خُدا تے انسان دے وچ موازنہ کیتا گیا اے، ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی خُدا بے حد فضلیت رکھدا اے تے او ای ساری مخلوقات دا خالق خُدا اے۔ ایویں رسول ایتھے خُدا دی برتری تے فضلیت نوں اہمیت دے نال بیان کردے نے۔ کیوں جے لوکی اوہناں نوں یسوع دا ناں لے کے مُنادی کرن توں منع کردے پئے سن تے ایویں کردیاں ہوئیاں او خُدا نوں رد کردے پئے سن۔ او دراصل

یسوع مسیح نوں پسند نہیں کردے سن تے ایس ای لئی او نہیں چاہندے سن پئی اوہدے ناں توں کوئی وی مُنادی کرے یا اوہدے ناں توں کوئی معجزہ رونما ہوئے۔

پطرس اوہناں نوں جواب دیندیاں ہوئیاں آکھدا اے پئی اوہنوں لوکاں دی نسبت خُدا دی گل نوں سُننا زیادہ اہم اے۔ تے او اپنے پہلے خُطبے دے وچ ایہہ بیان کردا اے پئی اوہنوں خُدا دے حُکم نوں پُورا کرنا کِنا اہم اے۔

ایتھے بنی آدم دی گُناہگار فطرت دا اظہار کیتا گیا اے۔ پئی کیویں لوکی خُدا دی نافرمانی کردیاں ہوئیاں اوہدیاں کماں نوں نظر انداز کردے نے۔ اعمال دی کتاب دے وچ چوتھے باب دے وچ سردار کاہن خُدا دی نافرمای کردے نے تے ایہدے بعد اگلے باب دے وچ اسی ہور ویکھاں گے پئی لوکی کِس قدر خُدا دے خلاف بغاوت کردے نے۔چوتھے باب دے وچ لوکاں دا تعصب کِسے علمِ الٰہی دے سوال دے باعث نہیں سی سگوں او یسوع مسیح دے نال اپنے حسد نوں ظاہر کردے پئے سن۔

ایویں پطرس تے یوحنا ایہہ بیان کردے نے پئی سانوں ایہہ ضروری اے پئی اسی انساناں دی نسبت خُدا دے حُکم نوں زیادہ اہمیت دئیے۔ کیوں جے اوہناں دوناں دی حیاتی دے وچ خُدا دا پاک روح کم کردا پیا سی۔ تے او ایہہ وی جاندے سن پئی یسوع مسیح دی قُدرت دا اظہار کرنا تے اوہدی ای گواہی دینا ضروری اے۔

ایتھے ویکھن تے سُنن توں مُراد او ساریاں گلاں تے کم نے جہناں دا تجربہ اوہناں نے خُداوند یسوع مسیح دے نال رہندیاں ہوئیاں اوہدی خدمت دے دوران کیتا سی۔ تے ہُن ایہناں ای گلاں دا اقرار کردیاں ہوئیاں بے خوف ہو کے او آکھدے نے پئی ایہہ واجب اے پئی اسی تُہاڈی نسبت خُدا دی گل نوں زیادہ سُنئیے۔

اعمال پہلے باب دے وچ یسوع مسیح دے ارشاد دے مُطابق او پاک روح دی قُدرت دے وسیلے دے نال اپنیاں حیاتیاں دے وچ تبدیلی دا اظہار کردے نے۔ ایہدے وسیلے دے نال اوہناں دیاں حیاتیاں تے کردار بہت بدل گئے سن۔ تے ہُن او اپنیاں حیاتیاں توں خُدا دی قُدرت نوں ظاہر کردے سن۔ او ایہناں گلاں دی مُنادی کرنا اپنی ذمہ داری سمجھدے سن۔ او غُلام نہیں سن سگوں او مسیح محبت دے پیروکار سن۔ کیوں جے اوہناں نے یسوع مسیح دے وسیلے دے نال نواں مخلوق ہون دا تجربہ حاصل کیتا سی۔ تے ایہہ ای او گلاں نے جہناں دی مُنادی او کردے پئے سن تے جیہڑیاں گلاں نوں اوہناں نے ویکھیا تے سُنیا سی۔ تے ایہہ مُمکن نہیں سی پئی او ایہناں دے بارے چُپ رہندے۔

پطرس تے یوحنا ایویں دی پابندی نوں قبول نہیں کرسکدے سن۔ کیوں جے معجزیاں دے بارے اوہناں آکھنا ایہہ سی پئی خُدا نے ای ایہہ سارا کُجھ مُمکن کیتا اے۔ ایویں اوہناں دی پہلی وفاداری انسان دے نال نہیں سگوں خُدا دے نال سی۔ رسولاں نے یسوع مسیح دی خدمت، اوہدیاں دُکھاں تے اوہدے جی اُٹھن نوں ویکھیا

سی۔ تے اوہناں نے ہر روز اوہدیاں پیراں وچ بیٹھ کے تعلیم پائی سی۔ ہن او آپ نجات نوں حاصل کرلین دے بعد نجات دہندہ خُداوند یسوع مسیح دی گواہی دے ذمہ دار سن۔

ایس لئی ایہہ کیویں ہوسکدا سی پئی او خُداوند یسوع مسیح دی گواہی دیون توں باز رہندے؟ ایس ای لئی لوکاں دے منع کرن دے باوجود او ایس گل دا اعلان کردے نے پئی اسی اوس خُدا دے بارے بیان کردے آں جہنے ساڈیاں حیاتیاں تے ساڈے کردار نوں بدلیا اے۔ کیوں جے اوہناں نے آپ ذاتی طور تے خُدا دی قُدرت دا تجربہ کیتا سی۔ تے ایہہ وی آکھیا سی پئی اسی اسرائیل دے وچ خُدا دے معجزانہ کماں دے گواہ آں۔

ایویں پطرس تے یوحنا اوہناں گلاں نوں بیان کرن دے لئی تیار نے جہناں نوں اوہناں نے ویکھیا تے سُنیا سی۔ تے اعمال ۴ باب دی ۲۱ تے ۲۲ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

اوہناں نے اوہناں نوں ہور دھمکا کے چھڈ دِتا کیوں جے لوکاں دے سببوں اوہناں نوں سزا دیون دا کوئی موقع نہیں مِلیا سی۔ کیوں جے سارے لوکی اوس ماجرے دے سببوں خُدا دی تمجید کردے سن۔ کیوں جے او بندہ جہدے اُتے ایہہ معجزہ ہویا سی او چالی وریاں توں زیادہ دا سی۔

لوقا طبیب ایہہ بیان کردا اے پئی او بندہ جہنوں شفا ملی سی او چالی ورے توں زیادہ عُمر دا سی۔ او جنم دا لنگڑا سی تے اوہنوں کوئی خبر نہیں سی پئی اوہدی حیاتی دے وچ ایہہ معجزہ رُونما ہوئے گا۔ ہوسکدا اے پئی کسے نے

اوہدے بارے پہلاں دھیان نہ دِتا ہوئے تے کسے نوں اوہدی حیاتی دے نال کوئی سروکار نہیں سی۔ تے او ہمیشہ دوجیاں توں رحم دا اُمیدوار رہندا سی۔ ایہہ بہت ای حیران کُن گل سی پئی گلیلی مچھیریاں توں ایہہ معجزہ رونما ہویا سی۔ ویکھن والے سارے بے حد حیران سن کیوں ایویں کرنا اوہناں دی پہنچ توں باہر سی۔ لوکی بے حد حیران سن پئی ایہناں مچھیریاں توں ایہہ معجزہ ہوسکدا اے۔ تے اہم گل ایہہ سی پئی ایہہ معجزہ یروشلیم دیاں حداں دے وچ ہویا سی۔

یہودی سرداراں دے لئی ایہہ گل بے حد غُصہ دواون والی سی پئی رسولاں نے خُداوند یسوع مسیح دا ناں لیندیاں ہوئیاں ایہہ معجزہ کیتا سی۔ کیوں جے او خُداوند یسوع مسیح دے ناں نوں دباون دی کوشش کردے پئے سن۔ تے جدوں ایہہ معجزہ ہیکل دے وچ رونما ہویا تے اوہناں دے لئی ایہہ ہور وی خطرناک گل سی کیوں جے ہُن ہیکل دے وچ آون والا ہر بندہ ایہدے توں مُتاثر ہوئے گا۔ لوقا ایتھے اوس شفا پاون والے بندے دی عُمر نوں وی بیان کردا اے تے ایہہ ظاہر ہُندا اے پئی او بالغ بندہ سی۔ او بندہ آپ وی ایہدے توں بے حد حیران ہوئے گا پئی اوہنے چالی وریاں توں کدی ایہہ نہیں سوچیا ہوئے گا پئی اوہدی حیاتی دے وچ وی ایہہ ہوسکدا اے۔ خُدا نے اوہدے لئی اِک حیران کُن کم کیتا اے۔ یقیناً خُدا بنی اسرائیل دے وچ ایہناں حیران کُن معجزیاں نوں کرنا چاہندا سی تاں پئی او جان سکن پئی او خُدا قادرِ مُطلق خُدا اے۔

مذہبی سرداراں دی حالت بہت کمزور ہو گئی سی جہدا اندازہ ایہدے توں لگایا جاسکدا اے پئی او چاہندیاں ہوئیاں وی رسولاں نوں سزا نہیں دے سکے سن۔ یروشلیم دے سارے رہن والے ایہہ جان گئے سن پئی اوہناں دے وچ اِک معجزہ رونما ہویا اے۔ ہر کوئی اوس جنم دے لنگڑے بندے دی اصلیت توں واقف سی تے اوہدے حالت تے رحم کھاوندا سی۔ مذہبی قیادت نے بس ایہہ کیتا پئی رسولاں نوں ڈرا دھمکا کے چھڈ دِتا سی۔ تے ۴ باب دی ۲۳ تے ۲۴ آیت دے وچ اسی ویکھدے آں پئی ایویں بیان کیتا گیا اے:

او چُھٹ کے اپنیاں لوکاں دے کول گئے تے جو کُجھ سردار کاہناں تے بُزرگاں نے اوہناں نوں آکھیا سی او بیان کیتا۔ جدوں اوہناں نے ایہہ سُنیا تے یک دل ہو کے اُچی آواز دے نال خُدا توں التجا کیتی پئی اے مالک۔۔۔

اے مالک خُدا علمِ الہی دے وچ اِک اہم لفظ اے۔ او سارے لوکی جہناں دے نال اوہناں دا پالا پیا سی او سارے بااختیار لوک سن۔ رسول ایہہ جاندے سن پئی خُدا نے اوہناں نوں اپنے خاندان دی حیثیت دے نال قبول کیتا اے۔ ایہناں اقتدار رکھن والیاں لوکاں نے سختی دے نال منع کیتا سی پئی دوبارہ یسوع مسیح دا ناں لے کے مُنادی نہ کرنا۔

رسولاں نوں ایس گل دا علم سی پئی اسی خُدا دے لوک آں تے خُدا ساڈے نال اے تے اسی جو کُجھ برداشت کیتا اے او خُدا دے ناں توں برداشت کیتا اے۔ دوجیاں مُقدساں نے جدوں ایہہ واقعہ سُنیا تے او اوہناں نے خُدا دی تمجید کرنا شروع کر دِتی۔ اوہناں نے خُدا نوں قادرِ مُطلق آکھدیاں ہوئیاں اوہدی ستائش کرنا شروع

کر دِتی۔ ایہہ لفظ قادرِ مُطلق نویں عہد نامے دے وچ بہت گھٹ استعمال ہویا اے۔ پہلاں تے اوہناں نے اوہدی تعریف کیتی پئی او ساریاں شیواں دا خالق اے پئی او ساریاں شیواں توں اُچا اے۔ فیر خاص طور تے زبور دے وچوں داوؑد نبی دیاں لفظاں نوں اپنایا سی پئی جیہڑے اوہنے پاک روح دی تحریک دے نال مُخالف حکوتاں دے سلسلے وچ یاد فرمائے سن پئی غیر قوماں خُداوند تے اوہدی قوم دی مُخالفت کردیاں نے۔

اصل دے وچ زبور نویس خُداوند یسوع مسیح دی بادشاہت دے ول نوں اشارہ کردا اے۔ تے ایہہ پئی زمین دے بادشاہ اوہنوں ناکام کرن دی کوشش کرن گے۔ پر ابتدائی دور دیاں مسیحیاں نوں ایہہ پتہ سی پئی یسوع مسیح دے دور دے وچ وی اوہناں دے نال ایویں ای ہُندا سی۔

یہودی سردار تے بُزرگ او لوک سن جہناں دا تعلُق مکابی تحریک دے نال سی کیوں جے رومی حکومت تے مکابی تحریک دے وچ بہت اختلاف پایا جاندا سی۔ ٦٠ ورے مسیح توں پہلاں دے وچ مکابی تحریک نے بہت جدوجہد کیتی سی۔ ایہناں دا مقصد غیر قوماں توں ہیکل نوں تے اسرائیلی مملکت نوں آزاد کروانا تے خُود مختار بناونا سی۔ ایہناں سرداراں دا نُقطہ نظر وی کُجھ ایویں دا ای سی۔ کیوں جے او موسی دی شریعت دے علاوہ کسے ہور مذہب تے کسے ہور عقیدے نوں منن دے لئی تیار ای نہیں سن۔ اجے لوک جیہڑے بنی اسرائیل دے لئی لڑدے سن اوہناں نوں ہیرو تصور کیتا جاندا سی۔ او خُداوند یسوع مسیح دی تعلیمات نوں وی اپنے ایمان دے خلاف خیال کردے سن۔ ایویں ایہناں بُزرگاں دا مقصد ہر کسے نوں ہیکل تے مذہبی کماں توں پراں رکھنا

سی۔ کیوں جے ہیکل دے وچ یسوع مسیح ناصری دے ناں دا پرچار ایہناں دے لئی بے حد ناگوار سی۔ کیوں جے او اپنے آپ نوں اہلِ شریعت تے موسوی حُکماں دے تابعدار خیال کردے سن۔ کیوں جے او اپنے آپ نوں اہلِ شریعت تے موسوی حُکماں دے دعویدار سمجھدے سن تے اوہناں نوں مسیحیاں دی ایہہ دخل اندازی پسند نہیں سی۔ سردار کاہن تے یہودی ایس گل دے لئی بہت ای محتاط رہندے سن پئی ہر اِک یہودی نوں صرف شریعت دا ای تابعدار رہنا چاہیدا اے۔ تے ایہدے تحت واحد خُدا دی عبادت دے ول نوں دھیان دینا چاہیدا اے۔

خُداوند یسوع مسیح دیاں حواریاں نے اوہدے جی اُٹھن دا تجربہ کیتا سی۔ تے او ایس گل توں چنگی طرح دے نال جاندے سن پئی خُداوند یسوع مسیح دے ناں دے وچ قُدرت پائی جاندی اے۔تے ایہدے علاوہ پاک روح دی قُدرت دے سببوں اوہناں دے کردار تے اعمال دے وچ بہت تبدیلی واقع ہوئی سی۔

ایویں یہودی دوجیاں قوماں دے نال جنگاں دے باعث تے دُکھاں دے باجود خُدا دے اُتے ایمان رکھن تے موسوی شریعت دے اُتے ایمان رکھن دے لئی ہر ویلے تیار رہندے سن۔ اوہناں دی نظر دے وچ ہیکل دے خُدا توں وہد کے کوئی خُدا نہیں سی۔

اسرائیل دی شمالی سلطنت دے وچ نبیاں نوں وی ایویں ای ستایا گیا سی۔ تے جنوبی سلطنت دی نسبت اسرائیل دی شمالی سلطنت دے وچ وی روحانی اعتبار دے نال اُتار چڑھاؤ آئے سن۔ اوہناں نے وی نبیاں نوں

ستایا سی۔ اوہناں دے لوکی وی اکثر بُت پرستی دا شکار رہے سن۔ تے شمالی سلطنت دے وچ زیادہ تر بُت پرست بادشاہواں نے حکومت کیتی سی۔ ایہدا نتیجہ ایہہ ہُندا سی پئی او غیر قوماں دے ہتھوں دُکھاں دا شکار رہندے سن۔ تے ایتھے وی سردار کاہناں دا مقصد کسے دوجے عقیدے یا قوم دے فرد نوں ہیکل دے وچ یا بنی اسرائیل قوم دے اُتے اپنا تسلط قائم کرن توں ڈکنا سی۔ پر تاں وی او ایہناں حواریاں دے ایس معجزے دے پچھے خُدا دے کم نوں سمجھن دی کوشش نہیں کردے پئے سن۔ ایتھے حواریاں نوں اُچیاں عہدیاں والیاں دے دُکھ اُٹھانے پئے سن۔ کیوں جے بُزرگاں نے اوہناں نوں دھمکایا سی کیوں جے اوہناں دا موقف ایہہ سی پئی یسوع مسیح دا ناں لے مُنادی نہ کرن۔ کیوں جے یہودی سردار کاہن موسوی شریعت دے اُتے عمل کرن دے باعث اپنے آپ اُتے بڑا فخر کردے سن۔

ہُن خُداوند یسوع مسیح دیاں حواریاں نوں وی خُدا دی ہیکل دے وچ لعن طعن کیتا گیا سی۔ تے اوہناں نوں خُداوند یسوع مسیح دا ناں لیندیاں ہوئیاں معجزے کرن توں منع کیتا گیا سی۔ پر تاں وی او ایہدے توں باز رہن توں تیار نہیں سن۔ کیوں جے ایہہ خُوشخبری دا وڈا بھید سی جہنوں سردار کاہن سمجھ نہیں پاوندے پئے سن۔

ایہہ انسانی فطرت اے اسی کئی واری کسے وی گل دے بارے دے وچ منفی رویئے نوں پہلاں ای ظاہر کردیندے آں تے بہت گھٹ مُثبت رویئے نوں اپناوندے آں۔ پر ایہہ یاد رکھو پئی ابتدائی کلیسیا دیاں لوکاں

دے وچ پیار محبت یگانگت قُربانی تے اِک دوجے دے لئی قُربانی دا جذبہ سانوں ویکھن نوں مِلدا اے۔ ایہہ ای مسیح دی محبت اے جیہڑی اوہناں دیاں دِلاں دے وچ موجود سی۔

ایس آیت دے وچ ساریاں نے اِک آواز ہو کے خُدا دی حاکمت دا اعلان کیتا سی۔ تے ایہہ آکھیا سی پئی اے مالک ایہہ خُدا دے اختیار تے اوہدی قُدرت دا اظہار اے۔

حواریاں نے سردار کاہناں توں دھکے کھاوندیاں ہوئیاں خُوشی محسوس کیتی سی۔ تے خُدا دی حمد کیتی سی۔

اصل دے وچ جیہڑے بزُرگ تے سردار خُدا دی دی شریعت دے مُحافظ بنے ہوئے سن او ای اصل دے وچ خُدا دیاں کماں دے مُخالف سن۔

اعمال ۴ باب دی ۲۴ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

تُو او خُدا ایں جہنے اَسمان تے زمین تے سمندر تے جو کُجھ اوہناں دے وچ اے پیدا کیتا اے۔

ایہہ یہودیاں دی بہت چنگی دُعا اے۔ یہودی ایس اقرار دے اُتے بہت چنگی طرح دے نال قائم رہندے سن۔ زبوراں دی کتاب دے وچ بہت سارے ایویں دے حوالے ویکھن نوں مِلدے نے جہناں توں سانوں ایہہ پتہ لگدا اے پئی خُدا نے زمین تے اَسمان تے ساری مخلوقات نوں بنایا اے۔ تے زبور نویس خُدا نوں ساریاں

شیواں دا خالق قرار دِتا اے۔ بہت ساریاں حوالیاں دے وچ زبور نویس ایہہ اقرار کردا اے پئی خُدا ای ساریاں شیواں نوں خلق کرن والا واحد خُدا اے۔

نویں زمانے دے وچ اجے تیکر بہت سارے لوکی دہریہ پن دا شکار نے تے او خُدا دی ذات نوں تسلیم نہیں کردے نے۔ ایہدے علاوہ بہت ساریاں قوماں نے جیہڑیاں حقیقی خُدا نوں چھڈیاں ہوئیاں اپنیاں اپنیاں دیوتیاں نوں ایس کائنات دے خلق ہون دا منبع سمجھدیاں نے۔

خُدا دے حضور ایہہ اِک خالص دُعا اے پئی او ایس کائنات دا پیدا کرن والا اے۔ پُرانے عہد نامے دے وچ ایہہ سانوں ثبوت مِلدا اے پئی بہت ساریاں موقعیاں تے جدوں قوم بنی اسرائیل خُدا نوں چھڈ کے بُتاں دے ول نوں مائل ہوجاندی سی تے خُدا وی اوہناں نوں چھڈ دیندا سی۔ تے خُدا دا پاک کلام ایہہ تعلیم دیندا اے پئی اِک سچے خُدا نوں چھڈ کے ہور کوئی خُدا ہے ای نہیں اے۔ ایویں خُدا دی ذات ہر تھاں تے موجود اے۔ خُدا دی حاکمیت دا اقرار کرنا اِک عالمگیر سچائی اے۔ جے ہر کوئی ایہدے اُتے سنجیدگی دے دھیان کرے تے ایس حقیقت توں انکار نہیں کیتا جاسکدا اے۔ ایتھے پطرس تے دوجیاں رسولاں نے خُدا دی تمجید کردیاں ہوئیاں یہودی عقیدے دا اظہار کیتا اے۔ تے ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی رسول وی ایہدے اُتے سختی دے نال عمل کردے سن۔ مخلوقات دا کوئی وی اجہیا نظام نہیں اے جیہڑا خُدا دی پہنچ توں باہر ہوئے یا او خُدا دے تابع نہ ہوئے۔ اعمال دی کتاب دے ۴ باب دی ۲۵ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تُو پاک روح دے وسیلے دے نال ساڈے باپ اپنے نوکر داؤد دی زبانی ایہہ فرمایا سی قوماں نے کیوں دھوم مچائی؟ تے اُمتاں نے کیوں باطل خیال کیتے؟

پہلے زبور دے وچ جیوندے خُدا دے حیران کر دیون والیاں کماں نوں بیان کیتا گیا اے۔ پہلے زبور دے وچ ہر اوس شخص دی برکت دا اظہار کیتا گیا اے جیہڑا خُداوند دی شریعت دے وچ راضی رہندا اے۔ او اوس رُکھ دی وانگر ہوئے گا جیہڑا پانی دیاں نہراں دے کنڈے لگایا گیا اے۔ ایویں خُدا دے اُتے بھروسہ رکھن دے باعث اجہے بندے دی حیاتی دے وچ حیران کر دیون والی تبدیلی تے برکت ویکھن نوں مِلدی اے۔

پہلا زبور اصل دے وچ خُدا دے نال رفاقت رکھن تے اوہدے حضور دے وچ راستی دے نال حیاتی نوں بسر کرن دے بارے بیان کردا اے۔ ایہہ خُدا دی حاکمیت دا واضح اظہار اے تے خُدا اَسمان، زمین تے ہر شے دا خالق تے مالک اے۔ تے اعمال ۴ باب دی ۲۶ تے ۲۷ آیت دے وچ ایویں بیان مِلدا اے:

خُداوند تے اوہدے مسیح دے خلاف زمین دے بادشاہ اُٹھ کھلوتے تے سردار اکٹھے ہوئے۔ کیوں جے واقع تیرے پاک خادم یسوع دے خلاف جہنوں تُو مسح کیتا ہیرودیس تے پنطس پلاطُس غیر قوماں تے اسرائیلیاں دے نال ایس ای شہر دے وچ اکٹھے ہوئے۔

خُداوند یسوع مسیح خُدا دا خادم اے جہدے بارے دے وچ پُرانے عہد نامے دے وچ وی ویکھن نوں مِلدا اے۔ ایتھے مسیح دے آون دے مقصد تے اوہدی مُنادی دے مقصد نوں بیان کیتا گیا اے۔ یسوع مسیح وفادار خُدا دا خادم اے۔ جہنے بدرُوحاں نوں کڈھیا، پھُلیاں ہوئیاں نوں آزاد کیتا تے خُداوند دے مقبُول سال دی مُنادی کیتی۔ خُداوند یسوع مسیح نوں کئی واری اپنی خدمت دے دوران فقیہاں تے فریسیاں دے ولوں مخالفت دا سامنا رہندا سی۔ او یسوع مسیح دی جسمانی تے روحانی پچھان دا انکار کردے سن۔ یہودی خُدا دی ذات دا اقرار کردے سن پر او یسوع مسیح نوں خُدا دا خادم منن نوں بالکُل وی تیار نہیں سن۔

ایتھے خُداوند یسوع مسیح دی الٰہی صفت نوں بیان کیتا گیا اے یعنی او پاک اے۔ ایتھے پاک توں مُراد مُقدس یا وکھرا کیتا ہویا اے۔ ایہدے توں مُراد ایہہ ہے پئی او لاثانی اے۔ ایہہ خُداوند یسوع مسیح دی صفت اے۔ خُداوند یسوع مسیح دی ایس صفت نوں یوحنا دی انجیل دے وچ بیان کیتا گیا اے۔

خادم دی اصطلاح نوں اعمال دی کتاب دے علاوہ دوجیاں بہت ساریاں خطاں دے وچ وی بیان کیتا گیا اے۔ پر یسوع مسیح خُدا دا او خادم اے جیہڑا دُکھاں نوں اُٹھاون والا ٹھہریا سی۔ تے یسعیاہ دی کتاب دے وچ اوہنوں صاف لفظاں دے وچ دُکھ اُٹھاون والا خادم قرار دِتا گیا سی۔ ایہناں گلاں نوں یسعیاہ ۴۲ باب توں ۵۶ باب دے وچ ویکھیا جاسکدا اے۔ خاص طور تے یسعیاہ ۵۳ باب دے وچ یسوع مسیح دے بارے دُکھ اُٹھاون والے خادم دی اصطلاح ورتی گئی اے۔ یسوع مسیح دے بارے جو کُجھ خادم دے طور تے بیان ہویا اے ایہدے

توں مُراد خُداوند یسوع مسیح دی او خدمت اے جیہڑی اوہنے خُدا دے خادم دے طور تے تابعدار رہندیاں ہوئیاں کیتی اے۔

پاک کلام دے وچ کئی تھاواں تے داؤد نوں خُدا دے خادم دے طور تے بیان کیتا گیا اے۔ ایویں ای موسیٰ نوں وی خُدا دے خادم دے طور تے بیان کیتا گیا اے۔ اعمال ۴ باب دی ۲۸ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

تاں پئی جو کُجھ پہلاں توں تیری قُدرت تے تیری مصلحت دے نال ٹھہر گیا او ای عمل وچ لیائیے۔

ایتھے اِک ہور اقرار کیتا گیا اے پئی قُدرت تے مصلحت خُدا دی ای اے تے ایہہ خُدا ای اے جیہڑا ہر اِک شے نوں سنبھالدا اے۔ تے ایتھے ایس آیت دے وچ خُدا دی اوس قُدرت دا اظہار کیتا جاندا پیا اے جہدے وسیلے دے نال خُدا نے خُداوند یسوع مسیح نوں سردار کاہناں تے بُزرگاں دے اگے عزت تے جلال بخشیا اے۔ کیوں جے نجات بخش مصلحت دا اظہار تے پہلاں ای پیشن گوئیاں دے وسیلے دے نال کیتا جاچُکیا سی پئی یسوع مسیح ایس دُنیا دے وچ آوئے گا۔ تے او ای اپنیاں لوکاں نوں اوہناں دیاں پاپاں توں نجات عطا کرے گا۔ جدوں اسی پُرانے عہد نامے نوں ویکھدے آں تے سانوں اوتھے خُداوند یسوع مسیح دے بارے بہت ساریاں

سچیائیاں ویکھن نوں مِلدیاں نے۔ ایہدے نال نال زبوراں دے وچ وی یسوع مسیح دی الوہیت دا ذکر کیتا گیا اے جہناں نوں مسیحائی زبور آکھیا جاندا اے۔

خاص طور تے ۲۲ زبور دے وچ یسوع مسیح دیاں دُکھاں نوں بیان کیتا گیا اے۔ تے ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی ایہدے وچ خُدا دے ولوں بھلائی تے اوہدی مرضی پائی جاندی اے پئی یسوع مسیح ایہناں دُکھاں نوں برداشت کردا۔ ایتھے زبوراں دے لفظاں دے اطلاق نوں وکھایا گیا اے۔ تے رومیوں تے یہودیاں نے رل کے خُداوند یسوع مسیح دے خلاف منصوبہ بنایا سی۔

ایتھے پطرس وی سردار کاہناں نوں ایہہ ای آکھدا پیا اے پئی تُسی تے اوہنوں مصلوب کر دِتا سی۔ پر لوکاں دی بُرائی دی نسبت خُدا دی بھلائی بہتی ڈُہنگی اے۔ خُدا اپنی مرضی نوں حیران کُن طریقے دے نال پُورا کردا اے۔ او اپنی مرضی نوں پُورا کرن دے لئی اپنیاں فرشتیاں نوں ورتدا اے۔ تے مخلوقات اوہدی مرضی نوں پُورا کرن دے لئی اوہدے تابع ہے۔ تے فیر تُسی تے میں اوہدے تابع کیوں نہیں رہندے آں؟ ایویں ایہہ ضروری اے پئی اسی اوہدے تابع رہندیاں ہوئیاں اوہدی مرضی نوں پُورا کرئیے۔ تے خُدا دی مرضی نوں پُورا کرن دے لئی پولوس رسول اپنیاں خطاں دے وچ اجہیاں گلاں دا بیان کردا اے جہناں نوں پُورا کرن ضروری اے۔ بھاویں جے پولوس خُدا دا سرگرم خادم سی پر تاں وی او دوجیاں نوں آکھدا اے پئی اوہدے لئی دُعا کرن

تاں پئی او خُدا دی مرضی نوں پُورا کر سکے جہدے لئی اوہنوں چُنیا گیا سی۔ ایویں ایس مقصد دے لئی دُعا بے حد اہم اے کیوں جے تاریخ دیاں بہت وڈیاں واقعیاں دے پِچھے دُعا ای تبدیلی دا نتیجہ رہی اے۔

استثنا دی کتاب دے وچ خُدا دیاں بہت ساریاں حُکماں دا بیان ویکھن نوں مِلدا اے۔ تے خُدا ایہہ چاہندا اے پئی اسی انسان اوہدیاں حُکماں نوں پُورا کریئے۔ کیوں جے ایہدے وچ خُدا دی خُوشنودی اے۔

مُقدس آگسٹین خُدا دی حیران کر دیون والی صفت دا بیان کردا اے۔ تے او نہ صرف دُنیا دی پیدائش توں بعد سگوں دُنیا دی پیدائش توں پہلاں توں موجود روحانی شیواں دا بیان کردا اے۔ ایس ای لئی خُدا اپنی قُدرت دے مصلحت دے باعث تعریف تے تمجید دے لائق اے۔

ابتدائی کلیسیا دیاں لوکاں نوں خُداوند یسوع مسیح دیاں ساریاں گلاں یاد سن کیوں جے اجے کُجھ ای چِر ہوئی سی پئی اوہناں نے خُداوند یسوع مسیح دیاں دکھاں نوں اپنیاں اکھیاں دے نال ویکھیا سی تے او ایہناں دُکھاں دے گواہ سن۔ ایہہ سارا کُجھ خُدا دے پہلاں توں بیان کیتے گئے منصوبیاں تے پیشن گوئیاں دے عین مُطابق سی۔

ایہہ خُدا دی مرضی دا حصہ سی جہنوں خُدا نے یسوع مسیح دے وسیلے دے نال ایس جہان دے وچ پُورا کیتا سی۔ خُدا نے اپنی مرضی نوں بہت ساریاں نبیاں دی رائیں پہلاں توں بیان کرنا شروع کر دِتا سی۔ تے اسی ویکھدے آں پئی ہر اِک شے خُدا دی مرضی دے مُطابق اپنے ویلے تے پُوری ہُندی گئی سی۔ تے نبیاں دی

رائیں بیان کیتیاں گئیاں پیشن گوئیاں دے مُطاق خُداوند یسوع مسیح نے اپنی زمینی خدمت دے وچ بیماراں نوں شفا دِتی تے لوکاں نوں اوہناں دیاں پاپاں توں نجات دِتی اے۔ ایہہ سارا کُجھ خُدا دی مصلحت ای اے پئی اوہنے انسان دی نجات دے لئی ایس منصوبے نوں تیار کیتا سی۔ جہنے آپ موت نوں قبول کردیاں ہوئیاں سانوں حیاتی عطا کیتی اے۔ ایویں خُداوند یسوع مسیح نے اپنی جان دیندیاں ہوئیاں ساڈے لئی خُدا دی برکت دے بُوہے نوں کھول دِتا سی۔ جہدی اہمیت انسانی تصور توں بہت اُچی اے۔

ایویں ایتھے رسول خُدا دی حیرت انگیز حاکمیت تے قُدرت نوں بیان کردے پئے نے۔ تے ایہہ ایا و ذمہ داری اے جیہڑی رسولاں نوں راہنما دے طور تے سونپی گئی اے۔ تاں وی ایہہ خُدا دے لئی کوئی حیران کر دیون والی گل نہیں اے کیوں جے او علیمِ کُل اے تے ہر شے نوں جاندا اے۔ ایہہ سارا کُجھ اوہدی مرضی تے اوہدے منصوبے دے مُطابق سی۔ تے فیر اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۴ باب دی ۲۹ تے ۳۰ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

اے خُداوند اوہنا دیاں دھمکیاں نوں ویکھ تے اپنیاں بندیاں نوں ایہہ توفیق دے پئی او تیرے کلام نوں کمال دلیری دے نال سُناون تے تُو اپنا ہتھ شفا دیون نوں وہدا تے تیرے پاک خادم یسوع دے ناں توں معجزے تے عجیب کم ظہور دے وچ آون۔

ایتھے رسول کسے وی گل توں خوف نہیں کردے نے تے نہ ای اوہناں نے ایہہ دُعا کیتی سی پئی خُدا تُو اوہناں دیاں دلاں نوں بدل۔ ایہہ گل جہدا اظہار اوہناں نے خُدا دے اگے کیتا اے ایہدا تعلُق اوہناں دی دلیری دے نال اے کیوں جے او خُدا توں صرف دلیری تے قوت ای منگدے نے۔

رسول ایہہ دُعا منگدے نے پئی اے خُدا تُو آپ اوہناں دیاں دھمکیاں نوں ویکھ۔ او اپنے سارے مُعاملے نوں خُدا دے سُپرد کردے پئے نے۔ تے او خُداوند خُدا توں اُمید تے توقع رکھدے نے۔ او صرف ایہہ دُعا منگدے نے پئی اے خُدا تُو آپ اوہناں دیاں دھمکیاں نوں ویکھ تے سانوں کلام کرن دی دلیری عطا کر۔ پطرس ایہہ چاہندا اے پئی جیہڑی ذمہ داری خُدا نے سانوں دِتی اے اسی اوہدے وچ وفادار رہئیے۔ تے اسی ایس کم نوں جیہڑا سانوں سونپیا گیا اے پُورا کرئیے۔ تے اسی ایس کم نوں جیہڑا ساڈے ذمہ لگایا گیا اے دیانتداری دے نال پُورا کراں گے۔ تے جیہڑی بُلاہٹ سانوں بخشی گئی اے اسی اوہنوں پُورا کردے رہاں ے۔ تے ایہدے بعد جیہڑی دُعا حوراریاں نے خُدا توں منگی سی او ایہہ سی پئی اوہناں نے خُدا توں منت کیتی پئی او شفا دیون نوں اپنے ہتھ نوں وہداوئے تاں پئی معجزے تے عجیب کم ظہور دے وچ آون۔

یروشلیم دے وچ جدوں پہلی واری ہیکل تعمیر ہوئی سی تے ایہہ اِک بہت حیران کردیون والی گل سی۔ ایویں جدوں اسی پُرانے عہد نامے دے وچ ویکھدے آں تے سانوں خُدا دی قُدرت دے بہت حیران کر دیون والے معجزے ویکھن نوں مِلدے نے۔ تے فیر جدوں خُداوند یسوع مسیح نے اپنی خدمت نوں ایس زمین تے

شروع کیتا سانوں بہت ساریاں عجیب کماں تے معجزیاں دا بیان ویکھ نوں مِلدا اے جہناں نوں خُدا دے بیٹے ساڈے خُداوند یسوع مسیح نے ایس زمین اُتے کیتا سی۔ اوہدے بارے یوحنا بپتسمہ دیون والا ایہہ بیان کردا اے پئی ایہہ خُدا دا برہ اے جیہڑا دُنیا دیاں پاپاں نوں چُک لے جاندا اے۔ تے جدوں یوحنا جیل دے وچ سی تے اوہنے اپنیاں حواریاں نوں یسوع مسیح دے کول بھیجیا سی تاں پئی او پُچھن پئی کیہ آون والا تُو ای اے یاں اسی کسے ہور دی راہ ویکھئیے؟ تے خُداوند یسوع مسیح نے اوہناں نوں ایہہ جواب دِتا سی پئی انھے ویکھدے نے تے لنگڑے ٹُردے نے، ایہہ خُداوند یسوع مسیح دے اپنے الفاظ نے۔ ایہہ بیان کردے نے پئی خُداوند یسوع مسیح توں عجیب کم تے معجزے ظور پذیر ہُندے نے۔ تے ایہہ ای خُداوند یسوع مسیح نے یوحنا دیاں حواریاں نوں آکھی پئی جو کُجھ تُسی ویکھدے او ایہہ جا کے یوحنا نوں بیان کرو۔

ہُن ایتھے وی حواریاں دی ایہہ توقع سی پئی خُداوند یسوع مسیح دی معجزانہ قُدرت اوہناں دے وسیلے دے نال کم کرے تے خُداوند یسوع مسیح دی ایہہ خدمت جاری رہوئے۔

کئی واری خدمت دے وچ ایویں ہُندا اے پئی بہت ساریاں مُشکلاّ تے پریشانیاں برداشت کرنیاں پیندیاں نے۔ کئی واری خدمت دے وچ اسی مالی یا خاندانی مُشکلاں دا شکار ہوجاندے آں۔ تے ایویں دے حالات دے وچ ایہہ بے حد ضروری اے پئی اسی دُعا کریئے جیہڑی ساڈے لئی ساریاں توں بہتی تسلی دا باعث اے۔ پر ایہہ صرف خُداوند یسوع مسیح دے نال وابستگی دے وسیلے ای ہوسکدا اے۔ کیوں جے خُدا باپ، بیٹا تے پاک

روح ایہہ تِنوں ای روئے زمین تے کم کردے نے تے او اپنے مقصد دے وچ اِک نے۔ ہُن رسولاں دے وچ خُدا دا پاک روح کم کردا پیا سی تے او پُر جلال یسوع مسیح دے کم نوں وہداوندا پیا سی۔ ایہہ سارے کم تے معجزے پاک روح دیاں عطا کردہ نعمتاں دا نتیجہ سی جیہڑیاں رسولاں نوں دِتیاں گئیاں سن۔

یاد رکھو پئی یسوع مسیح مُردیاں دے وچوں جی اُٹھن دے باعث عزت، تعظیم تے ستائش دے لائق اے۔ ہُن خُدائے پاک روح رسولاں دے وچ کم کردا پیا اے تاں پئی خُداوند یسوع مسیح دی خدمت دے کم نوں وہدایا جاسکے۔ تے پاک روح اوہناں نوں اوس کم دے لئی ورتدا پیا سی جہدی ذمہ داری یسوع مسیح نے آپ اپنیاں رسولاں نوں دِتی سی۔ ایہہ او کم سن جہناں نوں خُدا دے پتّر نے اپنیاں رسولاں دے سُپرد کیتا سی۔ اعمال ۴ باب دی ۳۱ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

جدوں او دُعا کر چُکے تے جیہڑے مکان دے وچ او سن او ہل گیا تے او سارے پاک روح دے نال بھر گئے تے خُدا دے کلام نوں دلیری دے نال سُناندے رہے۔

ایتھے لوقا اِک خاص گل بیان کردا اے پئی جدوں او دُعا کردے پئے سن تے او سارے پاک روح دے نال بھر گئے سن۔ تے ایہدے نال او ایہہ بیان وی کردا اے پئی او سارے دلیری دے نال خُدا دے پاک کلام نوں سُناندے رہے سن۔ ایہہ او خاص کم سی جہدے لئی اوہناں نوں خُدا نے مُقرر کیتا سی۔ جہدے لئی اوہناں نوں پاک روح دی لوڑ سی پئی او خُدا دے کم دے لئی تے اوہدی خدمت دے لئی دلیر ہوجاون۔ کدی کدی پاک

روح دی معموری دے نال صرف خُوشی تے اطمینان تے تسلی دیندی اے جہدا تعلُق انسان دی شخصیت دے نال اے۔ تے پاک روح دیاں کُجھ دوجیاں نعمتاں وی نے جہناں دے نال نہ صرف انسان دا شخصی فائدہ ہُندا اے سگوں ایہدے نال انسان دوجیاں دی نجات دے لئی کم وی کردا اے۔

پر ایتھے پاک روح دے نال معمور ہون دا واقعہ وی درج کیتا گیا اے پئی او پاک روح دے نال بھر گئے سن تے جیہڑے مکان دے وچ او رہندے سن او ہل گیا سی۔ ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی رسولاں دے ایویں پاک روح دے نال بھر جاون دے وچ خُدا دا اِک منصوبہ شامل سی۔ تے ایتھے بیان اے پئی او سارے پاک روح دے نال بھر گئے سن۔

ہُن پاک روح مددگار دے طور تے اوہناں نوں سِکھاوندا پیا سی تے اوہناں دی تربیت کردا پیا سی تاں پئی او دلیری دے نال خُدا دے کلام نوں سُنا سکن۔ اعمال دی کتاب دا ۵واں باب رسولاں دے وچ خُدائے پاک روح دی معموری اوہدی موجودگی تے ایس عمل کم دا پُورا پُورا ثبوت دیندا اے۔ ایہہ جیوندے خُدا دا روح اے جیہڑا رسولاں دے وچ کم کردا پیا سی تے اوہناں نوں کمال دلیری دے نال یسوع مسیح دے ناں دے جلال دے لئی استعمال کردا پیا سی۔

ایتھے رسول پاک روح دے نال معمور ہوگئے سن تے ایہہ اوس دُعا دا نتیجہ سی جیہڑی اوہناں نے ایس توں اُتے والیاں آیتاں دے وچ کیتی سی پئی اپنیاں بندیاں نوں ایہہ توفیق دے پئی او تیرے پاک کلام نوں دلیری دے

نال سُنا سکن۔ ایہدے نتیجے دے وچ خُدا نے اوہناں نوں پاک روح دے نال معمور کیتا تے اوہناں نے خُدا دے پاک کلام نوں کمال دلیری دے نال سُنانا شروع کر دِتا سی۔ تے اعمال ۴ باب دی ۳۲ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

تے ایمانداراں دی جماعت اِک دل تے اِک جان سی تے کِسے نے وی اپنے مال نوں اپنا نہ آکھیا سگوں اوہناں دیاں ساریاں شیواں اکٹھیاں سن۔

ایہہ کلیسیا دا بہت ای خُوبصورت اتحاد سی۔ او اک دوجے دی مدد کردے سن تے او اپنی روز مرہ حیاتی دے وچ اِک دوجے دے نال رل کے رہندے سن تے اِک دوجے دیاں ضرورتاں دا خیال رکھدے سن۔ تے اعمال ۴ باب دی ۳۳ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

تے رسول بڑی قُدرت دے نال یسوع مسیح دے جی اُٹھن دی گواہی دیندے رہے تے اوہناں دے اُتے بڑا فضل سی۔

اعمال دی کتاب دے پہلے باب دے وچ یسوع مسیح دے جی اُٹھن دا بیان مِلدا اے۔ تے ایتھے بڑی خصوصیت دے نال انیہہ بیان کیتا گیا اے پئی او یسوع مسیح دے جی اُٹھن دے گواہ سن۔ کیوں جے یسوع مسیح دے جی اُٹھن دی گواہی رسولاں تے ابتدائی کلیسیا دیاں لوکاں دے ایمان دا اہم حصہ سی۔ یسوع مسیح دے بارے

پہلاں توں پیشن گوئیاں موجود سن۔ ایس ای لئی ابنِ آدم نے دُکھ اُٹھائے تے اوہدی قیامت ایمانداراں دے لئی فتح اے۔

ایویں خُدا نے یسوع مسیح نوں ایس جہان دے وچ بھیجیا تے ایویں اسرائیل دی تاریخ دے وچ اِک حیران کر دیون والی تبدیلی واقع ہوئی سی۔ کیوں جے اعمال پہلے باب دے وچ یسوع مسیح دیاں حواریاں نے اوہدے توں ایہہ پچُھیا سی پئی کیہ تُو ایس ای ویلے اسرائیل دی بادشاہی نوں فیر بحال کریں گا؟ تے دوجے باب دے وچ اوہناں نے یسوع مسیح دی خدمت نوں پُورا کرن دے لئی تے یسوع مسیح دی گواہی دے حقیقی مقصد نوں بیان کرن دے لئی تیاری کیتی سی۔ تے ایہہ ای خُداوند یسوع مسیح دی قپدرت تے حاکمیت دا بیان اے۔

اصل دے وچ یسوع مسیح دے جی اُٹھن دے نال اسرائیل دی حالت دے وچ تبدیلی واقع ہوئی سی تے ایہدے ای وسیلے دے نال خُدا نے اسرائیل دی سلطنت نوں بحال کیتا سی۔ یہودی سردار اجے تیکر ایس حقیقت نوں سمجھ نہیں پائے سن۔ پر رسول جہناں نے خُداوند خُدا دے حضور عاجزی کیتی سی تے اپنیاں دلاں دے وچ خُداوند یسوع مسیح دی قیامت نوں تسلیم کیتا سی ایہہ اوہناں دے لئی بے حد اہم سی۔ تے ایویں ہُن رسولاں نے بنی اسرائیل دی سلطنت دے حقیقی مقصد نوں جان لیا سی۔

خُداوند یسوع مسیح مُردیاں دے وچوں جی اُٹھن والیاں دے وچوں پہلا پھل ہویا سی۔ ایہہ خُدا دا عظیم منصوبہ سی جھنوں خُداوند یسوع مسیح دے وسیلے دے نال پُورا ہونا ضروری سی۔ پولوس رسول دی مُنادی دے وچ ایہہ ای گل پائی جاندی سی پئی او خُداوند یسوع مسیح دے مُردیاں دے وچوں جی اُٹھن دا گواہ سی۔

یسوع مسیح دا مُردیاں دے وچوں جی اُٹھنا مسیحی علمِ الٰہی دی بُنیاد اے۔ ایہہ نہ صرف خُداوند یسوع مسیح دی قُدرت نوں بیان کردا اے سگوں ایہہ ایہہ بنی اسرائیل دی لئی جیوندی اُمید وی اے جیہڑی خُدا نے اوہناں نوں دِتی سی۔ تے ایہہ او وعدے دے تکمیل اے جیہڑا ابرہام، اضحاق تے یعقوب دے نال کیتا گیا سی تے موسیٰ جہے نبی وی ایس ای وعدے دا حصہ نے۔ خُداوند یسوع مسیح دا جی اُٹھنا اسرائیلی سلطنت نوں مضبوط کرن دے لئی بے حد ضروری سی۔ تے خُدا نے ایہہ مُمکن کیتا پئی اوہنوں مُردیاں دے وچوں جیوندہ کیتا تے او مپردیاں دے وچوں جیوندہ ہونو الیاں دے وچوں پہلا پھل ہویا۔ تے اعمال ۴ باب دی ۳۴ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

کیوں جے اوہناں دے وچوں کوئی وی محتاج نہیں سی ایس لئی پئی جیہڑے لوکی گھراں یا زمیناں دے مالک سن اوہناں نوں ویچ ویچ کے وکییاں ہوئیاں شیواں دی قیمت لیاوندے۔

ایہہ بے حد اہم گل اے جھدی رائیں او اِک دوجے دیاں ضرورتاں دا خیال رکھدے سن سگوں او ہر ویلے اِک دوجے دی مدد کرن دے لئی تیار رہندے سن۔ ایتھے لوقا اوہناں دے ایثار نوں بیان کردا اے پئی او دوجیاں

دیاں ضرورتاں نوں جاندیاں ہوئیاں اپنیاں زمیناں نوں ویچدیاں ہوئیاں اوہناں پیسیاں لیا کے رسولاں دیاں قدماں دے وچ رکھ دیندے سن۔ اعمال ۴ باب دی ۳۵ توں ۳۷ ایت دے وچ ایویں بیان اے:

تے رسولاں دیاں پیراں دے وچ رکھ دیندے سن فیر ہر اِک اوہدی ضرورت دے موافق ونڈ دِتا جاندا سی۔ تے یوسف نام اِک لاوی سی جہدا لقب رسولاں نے برنباس یعنی نصیحت دا بیٹا رکھیا سی تے جہدی پیدائش کُپرس دی سی۔ اوہدا اِک کھیت سی جہنوں اوہنے ویچیا تے اوہدی قیمت لیا کے رسولاں دیاں پیراں دے وچ رکھ دِتی سی۔

ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی اجہیاں گلاں دوجیاں دے حوصلہ وہداودن دے لئی بے حد مُفید ہُندیاں نے۔ ایہدے وچ ہر کوئی اپنے آون والے کل دی فکر چھڈدیاں ہوئیاں دوجیاں دے حوصلے نوں وہداون دے لئی تیار رہندا اے۔

رسولاں دے وچ اِک لاوی بندی سی جیہڑا کُپرس دا رہن والا سی۔ تے ہُن او یروشلیم دے وچ ای رہندا سی تے اوہدی اپنی زمین سی۔ او وی بُنیادی طور تے موسوی شریعت نوں ای منن والا سی۔ تے اوہنے اپنا سارا کُجھ ویچ دِتا تے او رسولاں دا ہم ایمان ہوگیا سی۔

پہلی صدی دا یہودی تاریخ دان یُوسیفس ایہہ بیان کردا اے پئی بہت سارے لوکی جیہڑے لاوی گھرانے دے نال تعلُق رکھدے سن او خاصے امیر سن تے اوہناں دیاں اپنیاں کافی جائیداداں سن۔ لاوی دے گھرانے نوں خُدا نے او برکت دِتی ہوئی سی جیہڑی ساریاں توں وہدی تے لازوال سی۔ خُدا نے اوہناں نوں مُقرر کیتا ہویا سی پئی او ہیکل دیاں ذمہ داریاں نوں پُورا کرن یعنی خُدا دے گھر دی خدمت کرن۔

لاوی ہون دے ناطے اوہنوں بہت ساریاں یہودی تہواراں یعنی عیداں نوں منانا ہوئے گا۔ جہناں دے مشق بنی اسرائیل صدیاں توں کردے آئے سن۔ تے او ایس گل نوں وی جاندے سن پئی ابنِ آدم داؤد دی نسل توں آئے گا۔ تے ایویں یوسف جیہڑا خُداوند یسوع مسیح دے اُتے ایمان رکھدا سی اوہنے اپنا اِک کھیت ویچیا تے اوہدی قیمت نوں لیا کے رسولاں دیاں پیراں دے وچ رکھ دِتا سی۔ او لاوی دے گھرانے دے نال تعلُق رکھدا سی تے رسولاں نے اوہدا ناں برنباس رکھیا سی جہدا مطلب اے نصیحت دا پُتر۔ ایس ناں دی صفت نبیاں جہی اے۔ ایس ناں دا انحصار اوہدی حوصلہ افزائی تے سی کیوں جے او رسولاں تے دوجیاں لوکاں دے حوصلیاں نوں وہداوندا سی۔ ایہہ اِک مثال اے جہدی بنا تے اسی ایہہ آکھ سکدے آں پئی اوہدا کم نبیاں جہیا سی۔ او ایس خدمت نوں ایس لئی کردا پیا سی تاں پئی لوکی پاک بنن تے مُقدس بنن تے خالص دل دے نال خُداوند یسوع مسیح دے نال نوں جلال دیون۔

برنباس مرقس دا چاچا سی تے مرقس دی وی یروشلیم دے وچ کافی جائیداد سی۔ تے یُوسف جہدا لقب رسولاں نے برنباس رکھیا سی ایہہ پولوس دی خدمت دے وچ وی اوہدا مددگار سی۔ تے برنباس نے کُپرس دے وچ اپنے کھیت نوں ویچیا تے ایہدی قیمت نوں لیا کے رسولاں دیاں پیراں دےوچ رکھ دِتا سی۔ ایہہ بہت اہم نمونہ سی جہنوں برنباس نے پیش کیتا سی تاں پئی دوجیاں دا حوصلہ وہدایا جاوئے۔ اوہدا ایہہ کم اِک چنگے کم دی رائیں دوجیاں دی مدد تے حوصلہ افزائی دا عملی ثبوت سی۔ برنباس نے ایویں کردیاں ہوئیاں دوجیاں دے لئی اِک مثال قائم کیتی سی۔ تے ایویں کردیاں ہوئیاں اوہنے چنگیاں شیواں دی بُنیاد قائم کیتی سی۔ بھاویں جے خُدا اپنیاں لوکاں دی مدد کردا اے تاں وی خُدا نے اپنیاں لوکاں دیاں دلاں دے وچ ایہہ گل پائی سی پئی او نہ صرف خاص گلاں دے وچ سگوں نکیاں نکیاں گلاں دے وچ وی اِک دوجے دی مدد دی اہمیت نوں جانن تے سمجھن۔ تے ایویں خُدا نے اوہناں دے اُتے ایہہ ظاہر کیتا سی پئی ایہدے وچ وی خُدا دی خُوشنودی اے پئی او ایویں کردیاں ہوئیاں اِک دوجے دیاں ضرورتاں نوں پُورا کرن۔

بھاویں جے ایہدے بعد کجھ اضافی گلاں وی کلیسیا دے وچ آموجود ہوئیاں سن۔ پر اصل دے وچ برنباس تے دوجیاں رسولاں دی ایس کاوش دے نال ساریاں دے وچ یگانگت تے محبت دی فضا قائم ہوئی سی۔ بھاویں جے او کاہن تے نہیں سی پر تاں وی لاوی دے گھرانے دے نال تعلُق رکھن دی وجہ توں او ہیکل دیاں ذمہ داریاں نوں چنگی طرح دے نال سمجھدا سی۔ جہناں دا تعلُق خُدا دی خُوشنودی تے بنی اسرائیل دی بحالی دے نال

اے۔ ایویں او اپنے دل دے وچ ایہناں ای گلاں دا جذبہ رکھدا سی تے اوہنے اپنے ایس کم توں رحم ترس تے یکدلی دا اظہار کیتا سی۔ اگے وہددے آں تے ویکھدے آں پئی اعمال ۵ باب دیاں پہلیاں ۳ آیتاں دے وچ ایویں ویکھن نوں مِلدا اے:

تے اِک بندے حننیاہ نام تے اوہدی بیوی سفیرہ نے جائیداد ویچی۔ تے اوہنے اپنی بیوی دے جاندیاں ہوئیاں اوس رقم دے وچوں کُجھ رکھ لیا تے اِک حصہ لیا کے رسولاں دیاں پیراں دے وچ رکھ دِتا۔ پر پطرس نے آکھیا اے حننیاہ!۔۔۔

ایتھے سانوں اِک مثال ویکھن نوں مِلدی اے جیہڑی چنگی نہیں اے جہنوں حننیاہ تے سفیرہ نے قائم کیتا سی۔ ایہہ اوس مثال دے بالکُل اُلٹ سی جیہڑی یوسف یعنی برنباس نے قائم کیتی سی۔ کیوں جے ایس مثال دا برنباس دی مثال دے نال صرف اینا ای تعلُق اے پئی اوہناں نے دوجیاں نوں ویکھدیاں ہوئیاں اپنی جائیداد نوں وی ویچ دِتا تاں پئی دوجیاں دیاں نظراں دے وچ اوہناں دی وی تعریف ہوئے۔ پر ذرہ سوچو پئی برنباس نے تے یقنی طور تے اپنے ایس کردار دے نال خُدا دی تعریف تے تمجید کیتی سی تے اوہدی بُزرگی دا پُورا پُورا ثبوت دِتا سی۔ پر حننیاہ دا کردار خُدا توں رحم نوں طلب کرن دا نہیں سی۔ حننیاہ تے سفیرہ نے کلیسیا تے خُدا دے اگے بہت ای بدکاری کیتی سی۔ ایویں اوہناں نے اچھے کردار دا مُظاہرہ نہیں کیتا سی ایس ای لئی اوہناں دا انجام وی پیہڑا ای ہویا سی۔ برنباس دے کم دی رائیں کلیسیا نوں چنگیاں کماں دا حوصلہ مِلیا سی تے

ایہہ اوہناں دے لئی اعلیٰ نمونہ سی۔ تے یقینی طور تے ایہدے وچ خُدا دی خُوشنودی وی پائی جاندی سی۔ تے ایہدے اُلٹ حننیاہ تے سفیرہ جہناں دے کول جائیداد تے موجود سی پر اوہناں نے ایویں کردیاں ہوئیاں خُدا دے خوف نوں اپنے دل دے وچ نہیں رکھیا سی۔ بھاویں جے اوہناں نے وی اپنی جائیداد نوں ویچیا سی پر او خُدا دے حضور کلیسیا دے لئی چنگا نمونہ نہیں بنے سن۔

ایہہ اوہناں لوکاں دے لئی حوصلہ افزائی اے جیہڑے غیر قوماں توں کلیسیا دے وچ شامل ہوئے سن۔ تے ایہہ اوہناں لوکاں دے لئی اِک عملی قدم دی دعوت اے جیہڑے جائیداداں دے مالک سن پئی او اپنے مال و دولت دے نال دوجیاں دی مدد کر سکدے سن۔ کیوں جے کلیسیا دے وچ شامل ہون والے سارے لوکی امیر نہیں سن تے نہ ای کلیسیا دے وچ شامل ہون والے سارے غریب سن۔ مُعاشی اعتبار دے نال ایہہ سارے اِک دوجے توں مختلف سن۔ حننیاہ تے سفیرہ لوکاں دے وچ ایس گل دا وکھاوا کردیاں ہوئیاں اوہناں توں صرف عزت افزائی چاہندے سن۔ ایہہ اوہناں دے لئی بے حد کڑی آزمائش سی جہدے وچ او کامیاب نہیں رہے سن۔

انسان ہُندیاں ہوئیاں ایہہ اِک عام آزمائش سی جہدے وچ او پھس گئے سن۔ انسان ہُندیاں ہوئیاں اسی اکثر مادی آزمائشاں دے وچ پھس جاندے آں۔ ایہہ بے حد اہم گل سی پئی لوک اپنیاں جائیداداں نوں ویچدیاں ہوئیاں خُدا دی خدمت کردے پئے سن تے خُدا وی اوہناں نوں برکتاں دے نال نوازدا پیا سی۔ ایہہ سارا کُجھ

ویکھدیاں ہوئیاں حننیاہ تے سفیرہ نے وی ایہہ فیصلہ کیتا پئی او اپنی جائیداد دی قیمت نوں لیا کے رسولاں دیاں پیراں دے وچ رکھ دیون گے۔ اسی ایہہ تے نہیں جاندے آں پئی اوہناں دے درمیان کنے دن یا کنے گھنٹے ایہہ گل بات چلدی رہی سی پر اسی ایہہ جاندے آں پئی اوہناں نے ایہہ فیصلہ کیتا سی پئی اسی اپنی جائیداد توں حاصل ہون والی رقم نوں لیا کے رسولاں دیاں پیراں دے وچ رکھ دیواں گے۔ ضرور اوہناں دوناں نے ایہہ سوچیا ہوئے گا پئی جے اسی سارا کُجھ رسولاں نوں دے دیواں گے تے فیر اسی کیہ کراں گے؟ ایہہ انسانی فطرت اے پئی انسان اپنیاں ذاتی ضرورتاں نوں ویکھدیاں ہوئیاں بہت چھیتی آزمائش دا شکار ہوجاندا اے۔ تے ایہہ ای کُجھ حننیاہ تے سفیرہ دے نال ہویا سی۔

ایویں سارا کُجھ کردیاں ہوئیاں حننیاہ پطرس دے کول آیا تے پطرس نے اوہنوں جو کُجھ پچھیا اوہدا جواب بہت افسوسناک سی۔ کیوں حننیاہ جیہڑی توقع لے کے پطرس دے کول آیا سی ایہہ اوہدے بالکُل خلاف ہُندا پیا سی۔ ایہہ اوہناں دوناں دے لئی نے حد پیہڑا ویلا سی جہدے ذمہ دار او دونویں ای آپ سن۔ خُداوند یسوع مسیح نے اپنی خدمت دے لئی اوہناں لوکاں نوں چُنیا سی جیہڑے زمانے دے لحاظ دے نال امیر تے نہیں سن پر او ایمان دے وچ دولت مند سن۔ تے اوہناں دے وچ خُدا دی قُدرت کم کردی سی۔

خُداوند یسوع مسیح نوں یسوع مسیح ناصری آکھید جاندا سی تے حواریاں دے وچوں بہتیاں دا تعلُق گلیل دے نال سی جہنوں غیر قوماں دی گلیل آکھیا جاندا سی۔ تے خُدا نے ایہناں غریباں نوں اپنے جلال دی دولت دے

نال معمور کیتا ہویا سی۔ ایہہ پہلا موقع سی پئی کلیسیا دے وچ بر کرداری دا اینا وڈا واقعہ رونما ہویا سی۔ پر یاد رکھو پئی پطرس دا خُدا دے نال بہت ڈُھنگا تعلُق سی تے خُدا دا روح اوہدے اندر سی۔ او حننیاہ نوں ۵ باب دی ۳ آیت دے وچ جواب دیندیاں ہوئیاں آکھدا اے:

کیوں شیطان نے تیرے دل دے وچ ایہہ گل پائی پئی پاک روح دے نال جُھوٹ بولے؟

فسح دے موقع تے اسی ایہہ ویکھدے آں پئی جدوں حواری خُداوند یسوع مسیح دے نال میز تے بیٹھے کھانا کھاوندے پئے سن تے شیطان یہودہ اسکریوتی دے دل دے وچ سمایا تے اوہنوں آزمائش دے وچ پایا سی۔ پر ہُن یاد رکھو پئی ابلیس دی فتح باقی نہیں رہی اے سگوں خُداوند یسوع مسیح نے اپنی صلیب دی رائیں ابلیس نوں ہرا دِتا سی۔ پر اجے وی بہت سارے لوکی نے جیہڑے خُداوند یسوع مسیح نوں تے اوہدی کامل قُربانی نوں اپنیاں دلاں دے وچ نہیں رکھدے نے۔ تے ایویں کردیاں ہوئیاں لوکی شیطان نوں موقع دیندیاں ہوئیاں آزمائش دے وچ پھس جاندے نے۔ ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی خُداوند یسوع مسیح نے اپنی صلبی موت دے وسیلے دے نال اجہے قانون نوں مُرتب کیتا اے جہدے وسیلے دے نال اسی غالب آوندے آں۔ ہُن کلیسیا دے زمانے دے وچ ابلیس دے کول کوئی اختیار نہیں اے پئی او ایمانداراں نوں مغلوب کر سکے۔ ایویں جے حننیاہ وی ابلیس نوں موقع نہ دیندا تے او وی آسانی دے نال ایس آزمائش دے اُتے غالب آسکدا سی۔

ایویں جے او ایس اہمیت نوں سمجھدے تے او آسانی دے نال ایہدے اُتے غالب آسکدے سن۔ پر اصل دے وچ اوہناں نے اوس فتح نوں نہیں پچھانیا سی جیہڑی خُدا نے اوہناں نوں دِتی سی۔ تے ایہدی اہمیت نوں نظر انداز کردیاں ہوئیاں او ایس پیہڑی تے جان لیوا آزمائش دا شکار ہوگئے سن۔ پطرس نے جو کُجھ آکھیا سی او پاک روح دی ہدایت دے نال آکھیا سی تے ایویں کردیاں ہوئیاں اوہنے پاک روح دی تابعداری کیتی سی۔ کیوں جے ایہہ سارا کُجھ پاک روح دی راہنمائی دے وچ ہُندا پیا سی جہنے پطرس دے اُتے ایس گل نوں ظاہر کیتا سی۔

پطرس دا ایہہ خطاب براہ راست حننیاہ دے نال سی۔ تے ایہہ وی یاد رکھن والی گل اے پئی اوتھے صرف حننیاہ ای موجود نہیں سی سگوں اوتھے ہور وی بہت سارے ایماندار موجود ہون گے۔ خُداوند یسوع مسیح نے اپنی زمینی خدمت دے دوران کئی واری فقیہاں تے فریسیاں نوں اے سپ تے افعی دے بچیو آکھدیاں ہوئیاں سدیا سی۔ ایہدے توں مُراد ایہہ سی پئی او شیطان دیاں منصوبیاں دے اُتے چلدے پئے سن۔ کیوں جے او اپنیاں گلاں تے اپنیاں کماں نوں خُدا دیاں کماں دی ڈاہڈی مخالفت کردے پئے سن۔ او ہمیشہ اوہناں کماں نوں ای کردے سن جہناں نوں خُداوند یسوع مسیح دی مخالفت ہُندی سی۔ تے ہُن ابتدائی کلیسیا دے وچ اسی ایہہ ویکھدے آں پئی خُدا دا بیٹا خُداوند یسوع مسیح کم کردا پیا سی۔ خُداوند یسوع مسیح نے ہر طبقے دے نال تعلُق رکھن والیاں لوکاں نوں ایمان دی دولت دے نال امیر کر دِتا سی۔ تے ایویں کردیاں ہوئیاں سرداراں تے فقیہاں فریسیاں دے مُنہ نوں بند کر دِتا سی۔

پر تاں وی خُداوند یسوع مسیح دے خلاف یہودی سرداراں تے فقہیاں فریسیاں نے منصوبہ بنایا پئی اوہنوں قتل کر دِتا جاوئے۔ تے ایویں ابلیس نے اوہناں دیاں دلاں دے وچ کم کرنا شروع کر دِتا سی۔ تے اوہ ابلیس دی گل نوں مننددیاں ہوئیاں اوہدے ول مائل ہوئے۔

ایتھے حننیاہ تے برنباس دے کردار دے وچ بہت فرق پایا جاندا اے۔ جدوں خُدا اپنی ق'درت دے نال کم کردا اے تے شیطان وی آموجود ہُندا اے۔ او ایویں ایس لئی کردا اے تاں پئی ایمانداراں نوں اوہناں دے یامان دے وچ کمزور کرن دی کوشش کرے۔ پر جِتھے حقیقی روحانی قوت موجود ہُندی اے اوتھے دھوکے، فریب تے ریاکاری توں پردہ ہٹا دِتا جاندا اے، تے ایتھے اسی ویکھدے آں پئی پطرس نے حننیاہ تے سفیرہ دی گل نوں پرکھ لیا سی تے ایہہ حکمت اوہنوں پاک روح دے ولوں ملی سی۔ کیوں جے پاک روح خاص طور تے ایمانداراں دیاں دلاں دے وچ سکونت کردا اے۔ تے ایہہ بیان کیتا جاندا اے پئی ساڈے دل پاک روح دا گھر نے۔

ایتھے ایویں ویکھن نوں مِل۔دا اے پئی برنباس تے دوجیاں ایمانداراں دی فیاضی تے فراخدلی نے حننیاہ تے سفیرہ دے اُتے بڑا اثر کیتا اے۔ ایویں لگدا اے پئی حننیاہ وی ایویں کردیاں ہوئیاں دوجیاں لوکاں دی نظر دے وچ اپنی تعریف کرواون دا خواہش رکھدا سی۔ تے پطرس دا حننیاہ نوں ایویں آکھن دا مطلب ایہہ سی پئی اوہنے کیوں اپنے آپ نوں شیطان دے تابع کر دِتا اے۔ تے کیوں اپنے آپ نوں خُدا دی تھاں تے تصور

کردیاں ہوئیاں آپ ای فیصلہ کردیاں ہوئیاں اپنے ارادے نوں بدل لیا اے؟ جدوں حننیاہ تے سفیرہ خُدا دے پاک روح دے اگے حاضر ہوئے تے ایہہ بہت ای غلط ایمان دی ابتدا سی جہدا اظہار حننیاہ تے سیفرہ نے کیتا سی۔ تے جیہڑی گل بات حننیاہ تے پطرس دے وچکار ہوئی سی او بہت ای سادہ سی۔

حالانکہ ایتھے خُدا دیاں برکتاں نوں حاصل کرن دا مقصد سی۔ خُدا نے اپنیاں برکتاں نوں بنی اسرائیل دے نال وعدہ کردیاں ہوئیاں عطا کیتا ہویا سی۔ اوہنے اوہناں دے نال باپ دادے دے نال ایہہ وعدہ کیتا سی پئی او اوہناں نوں اپنی سرزمین عطا کرے گا تے اوہنے اوہناں دے نال کیتے گئے ایس وعدے نوں پُورا کیتا سی۔ اوہنے نہ صرف اوہناں نوں غیر قوماں دے اُتے فتح عطا کیتی سی سگوں اوہناں نوں اپنی نجات وی عطا کیتی سی۔ تے ایویں کردیاں ہوئیاں خُدا اوہناں نوں کامل وفاداری دی توقع کردا سی۔ پر حننیاہ نے خُدا دے حضور جُھوٹ بولدیاں ہوئیاں ایہہ نہ جانیا پئی او قادرِ مُطلق خُدا اے۔ گل صرف ایہہ ہے پئی حننیاہ دا سخاوت دا نظریہ ٹھیک نہیں سی۔ ایس آزمائش توں او کدی وی روحانی طور تے ترقی نہیں کرسکدے سن۔

کیوں جے خپدائے پاک روح ایمانداراں دیاں دلاں دےوچ سکونت کردا اے ایس لئی او ویلے تے حالات دے مُطابق سانوں راہ وکھاوندا اے۔ تے اعمال ۵ باب دی ۴ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

کیہ جدوں تیکر او تیرے کول سی تیری نہیں سی؟ تے جدوں وِچی گئی تے تیرے اختیار دے وچ نہ رہی؟ تُو کیوں اپنے دل دے وچ ایس گل دا خیال بنھیا؟ تُو آدمیاں دے نال نہیں سگوں خُدا دے نال جُھوٹ بولیا اے۔

ایتھے پطرس ایس گل دے اُتے ایہہ زور دیندا اے پئی ایہہ کم بغیر لالچ دے ہونا چاہیدا سی۔ پطرس اوہنوں آکھدا اے پئی جدوں تیکر او جائیداد تیرے کول سی کیہ او تیری نہیں سی؟ تے جدوں تُو اوہنوں ویچ دِتا تے اوس ویلے توں ایہہ خُدا دی ہو گئی۔ پطرس ایتھے ایہہ بیان کردا اے پئی ہُن یہدا تعلُق انساناں دے نال نہیں رہیا سی سگوں خُدا دے نال ہوگیا سی کیوں جے حننیاہ نے ایہہ خُدا دے ناں توں کیتا سی۔ تے جیویں پئی پاک کلام دے وچ لِکھیا ہویا اے پئی پاک روح نے پطرس دی راہنمائی کیتی سی تے ایہہ واضح کر دِتا سی۔ پاک روح دی ایس راہنمائی دے بعد ایہہ ثابت ہو جاندا اے پئی پاک روح خُدا اے تے او سارا کُجھ جاندا اے۔ پطرس وی ایتھے پاک روح دے بارے حننیاہ نوں ایویں ای آکھدا اے پئی تُو آدمیاں دے نال نہیں سگوں خُدا دے نال جُھوٹ بولیا اے۔ تے اعمال ۵ باب دی ۵ تے ۶ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

ایہہ گلاں سُندیاں ای حننیاہ ڈِگ پیا تے اوہدا دم نکل گیا تے ساریاں سُنن والیاں دے اُتے بڑا خوف چھا گیا۔ فیر جواناں نے اُٹھ کے اوہنوں کفنایا تے باہر لے جا کے اوہنوں دفن کر دِتا۔

او اوس ای ویلے موت دا شکار ہو گیا سی ایہہ خُدا دی عدالت اے۔ ایویں کرنتھیوں دے ناں لِکھے گئے پہلے خط دے وچ اسی ویکھدے آں پئی پولس رسول کلیسیا نوں بہت ساریاں گلاں نوں سِکھاوندا اے۔ جہناں نوں انسان اپنی مرضی دے نال کرن دی کوشش کردا اے تے اوہناں نوں خُدا کدی وی راضی نہیں ہُندا اے۔ کنگ جیمز ورژن دے مُطابق کرنتھیوں دے ناں لِکھے گئے پہلے خط دے وچ بہت ساریاں گلاں اجہیاں پائیاں جاندیاں نے جہناں نوں پڑھدیاں ہوئیاں ایوی لگدا اے پئی او اجے تیکر کلیسیائی طور تے ایماندار حیاتی دے وچ بالغ نہیں ہوئے سن۔ تے او بہت ساریاں انسانی تے بُرائی دیاں گلاں دے وچ مُبتلا رہندے سن۔ ایہناں گلاں دے وچ پولوس خاص طور تے کلیسیا نوں تنبیہ کردا اے پئی اوہناں نوں کیویں اپنے روحانی معیار نوں قائم رکھنا اے۔

ایویں ایہہ گلاں اوہناں دے کردار نوں بہتر کرن تے اوہناں نوں ایمان دے وچ مضبوط کرن دے لئی تے ایماندار حیاتی دے وچ بالغ بنن دے لئی ضروری نے تاں پئی او ایماندار ہُندیاں ہوئیاں اپنے کردار نوں بہتر کر سکن۔ بھاویں جے خُدا دی عدالت دے بارے کُجھ گلاں سانوں یعقوب دے خط تے یوحنا دے پہلے عام خط دے وچ وی ویکھن نوں مِلدیاں نے۔ تاں وی اعمال دی کتاب دا واقع بہت واضح تے فوری طور تے ہو جاون والا اے۔ کیوں جے اِک ای لمحے دے وچ اوہدا دم نِکل گیا سی تے او موت دا شکار ہو گیا سی۔

ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی ہر کوئی موت دا مزہ چکھے گا پر جدوں اسی حننیاہ دی موت نوں ویکھدے آں تے ایہہ اِک عجیب قسم دی موت سی جیہڑی اچانک، بغیر کسے بیماری تے حادثے دے واقع ہوئی سی۔

حننیاہ دی ایہہ سوچ نہیں سی پئی اوہدے کردار دے باعث اوہنوں اوس ای ویلے اینی وڈی سزا مِلے گی تے خُدا اوہدی عدالت کرے گا۔ تے فیر اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۴ باب دی ۷ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

تے تقریباً تِن گھنٹے لنگ جاون دے بعد اوہدی بیوی ایس واقع توں بے خبر اندر آئی۔

ایہہ فیصلہ دوناں میاں بیوی دے درمیان ہویا سی تے او دونویں ای ایہدے وچ شریک سن۔ ایس لی جدوں کُجھ ویلا لنگ گیا تے اوہنوں پتہ نہیں سی پئی اوہدے شوہر دے نال کیہ ہویا اے۔

پطرس نے اوہنوں آکھیا مینوں دس تے، کیہ تُسی زمین اینے نوں ای ویچی سی؟ اوہنے آکھیا ہاں اینے نوں ای۔

او حننیاہ دے نال ایس گل دے وچ شریک سی کیوں جے او ویچی گئی جائیداد دے بارے مُکمل طور تے جاندی سی۔ جدوں پطرس نے اونوں پُچھیا سی تے اوہدے کول ایہہ موقع سی پئی او ایہہ گل دس کے بحال ہو جائے۔ ایویں کردیاں ہوئیاں او اوس سزا توں بچ سکدی سی جیہڑی خُدا اوہنوں دیون والا سی۔ پر اوہنے وی بڑے اعتماد دے نال آکھیا پئی ہاں اینے دی ای ویچی سی۔ جے او ایہہ آکھدی پئی مینوں ایہہ پتہ ای نہیں تے تاں

وی او ایہہ آکھدیاں ہوئیاں پاپ کردی کیوں جے ایویں کردیاں ہوئیاں او جُھوٹ بولدی تے آزمائش تے پاپ دا شکار ہُندی۔ اعمال ۵ باب دی ۹ تے ۱۰ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

جدوں او اندر آئی تے او ایس ماجرے توں بے خبر سی۔

ایہہ اخیری آیت اے جہدے اُتے اسی اپنی اج سی گل بات نوں مُکاواں گے۔ تے فیر اسی اگلے سیکشن دے ول نوں دھیان کراں گے۔

ابتدائی کلیسیا نوں سِکھاون دے لئی ایہہ خُدا دا بہت ای سنجیدہ کم سی۔ کیوں جے ایہہ کم کلیسیا دے وگاڑ دا سبب سی۔ جے خُدا فوراً عدالت نہ کردا تے کلیسیا دی ترقی رُک جاندی۔ پطرس نے اوہنوں دسیا پئی اوہدے نال کیہ ہوئے گا تے اوس ای گھڑی او ڈھیر ہو گئی تے اوہدی جان نکل گئی۔ گل اصل دے وچ خُدا دے نال کیتے گئے عہد نوں پُورا کرن دی اے۔ کیوں جے یشوع نوں وی خُدا نے حُکم دِتا سی پئی جدوں او یریحو نوں فتح کرن تے سب کُجھ نیست کر دیون۔ ایہہ گل پہلاں توں خُدا نے یشوع دے لئی ٹھہرا دِتی سی تاں پئی او کسے آزمائش دا شکار نہ ہون۔ تے اوہنے او کُجھ ای کیتا سی جہدا حُکم خُدا نے اوہنوں دِتا سی۔

باہجوں جدوں بنی اسرائیل اوس وعدہ کیتی ہوئی سرزمین دے وچ وسن لگے پئے تے اوہناں نے خُدا دیاں حُکماں نوں توڑیا تے خُدا نے اوہناں دی عدالت کیتی تے اوہناں نوں سزا دِتی۔ ایویں خُدا نے بہت ویلیاں تے اوہناں

دی جزوی عدالت کیتی سی۔ تے ہُن جدوں خُدا اِک نوی کلیسیا دی بُنیاد رکھدا پیا سی تے ایہہ لالچ تے منصوبہ حننیاہ دے لئی زہر ثابت ہویا سی۔ کیوں جے ایہہ خُدا دی جماعت دے لئی اِک نوئے عہد دی بُنیاد اے۔ جہنوں خُدا اپنیاں لوکاں دے لئی قائم کرن جاندا پیا سی۔ ایہہ گل دھیان کرن دے قابل اے پئی سانوں اپنیاں برکتاں دے لئی خُدا نوں اُڈیکناں چاہیدا اے۔ تاں پئی اسی اپنیاں خواہشاں دے باعث مُشکلاں تے پریشانیاں دا شکار نہ ہوئیے۔ ایویں سانوں چاہیدا اے پئی اسی خُدا نوں اُڈیکئیے کیوں جے او ساڈی فکر کردا اے۔ تے او جاندا اے پئی کیہڑے ویلے کیہ کرنا ساڈے لئی بہتر تے ضروری اے۔

ایہہ حوالہ ایمانداراں نوں آزمائشاں توں بچن تے ایمان دے وچ مضبوط تے قائم رہن دی تلقین کردا اے۔

آؤ اسی دُعا کرئیے:

اے خُداوند مہربان خُدا اسی تیرا شُکر ادا کردے آں کیوں جے تُو جیوندہ خُدا ایں۔ اسی نویں عہد نامے دے کلیسیا دے لئی وی تیرا شُکر ادا کردے آں جہدی بُنیاد تُو آپ رکھی سی۔ اسی پاک روح دے وسیلے تیری موجودگی دے لئی تیرا شُکر ادا کردے آں۔ کیوں جے پاک روح دے وچ ایہہ قُدرت موجود اے پئی اوہدے وسیلے دے نال تُو سانوں نواں مخلوق بنا دیندا ایں تے اوہدے وسیلے دے نال اسی نوی حیاتی دے وچ داخل ہُندی آں تے تُو ساڈے لئی ہر چنگی بخشش مُمکن بناوندا ایں۔ تے اسی خُداوند یسوع مسیح دے قیامت دے باعث ہر روز نوئے ہُندے جاندے آں۔ اسی اپنیاں پاپاں دی مُعافی دے لئی تیرے بے حد شُکر گُزار آں پئی تُو سانوں

ساڈیاں پاپاں توں مُعافی عطا کیتی اے۔ تے سانوں ابلیس دے قبضے تے اختیار توں رہائی عطا کیتی اے۔ تیرے کلام دی قُدرت سانوں قوت عطا کردی اے۔ اسی تیرے بیٹے ساڈے خُداوند یسوع مسیح دے وسیلے خُوبصورت ایمان دا تجربہ کردے آں۔ تے تیرے پاک خادم یسوع مسیح دے نال تعلُق نوں قائم کرسکدے آں۔ اسی تیرے بیٹے دی صلیبی موت دے لئی تیرا شُکر ادا کردے آں۔ کیوں جے ایہدے وسیلے دے نال تُو سانوں ابدی حیاتی تحفے دے وچ دے دِتی اے، جیہڑا پئی تیرا پاک فضل اے۔ ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی تُو رسولاں نوں پاک روح بخشیا تے اوہناں نے تیرے جلال دے لئی کلیسیا نوں قائم کیتا تے معجزے تے عجیب کم کیتے تاں پئی تیری تعریف ہوئے۔ تے تُو پطرس تے یوحنا تے دوجیاں رسولاں نوں ایس گل دے لئی تیار کیتا پئی اوہناں دے وسیلے دے نال کلیسیا دی گلہ بانی کریں۔ تے اوہناں نے جو کُجھ یسوع مسیح دی خدمت تے حیاتی دے بارے دے وچ ویکھیا اوہدی گواہی دِتی۔ ایہہ او عاجزی سی جیہڑی تُو اوہناں دیاں دلاں دے وچ پائی سی۔ تے رسولاں نے پاک روح دی پیروی کیتی سی۔ تے ایویں او ایس قابل ہوئے سن پئی او اپنے گھرانے، کلیسیا تے آسے پاسے دیاں لوکاں نوں راہ وکھا سکن۔

اَج دی شام اسی تیرے توں ایہہ منت کردے آں پئی ساڈے وچوں ہر اِک نوں برکت دے تاں پئی اسی تیرے بیٹے اپنے خُداوند یسوع مسیح دے وسیلے دے نال تیرے نال نال چلئیے تے ایماندار حیاتی دا تجربہ کرئیے۔ تے اے خُدا سانوں یسوع مسیح دے وسیلے دے نال ہر اِک روحانی تے جسمانی برکت عطا کر۔ اسی

تیری تعریف کردے آں تے تیری توں منت کردے آں پئی سانوں اپنے ناں تے اپنے ایمان دے وچ مضبوط رہن دا فضل عطا کر۔ تاں پئی اسی اوس خُوشی دے وچ مسرور رہئیے جیہڑی تُو سانوں عطا کریں۔ تے اسی اوہناں راہواں دے وچ قائم رہئیے جیہڑیاں تُو ساڈے لئی پہلاں توں تیار کیتیاں ہوئیاں نے۔ تاں پئی اسی بدی توں باز رہئیے تے تیرے نال کامل حیاتی نوں بسر کرسکئیے۔ اے خُدا باپ! اسی ایہہ سارا کُجھ تیرے بیٹے ساڈے خُداوند یسوع مسیح دے وسیلے دے نال منگدے تے پالیندے آں۔ آمین